Title – KASHIF ISRAR HAQEEQI. c245   P. 13770

Creator – Munshi Balmukund Sahay.

Publisher – Matba Zubdatul Nagair (Allahabad)

Date – 1892

Pages – 206.

Subjects –

۱۵ ۔ ۱ ۔ سنہ

اوم

KASHIF ISRAR HAKIKI

or

A key to true religion

by

Munshi Balmakund Sahai

کاشف اسرار حقیقی

مولفہ

منشی بالمکند سہای صاحب مختار ساکن حال محلہ رانی منڈوی شہر الہ آباد

اسرار ... زبان سفید   آمد این نسخہ عجیب پدید

مطبع چشمۂ نور الہ آباد مین باہتمام منشی اودھ بہاری لال کے چھپا گیا

قیمت فی جلد ۱۲
محصول ڈاک ۱

...جلد ۱۰۰۰

مطالعہ فرماویں غلطی و خطا براہ کرم گستری معاف فرماویں

ابیات

آفاق میں ہو خوبیوں سے مشہور — اخلاق سے ہو سب میں اسکا [illegible]
ہر بات سے ایسی بات نکلے — شیرین سخنوں سے پھر نبات [illegible]
مضمون ہوں اسکے حکمت آمیز — الفاظ لطائف ہوں فرحت انگیز
سطریں ہوں ایسی مثل تصویر — سب داغ کریں دلوں کو تسخیر
دیکھے جو اسے وہ شیفتہ ہو — حاسد کا بھی دل فریفتہ ہو
احباب کو راہ نیک دکھلائے — دشمن کو طریق صلح بتلا[illegible]
مرغوب پسند عاقلاں ہو — استاد ادب جاہلاں [illegible]
ہر فرد بشر ہو شاد خورسند — عالم میں سے یہ عا[illegible]
بیمار کو نسخہ شفا ہو — بیمار کے دل کی یہ د[illegible]
نسوان کے واسطے ہو زیور — طفلان کے لئے ہو [illegible]

واضح ہو کہ آخیر رسالہ ہذا میں کبت وغیرہ ہر اقسام واسطے ناظرین خواہ تحریر کئے گئے ہیں جنسے لطف دوچند ہوگا

خاکپاے یاں ملکند سہاے محلہ [illegible]

یہ مجموعہ خلاصۂ حقائق علمیہ مضامین نادرہ تحقیقات [illegible]

[illegible]

کاشف الاسرار الحقیقی

سنہ ۱۸۹۲ عیسوی

[illegible] ضلع آرہ [illegible]

مطبع [illegible] انتظامیہ الہ آباد میں طبع کیا گیا

ओ३म

حمد صانع عالمیان

شکر ہر دم و ہر لحظہ اوس شاہنشاہ جہان پیشور سرپ شکتمان کا کرنا واجب و لازم ہے کہ جسنے اپنے رعایا سے (اناوی جیون) ارواح قدیم کو موافق نتائج افعال نیک و بد بلا تعصب و بلا طرفداری اپنے سلطنت دنیا دی مین آباد کرکے اونھین کے آسایش و آرام فوائد و مرام کے لئے لاانتہا اقسام کے عجائب و غرائب اشیار کا ایجاد و اظہار فرما دیا ہے جس سے عوام مفاد ہر اقسام اوٹھا رہا ہے و خود ہر جگہہ قادر و قیوم ہوکر موافق اعمال سزا و جزا دیرہا ہے

کبت

اوم ہے گا وہو اوم ہے دہائی رہو ڈیرہ اوم ہے کے چھپے مین
کھاتو پیوت اوم کھوا جھون جیت جیت جلت ہاتہ سپنے مین
اوم شہر نت کرم کرو دیہری آنند اوم ہے اپنے مین دٹو
جاگت سوت اوم کھو جتوا و اوم آنند نہین سپنے مین

زہے صنعت باغبان قضاو قدرتجھے حکمت ناصب سیارگان شمش و قمر کیا کیا نیرنگیان و چمتکاریان دیکھائین شان اوس رب العالمین کی کہ کہین ہمایے شاہد گل وکھین نغمہ سرایے بلبل کھین فاختہ طوق اطاعت بگرون مصروف بگوگو وکھین قمری قلندر جامہ خاکستری زیب بدن زبان پر تسبیح حق سرہ وکھین بانگ مرغ صداے صحری مثل نقارہ اذان حق پرستان کو خواب غفلات سے بیدار و کھین شپر دلفگار نابینائی روز سے ناچار وہر برگ بار وہر اشجار سے رنگ قدرت کاملہ کا ہویدا ہے ومعائنہ چمنستان عالم گوناگون واشیاء بوقلمون سے بویکتائی پیدا ہے جیسے گل عایدان رو شگفتضمیران مفتون وشیدا ہے ودل اسیران دام سوداے دوجہان و گرفتاران سلسلہ زنجیر گیسوے معشوقان مبتلاے رنج ومحن حیران وپریشان ہین کارساز برحق وخالق مطلق اپنے رحمت وکرامت سے سب کو راہ راست پر لاوے

ابیات

ہے اوسکا نام ناھی آدلکارا ۔۔۔ اتادھی ہے انت و نرا کار
وہی ہے فاعل دنیا سرا پا ۔۔۔ اوسی سے کل ہستی ہے ہویدا
وہی دنیا کا اسلہت رکھنے والا ۔۔۔ وہی ہیگا قیامت کرنے والا
سوم پرکاش اورون کا پرکاشک ۔۔۔ یہ جلوہ سب اوسیکا ہیگا بلیشک
وہ پنچ تتون کے گن سے ہے نیرا ۔۔۔ اسی کارن سے نرگن وہ کہایا
وہ ہے آکاشوت بیاپک ہر یک جا ۔۔۔ اوسی کا یہ عجائب ہے تماشا
وہی عالم و کامل اور عادل ۔۔۔ اوسی سے ہین گے چار وید نازل
وہی ہے شکتمان دنیا کا رہی ۔۔۔ اوسی کے وید ہین فرمان جاری
اوسی سے ہے ہر یک کا نیک انجام ۔۔۔ تعصب کا نہین جس مین ذرا نام

وہی بیشک ہے ہر یک پر فرض تعمیل ‏ ‏ نجات ابدی کی بھی ہے اوس مین تکمیل
وہی ساکچھی ہر یک افعال انسان ‏ ‏ نہین اوس سے کسی کا فعل پنہان
نہین ہے اوسکو شاہد سے سرکار ‏ ‏ وہ خود شاہد ہے ہر یک نیک و بدکار
نہین محتاج ہے پیر و پیمبر ‏ ‏ نہین کچھہ بھی ضرورت بشنوا اندر
وہی داتا سزا ہے وجزا کا ‏ ‏ وہی واقف ہے ہر یک مدعا کا
ذرا تم غور کرلو دل مین غافل ‏ ‏ نہین اس مین ظرافت و نہ باطل

کبت

دہین کو داتی جا کے اکھہ لکھائی پاک باد ہوسکائی سیس لینو راہ بابین کی
ہر ہو لکھائی بہید کا ہو نہین جائی ہار مانی مٹ گیائی جا کے بڈ ہے ہنس گابین کی
جا کے کرپا دیا لتا انیکن بہو مہیج جاہی بیٹی بدنامی سے کیتے نمک حرامین کی
بہسے جو انند چاہو نامی نیک نامی بہری کرو جی غلامی ایک اونکا سوامین کی

دیگر

اوم کے سنکٹہ مین دیرچ پرکٹ ہوت اوم اوم کے جم کال ہوتے بانجہو ہے
اوم ہے سے نام تلوک چار و چینامن اور کنچنا دہن کا نجہو تی کا نجہو ہے
اوم ہے سے آرام دیت اوم نج دہام دیت اوم منو کام دیت ٹھیک ہم جانجو ہے
جو انند چھچم چاہو اوم پریم نیم ٹھو اوم اوم اوم کہو اوم نام سانچو ہے

گذارشات مخیف و وجوہات تالیف

چونکہ زمانہ سلف سے اب تک بڑے بڑے لائق ذیعلم و تجربہ کاران نے ہزار

کتب سنسکرت و بہاشا و نیز دیگر زبانون مین مطابق اپنے اپنے لیاقت علمی و عقلی کے واسطے حصول واقفیت ہر خاص و عام تیار کر دیا ہے کوئی دقیقہ باقی نہین ہے تاہم ہر شخص کو اپنے خیالات خام کے اظہار کا و امر از دانہ اختیار حاصل ہی اور علاوہ اسکے میرے چند احباب نے بذریعہ چند کتابونکے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے جس مین علاوہ دیگر مراتب کے بڑی استدلال اپنے استقلال کے ساتھہ (ایکتا بر ہمہ وجیوم) وحدانیت خدا و روح کا بتائید ہدایات جدید بیان کیا ہی اوسکے معائنہ سے دل بے طرح دریاے بے پایان و پرجوش امواج زتان وحدہ لاشریک مین بتلاش دُر یکتا غوطہ زنان جویان ہوا اوسوقت عقل سلیم وزیر اعظم حضرت سلطان دل نے یہ مشورہ دیا کہ ضرور ایک کشتی اپنے خیالات مشتمل مستندہ حکایات کی تیار کرکے اس دار نا پیدا کنار مین اس خیال سے چھوڑ ہی جاوے تاکہ بقول شخصے سہار یکو یک تنکا بھی کافی ہوتا ہے عبور ساحل مراد کے لئے مددگار رہے اور اون خیالات وحدانیت خدا و روح کے تردید کیلئے بھی کافی طور پر یادگار رہے حالانکہ تحقیقات کے نسبت یہ مسئلہ بجنسہ صادق آتا ہے نہ ہندو سے نہ فارسے یہیا جی بتار سے مگر بوجہ خیالات خام حوصلہ نیک انجام پیدا ہوا جس سے رسالہ ہذا کے ایجاد کا شید اہوا۔

ابیات

جواب اوسکا نہ کچھ لازم تھا مجھپر — کہ پر ہے لغو گوئی سے سراسر
ہوا تھا اس طرح دل اپنا رہبر — کہ تو اس گفتگو سے درگذر کر
ولیکن عقل نے کی یہ ہدایت — ہدایت بلکہ سرتا پا شکایت
کہ تجھ سے حیف ہے ای حاسد خوش — رہے جو لغو گوئی سن کے خاموش

ہے گرچہ مقتضائے تمیز ہوشی	کرے اس گفتگو سے تو خموشی
مگر ہے صبر اتنا بھی نہ اچھا	بڑھے جو حوصلہ اہل حسد کا
اسی باعث کیا رد اوسکا تسوید	کہ ہووے اہل حق کو اوس سے تائید
کہ سنکر یاوہ گوئی دشمنون کی	ضلالت پر نہ ہو آمادہ کوئی

اب صاحبان انصاف و محبان بے اعتساف سے امید ہے کہ احقاق حق و ابطال باطل سے درگذر نکرکے صدق دل و صفائی باطن سے رسالہ ہذا کو مطالعہ فرماوین و لطف دنیا و آخرت حاصل کرین لیکن اصحاب کینہ کیش و بداندیش تو ضرور ہے کلمات شکایت آیات سے یاد فرماوینگے کیونکہ بقول شخصے۔ نیش عقرب نہ از پے کینہ است * مقتضائے طبیعتش اینست اوس حالت مین بھی ایک گونہ باعث میرے فخر کا ہوگا کہ اول تو ضرور ہی اصحاب ناظرین کے پیش نظر ہونگا بعدہ نظرانداز کا مضایقہ ندارد لہذا تمام رسلہ ہذا کا کاشف اسرار حقیقی رکھکر پانچ قسم پر منقسم کیا گیا

قسم اول دربیان روایات پیدایش دنیا و وید آپدیش و حکایات ترقیات باصنہ آریا ورت دیش معروف بہ تعصبانہ ملک ہندوستان

قسم دوم دربیان سبب زوال وادبار آریا ورت دیش

قسم سوم دربیان تردید وحدانیت خدا و روح (کھنڈن ایکتا برمہہ جیو)

قسم چہارم۔ دربیان آریا سماج و اصول آریا سماج۔

قسم پنجم۔ دربیان توصیف راج (سلطان وقت)

ओम

ओ ३ म सहनाववतु सहनौ भुनक्तु सह वीर्य्यं
करवावहै ॥ तेजस्विना वधीतमस्तु मा विद्विषा
वहै ओ ३ म शान्तिः शान्तिः शान्तिः ॥

ارتھ - ہے سرب شکتمان پرمیشور اپکے کرپا رکھشا و سہاے سے ہملوگ باخود ہا ایک دوسرے کی مدد کرین و ہملوگ باہم بڑی محبت کے ساتھ ملکر اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ چکرورتی راج وغیرہ کی آسایش کو آپکی کرپا سے حاصل کرین - اور ہے کرپا نیدھے اپکی سہاے سے ہملوگ دوسرے کے طاقت کو کوشش سے ترقی دیتے ہین - اور ہے پرکاش می پرماتما اپکے کرپا سے ہملوگون کے علوم کا آفتاب تمام دنیا مین منوّر ہووے - اور ہے پرم دیالو اپکی سہاے سے ہملوگون مین باخود ہا کبھی نفاق و دشمنی کا نام بھی نہ ہو بلکہ دوام اتفاق و محبت سے ایک دوسرے کے ساتھہ پیش آوین - اور ہے بھگوان آپ اپنے کرپا سے ہملوگونین سے تین اقسام کی تکالیف کو - اول (ادھیاتمک) جسمانی جوکہ عارضہ ہاے وغیرہ سے ہوتا ہے دوسرے (آدھی بھوتیک دنیاوی) جوکہ دوسرے اشخاص سے ہوتا ہے - سیوم (دیوک) جوکہ دل و نقص اجزا جسمانی و بد احتیاطی و بے استقلالی فراج سے ہوتا ہے دور کر دیجیے

قسم اول - دربیان روایات پیدایش دنیا و ویداپدیش و حکایات ترقیات ماضیہ آریاورت دیش معروف بہ تعصبانہ الک ہندوستان

ابیات

زبان پر ہے مدام حمد خداوند
ہین سب جنکے نام نامی سچتا نند

وہی ہے برہمہ اور بھگوت وہی ہے
وہی آنند ہے ست چت وہی ہے

خداوند جہان وہ بے نمط ہے
اوسی کی ذات باری بے نقط ہے

نہ اوس کی ابتدا و انتہا ہے
وہی جلوہ کنان ارض و سما ہے

قدیر و قادر و قیوم قائم
امیر آمر و آمرز دائم

کبت چھپے بطور پرارتھنا

مہاراج جگدیش پرمیشر تم سرشٹی کے کرتا
سرب بیاپک سرب شکتمان اور سرب گیاتا

دین دیالو کرپالو ناتھ تم سب ہی لائق
پرنت پال بھگونت تمہین سب کے سکھ دایک

موسم دین نہ ہین کوئی تم سمان نہین دیالو
آریاورت اب دو درست بہو سکھی کرو کرپالو

دیگر

دیا کے اگار دان دیت نہ لگاوو بار تیرے دربار بہا تکو محروم ہے۔
دئی ہے اناکنی ہمارے بار بیر کاہے کل کو ستایو موسون کون مظلوم ہے
کیجئے نگاہ گہے لیجئے دین بند ہو یا نہ تیری وا اوسی کی دونی ہین مچی ہو دھوم ہے
بگڑی بنا دیجئے ڈگری آنند ہاتھ آریاورت دیش ناتھ تیرے محکوم ہے

اب ناظرین پر تمکین پر واضح ولائح ہو کہ شاہباز کلک کو صیدگاہ میدان صفحہ قرطاس مین برائے شکار طائران جہالت وا ودیا اندھکار کے یون بلند پرواز کرتے ہین اور شیران مضامین تعاقب غزالان سطور مین یون ناز کرتے ہین کہ

اس آریاورت دیش معروف بہ تعصبانہ ملک ہندوستان مین (جہان لا انتہا اقسام کے اشیا از قسم جواہرات وغیرہ بیش بہا پیدا ہوتے ہین اور پارس منی پتھر تو برائے نام سنا جاتا ہے مگر دراصل آریاورت دیش ہی سچا پارس منی پتھر ہے جسکو فرمان روائے ملک غیر مثل آہن چھوتے ہی دولت بے مثال سے مالامال ہوگئے) جملہ دار مدار مذہب آریہ لوگان کا وید مقدس کے ہے جو بذریعہ الہام واسطے ہدایات اہل دنیا طرف سے رب العالمین کے نازل ہوا جس مین احکامات اوامر و نواہے و ہدایات افعال جسمانی و اعمال باطنی و اشتغال روحانی مندرج ہین جو اوس آفرینندہ دنیا کے علم مین ازلی و ابدی ہے بنابرین ہمیشہ پیدائش دنیا کے ساتھ ہی اپنے رعایا ارواح قدیم کے فوائد و حصول مقاصد کے لئے بذریعہ الہام اپدیش کرتا ہے جسکے ذریعہ سے عوام علوم و فنون گوناگون و اشیاء بوقلمون کے امتیاز و شناخت کا بلکہ خداشناسی کا بھی باعث ہوتا ہے ورنہ مثل جنگلی انسانون کے جاہل برادر ابوجہل ہوتے

स्वयम्भुर्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वती

भ्यः यजु० अ०४० मं०८

یہ یجروید کا منتر ہے۔ جو سوئمبھو سرب بیاپک شدھ سناتن نراکار پرمیشور ہے وہی سناتن جیو روپ پرجا کے کلیان ارتھ جتھاوت ریت پوربک ویدرو آراستہ ودیا لوگ کا پرکاش کرتا ہے۔

اس جگہہ یہ بھی تحریر کرنا خالی موقع سے نہوگا کہ فی الحقیقت یجروید مقدس دوسری کوئی کتاب الہامی حسب وجوہات ذیل نہین ہوسکتے

اول قدامت مین بمقابلہ وید مقدس دوسری کوئی کتاب نہین ہے۔

دوم۔ ہدایات و احکامات وید مقدس ایسے ہین کہ وہ کمالات و صفات

کسی دوسری کتاب مین نہین پائے جاتے۔

سوم۔ وید مقدس ایسی زبان مین ہے جو تمام عالم مین کسی خاص ملک کی زبان نہین ہے اور جملہ کتابین ایسی زبانون مین ہین جو بالضرور کسی خاص ملک کی زبان ہے۔

چہارم۔ وید معلے مین تعصب اور خودغرضی کا نام بھی نہین ہے اور جسقدر کتابین کلام ربانی مشہور و معروف ہین کوئی بھی تعصب اور خودغرضی سے خالی نہین ہین۔

پنجم۔ پرمیشور۔ پرورندۂ آفاق ذات وصفات مین تمام کائنات سے مشخص و ممتاز ہے نہ اوسکے ذات کے مانند کسی کی ذات و نہ اوسکی صفات کے مانند کسی کی صفات تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ کلام حقانی یعنی ذات نہین ہے بلکہ صفات نامتناہی مین داخل ہے پس واجب ہے کہ کتاب آسمانی و صحیفہ یزدانی تمام انس وجان کے زبان سے مشخص و ممتاز ہووے اور جبکہ وحی سماوی کے لئے کوئی زبان مخصوص نہین ہے جیسا کہ وید مقدس کہ کسی اہل عالم کی زبان نہین ہے تولاریب کلام ربانی وکتاب حقانی ہے کیونکہ اوسکی صفات کے مانند مشخص و ممتاز ہے۔

اب گلہائے مضامین پیدایش دُنیا کو گلدستہ تحریر و تقریر مین آراستہ کرکے غنچہ محفل سامعین مین رنگ و بو خداداد دکھاتے ہین۔ واضح ہو کہ جیسے در پرمیشور سرپرست شاہنشاہ جہان اور نیز اوسکے اعمال و افعال کا آغاز و انتہا نہین ہے ویسے ہی اوسکی رعایا۔ (اناد ی جیو دن) ارواح قدیم اور اونکے اعمال و افعال کی بھی آغاز و انتہا نہین ہین۔ جسطرح رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات ہوتی ہے اور اس مین کچھ آغاز و انتہا نہین ہے اوسی طرح پر یہ سلطنت دنیا دی بھی اوس کی

مملکت قدیم ہے - پیدایش کے بعد قیامت اور قیامت کی بعد پیدایش برابر
ہوتی رہتی ہے - اور (مھاپرلے) یوم قیامت مین بھی (پرمانو پرکرتی روپ)
لاتیجزہ کہ جسکو سامان پیدایش دنیا کہتے ہین پرمیشور پرم آتما کے (گیان) علم
مین موجود رہتے ہین (پرمانون) لاتیجزہ حادث و فانی نہین لیکن اوسی سے دوبارہ
پیدایش دنیا کا کار انجام کیا کرتا ہے - اور حسب قول اہل اسلام یہ کہنا کہ عدم
سے وجود ہوتا ہے بالکل بعید از قیاس نزدیک اصحاب حق شناس کے ہے
کیونکہ وجود ہی کا عدم ہوتا ہے اور جبکہ وجود ہی نہین تو عدم کسکا ہوگا - جیسے
(پرتھوی) خاک سے گھڑا وغیرہ ہزارہا اقسام کے اشیاء ایجاد کئے جاتے ہین جسمین
پانی یا کسی اور چیز کا استعمال کیا جاتا ہے اوسکے شکست ہوجانے سے یہ کہا
جاسکتا ہے کہ گھڑا وغیرہ یا وہ چیز جس نام سے موسوم ہوا اوسکے وجود کا عدم
ہوگیا مگر سامان و اجزا اشیاء جس سے وے چیزین ایجاد کی گئی تہین یعنی
خاک اور آب و چاک و ڈنڈ وغیرہ اونکا عدم نہین ہوا اگر اونکا بھی عدم ہوجاوے
تو بعدہ کل اشیاء ناممکن الوجود ہوجاوین اور پرمیشور پرم آتما کو خالق مخلوق ہونیکی
وجہ سے نمت کارن کہتے ہین اور (پرکرتی) سامان پیدایش دنیا کو اپادان
کارن اور اوس سے اشیاء موجودہ کو سادہارن کارن کہتے ہین - اور یہ کل اشیاء
عجیب و غریب زمین سے لیکر آفتاب عالمتاب وغیرہ تک کو اپنے سلطنت
دنیاوی مین اوس پرمیشور سرب شکتمان اور شاہنشاہ عالمیان نے واسطے آسایش
و آرام فوائد ہر خاص و عام رعایا (انادی جیوون) ارواح قدیم کے لئے ایجاد و اظہار
فرمایا ہے اور خود ہر جگہہ (اکاشوت و یاپک) قادر قیوم ہوکر (نیار و ستہ) منصفانہ
بلا تعصب لاانتہا اقسام رعایا قدیم کو موافق نتایج اعمال نیک و بد رنج و راحت شوکت
و حکومت دے رہا ہے - اور یہی وجہ اختلاف پیدایش کی بھی ہے کیونکہ بلا تسلیم مسئلہ تناسخ

دیگر وجوہات اختلاف پیدایش کیا ہو سکتے ہین کیونکہ اوس خالق مخلوق کے
نزدیک سب برابر ہین۔ کیون ایک حالت خوشی مین مست و سرشار اور دوسرا
حالت ناخوشی مین جان نثار۔ کوئی زور آور اور کوئی کمزور کوئی امیر اور کوئی فقیر۔
کوئی حاکم اور کوئی محکوم۔ کوئی مریض کوئی تندرست اور کوئی خوبرو کوئی بدرو۔
اگر بجواب اسکے موافق قول صاحبان اسلام منکران نیکی و بدی مرضی رب العالمین
اور قدرت احسن الخالقین تصور کیا جاوے تو سخت الزام ناانصافی و بداخلاقی کا
بہ نسبت اوس عادل کریم و غفور الرحیم کے عاید ہوتا ہے کیونکہ بلا وجہ ایک کو خوش
و اہل سلطنت اور دوسرے کو ناخوش و اہل مصیبت کرنا بعید از انصاف خالقانہ
ہے جسکو از حد جاہل و ناتجربہ کار بھی کبھی پسند نہین کرسکتا نہ کہ عالم و شاہ عادل۔
لہذا لاریب ارواح بوجہ اعمال ماضیہ قید تناسخ مین اوسوقت تک گرفتار رہتے ہین
جب تک کہ افعال قبیحہ کو چھوڑکر بوجہ افعال حسنہ (موکش) نجات کے کمالات
کو نہین پہونچتے۔ مولانا روم فرماتے ہین۔

ہمچون سبزہ بارہا روئیدہ ام ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

اب پیدایش دنیا کی نمایش کیجاتی ہے۔ یہ رگوید کا منتر ہے

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक
आसीत् ॥ सदाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै
देवाय हविषा विधेम ॥ ऋ० म०७ सा ३ मं०१

ارتھ۔ (ہرنیہ گربھہ) جو پرمیشور ہے وہی قبل پیدایش دنیا کے موجود تھا
جو کہ کل دنیا کا مالک ہے اور وہی (پرتھوی) زمین سے لیکر (سوریہ) آفتاب وغیرہ
تک کل دنیا کو پیدا کرکے (استھت) قایم رکھنے والا ہے۔

सुर्याचन्द्रमसौ धाता यथापुर्वमकल्पयत ॥ दिवं

च पृथिवींचान्तरिक्ष मथोस्वः ऋ० मं० २० सु० ३

ارتھہ۔ جیسے پرمیشور نے پہلے سورج۔ چندرمان۔ بجلی۔ پرتھوی

۔ انترکش۔ وغیرہ کو بنایا تہا اوسی طرحسے اوس نے اب بھی بنایا ہے اور بعدہ

ویسا ہی بنا دیگا کیونکہ پرمیشور پرم آتما مستقل مزاج ہونے سے کبھی

غلطی وغیرہ نہیں کرتا غلطی وغیرہ جو کہ مستقل مزاج نہیں ہین اونسے ہوتی ہین

نہ کہ پرمیشور سے ۔ تیتریہ اپنشد کا حوالہ دیا جاتا ہے

तस्माद्वाऐ तस्मादात्मन स्राकाशः सम्भुतः स्राका

शाद्वायुः वायोरग्निः स्रग्नेराप: स्रद्भ्यः पृथिवी ॥

पृथिव्या स्रोषधयः स्रोषधिभ्यो ऽन्नम् ॥ स्रन्नाद्रे

तः रेतसः पुरुषः सवाऐष पुरुषो ऽन्नरसमयः

तै० उ०

ارتھہ۔ اوس پرمیشور نے (پرکرتی) مادی سامان پیدایش دنیا سے

(اکاش) خلا۔ اکاش سے۔ (بایو) ہوا۔ بایو سے (اگنی) آتش اگنی سے

(اپ) آب۔ اپ سے (پرتھوی) خاک۔ پرتھوی سے (اوشدہی) جمادات اوشدہی

سے (انّہ) غلہ جات۔ انہ سے (ویریہ) آب منی۔ ویریہ سے (پُرش) شریعنی جسم

پیدا کیا ہے۔

सत्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृतेर्महान

महतो ऽहंकारो ऽहंकारात् पंचतन्मात्राण्युभयमि

न्द्रियं पंचतन्मात्रेभ्यः स्थुलभुतानिपुरुष इति पंच

विंशतिर्गणः ॥ सां० सु०

یہ سا تکھہ سوتر ہے - ارتھہ (ستوہ) شدہ (رج) مدیہ (تم) اچڑہتا -
یہ تین ملکر ایک - (پرکرتی) مادی جسکو سامان پیدایش دنیا کہتے ہین - اوس سے
مہہ تتوہ بدہی - اوس سے اہنکار - اوس سے پانچ تنماترا سوکھم بہوت اور
دس اندریان اور گیارہوان من - پانچ تنماترا اون سے پرتھوی یادی پانچ بہوت
- یہ چوبیس ۲۴ اور پچیسوان پورش یعنی جیو اور پرمیشور ہے ان مین سے (پرکرتی) کارن
رہت اور مہہ تتوا ہنکار - پانچ سوکھم بہوت پرکرتی کا کارج اور اندریان من -
استھول بہوتون کا کارن ہے - پورش نہ کسیکا پرکرتی آپادان کارن اور نہ کسیکا
کارج ہے - یہ (شریر) جسم تین طرح کا ہے (اول (استھول) کثیف - دوم
- (سوکھم) لطیف - سوم (کارن) مادی - (استھول شریر) جسم کثیف وہ ہے
جو پنچ عناصر سے بنتا ہے جس مین چھہ طرح کے بیکار یعنی خاصیت ہوتے ہین
اول - پیدا ہونا - دوم بڑہنا - سوم متحرک ہونا - چہارم - جوان ہونا - پنجم -
ضعیف ہونا - ششم - حادث فانی ہونا (سوکھم شریر) جسم لطیف وہ ہی کہ جو عناصر لطیف سے
بنتا ہی اور یہی (جیوآتما) روح کے موافق نتائج اعمال نیک بد کے رنج و راحت کیلئے وسیلہ
اور ذریعہ ہی (کارن شریر) جسم مادی جسکو پرمہ پوریہی کہتے ہین وہ ہی جسمین (جیوآتما) روح اور
اوسمین نہایت سوکھم روپ مہہ سروپا یک کا جای قیام پرکاش ہی ستوگن - رجوگن - تموگن
پنچ مہابہوت یعنی پنچ عناصر جنکو - پرتھوی - اپ - تیج - بایو - اکاش یعنی آب
آتش - خاک - باد - اور خلا کہتے ہین - پیدا ہوتے ہین اور اوس سے اجزاء
جسم حسب ذیل پیدا ہوتے ہین پنچ گیان اندری یعنی حواس باطنی جنکو چکشو
سروتر گھران - رسنا - تجا - یعنی چشم - گوش - بینی - زبان - جلد کہتے
ہین پنچ کرم اندری یعنی حواس ظاہری جنکو باک - پانی - پاد - پایو - اپستھہ
یعنی دست - پا - دہن - الہ بول - الہ براز کہتے ہین - اور پنچ پران یعنی پانچ

ہوائین جنکو - پران - اپان - سمان - ویان - اُودان - کہتے ہین -
اور یہی پران جسم مین قائم و سایر ہین - اور باعث زندگی کے ہین کیونکہ پرشن
اُپنشد مین لیکہا ہے

तानवरिष्ठः प्राणउवाचामामोहमापद्यथाऽह
मेवैतत्पञ्चधात्मानंविज्यैतद्बाणमवष्टभ्यविधा
रयामीति ॥ २ प० २

ارتھہ - پران ہے اس شریر مین سب سے اوتم ہے وہی اس شریر
کو زندہ رکھتا ہے بغیر اسکے کسی کی زندگی نہین رہ سکتی - اور کان وغیرہ اندریون کے
بند ہونے سے اندہے بہرے وغیرہ حیات رہتے ہین - سوکہپتی دشا مین (جبکہ حالت
خواب غفلت مین کسی قسم کا خواب بہی نہین دیکہنے مین آتا بہت وقت آتا فاتا
گذر جاتا ہے کچھہ بہی خبر نہین رہتی اوسکو سوکہپتی کہتے ہین) سب اندریان کرن
روپ کر اندہکار سمندر مین ڈوب جاتے ہین اسیوجہ سے جسم کا مالک (جیو آتما) روح
نہ کچھہ بولتا نہ سنتا اور نہ دیکہتا - اور نہ گرمی سردی یا کسی قسم کی تکالیف کو بہی
کچھہ خیال نہین کرتا ہے کیونکہ اوسوقت (من) دل بہی تموگن روپ اندہکار
مین رہتا ہے اوسوقت صرف پران ہی جاگا کرتے ہین پران چلتی ہوئی ہے
دوسرون کو اطمینان کرا دیتے ہین کہ یہ زندہ ہے اگر پران بہی تموگن مین غائب
ہو جاوین تو مرنے مین کیا شک ہو سکتا ہے - اسلیئے پران ہی مقدم باعث
زندگی کے ہین - اور (من) دل - (بدہی) عقل - (چیت) خیال - (اہنکار)
غرور - کی وجہہ سے (جیو آتما) روح شریر ابہمانی کہلاتا ہے - اور ان پنچ تہتون
یعنی پنچ عناصر کے گن) خاصیت علیحدہ علیحدہ ہین - جیسے (آکاش) خلا - کا گن
(شبد) آواز - (بائیو) ہوا کا گن (اسپرس) لمس - (اگنی) آتش کا گن

(روپ) نظر۔ (اپ) پانی کا گن (رس) ذائقہ (پرتھوی) خاک کا گن (گندھ) بو ہے
ان میں سے (اکاش) خلا کے ستو گن سے (سروتر اندری) گوش۔ (بائیو)۔
ہوا کے ستو گن سے (تچا اندری) جلد (اگنی) آتش کے ستو گن سے (نتر اندری)
نظر۔ (اپ) آب کے ستو گن سے (رسنا اندری) زبان۔ (پرتھوی) خاک کے
ستو گن سے (گھران اندری) بینی بنائیں گئی ہیں۔ اسی وجہ سے جو چیز جس
شے سے پیدا ہوئی ہے اوسکی شناخت وہی کر سکتی ہے نہ کہ دوسرے۔ جیسے ہوا کی
خاصیت لطیف سے (تچا) جلد بنائی گئی ہے لہذا ہوا کی شناخت جلد جسم سے ہوتی
ہے۔ چشم و گوش وغیرہ سے نہیں ہوتی۔ اسی طرح دوسروں کی نسبت
خیال کرنا چاہیئے۔ اور ان میں علاوہ خاصیت خاص کے دوسری خاصیت
جو موجود ہیں وہ دوسری عنصر کے اتصال سے ہے۔ جیسے (پرتھوی) خاک
کا خاص گن (گندھ) بو ہے مگر اوس میں نظر اور ذائقہ اور لمس بھی ہے۔ تو
یہ تینوں خاصیت۔ آتش۔ آب۔ اور ہوا کے اتصال کے وجہ سے ہیں۔
اسی طرح پر دوسروں کو بھی جاننا چاہیئے۔ مگر اکاش۔ اور بائیو میں سوائے
خاصیت خاص کے نظر اور ذائقہ وغیرہ نہیں ہے۔ اور انہیں پنچ عناصر
کی مجموعی ستو گن سے (انتھہ کرن) ہردی استھان بنتا ہے۔ بعدہ وہی
اپنی (کریاؤں) کوششات کے وجوہات سے۔ (من) دل (بدھی) عقل
(چت) خیال (اہنکار) غرور۔ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ اوسی طرح پر اکاش
کے رجوگن سے (باک اندری) دہن۔ بائیو کے رجوگن سے (پانی اندری)
دست۔ اگنی کے رجوگن سے (پا داندری) پیر۔ اپ کے رجوگن سے
(گودا اندری) الہ براز۔ اور پرتھوی کے رجوگن سے (اپستھ اندری)۔
الہ بول۔ بنائے گئے ہیں اور پنچ عناصر کے مجموعی رجوگن سے پانچ پران

بنائے گئے ہین - اور تموگن کے ساتھہ پنچ عناصر کے میلان سے کل سرشٹی تمام دنیا کی پیدائش ہوتی ہے - اور اس جسم مین پانچ واقعات متعلقہ اور بھی ہین جو پنچ کوشش کے نام سے موسوم ہین - وہ یہ ہین -

अन्नमयः प्राणमयो मनोमयो विज्ञानमय आनन्दमयश्चेति ॥

ارتھہ - اول - انمے - پرانمے - منومے - وگیان مے - انند مے کوشش - انمے کوشش وہ ہے جسکی ایجاد اور پرورش غذا سے ہوے - جیسے ان سے (ویریہ) آب منی ہوکر رحم مادر مین قائم ہوتا ہے بعدہ جسم پیدا ہوکر ان ہی سے پرورش ہوتی ہے - پرانمے کوشش وہ ہے جو پانچ ہوایون سے قیام پذیر رہتا ہے اور اوسکے جانے سے جسم کسیف بالکل مردہ ہوجاتا ہے - منومے کوشش وہ ہے جو ارادہ نیک و بد کرتا ہے - وگیان مے کوشش وہ ہے جو (بدہی) عقل اور قوائے باطنی کے ذریعہ سے کسی امر کا (نشچے) یقین کرتا ہے آنند مے کوشش وہ ہے جو ہر ایک امر کا علم رکھتا ہے - ان تمام اجزا جسمانی مین (جیواتما) روح مقدم ہے اور اوسکے تین (اوستھا) حالت ہوتی ہین - اول (جاگرت اوستھا) حالت بیداری - دوم (سوپن اوستھا) حالت خواب - سوم (سوشپتی اوستھا) حالت خواب غفلت - حالت بیداری وہ ہے جس مین بذریعہ حواسات ظاہری و باطنی کوائفات دنیا محسوس کرتا ہے - حالت خواب وہ ہے جس مین کوائفات بیداری کی وجہ سے اور نیز (جنم انتر) پیدائش ماضیہ کے خیالات کے وجہ سے کیفیت گوناگون کا تماشائی ہوتا ہے اور وہ خواب جو پیدائش ماضیہ کے خیالات سے ہوتا ہے اس جسم موجودہ مین نہایت تعجب و حیرت انگیز تصور کیا جاتا ہے کیونکہ وہ جسم موجودہ کے خیالات کے بالکل برخلاف ہوتا ہے مگر چونکہ

(جیو آتما) روح حادث اور فانی نہین ہے لہذا حالت خواب مین دوسری قالب تبدیل شدہ کے حالات کو بھی کبھی خیالات مین لاتا ہے۔ بتائید اسکے سوتر پانچ پرشن چار پرشن اپ نشد کا تحریر کیا جاتا ہے۔

अत्रैष देवः स्वप्ने महिमान मनुभवति॥ यद्दृष्टंदृष्ट

मनु पश्यति श्रुतं श्रुतमेवार्थ मनुशृणोति देश दिग

न्तरैश्च प्रत्यनुभुतं पुनः पुनः प्रत्यनुभवाति दृष्टंचा

दृष्टंच श्रुतंचाश्रुतं चानुभुतं चाननुभुतंच सच्चास

च्च सर्वं पश्यति सर्वः पश्यति॥ य० उ० य० ४ सु० ५

ارتھہ جتنا کچھ وشی نیتر آدے اندری یا من سے دیکھا۔ سنا۔ یا انوبھو کیا جاتا ہے اوسکو سب کوئی خواب مین دیکھتا۔ سنتا۔ اور انوبھو کرتا ہے۔ خواب کا دیکھنے والا (جیو آتما) روح ہے۔ (گربھہ) حمل مین چوتھے مہینہ سے لیکر (بالک) بچہ جنم انتر کے انوبھو کئے خواب کو ہی دیکھتا ہے۔ پیدا ہونے پر بھی پانچ برس تک اکثر جنم انتر کے ہی خواب کو دیکھتا ہے۔ بعدہ اکثر جسم موجودہ کے دیکھے سنے کو اتفاقات کو خواب مین دیکھتا ہے۔ چونکہ جنمانترون مین بھی اندریون ہی سے وشیون کا خیال کیا جاتا ہے اس سے اون کو اتفاقات کا ندیدہ و نشنیدہ ہونا نہین ہو سکتا تو بھی یہ درست نہین ہے کیونکہ جس گولک اندریون سے اون کو اتفاقات کا انوبھو کیا تہا وہ اندری گولک اوسوقت کے جسم کے ساتھہ ہی نیست و نابود ہو گئے مگر من جسکے ذریعہ سے خواب دیکھا جاتا ہے وہی من جنمانترون سے قائم رہتا ہے اور چونکہ موجودہ اندریون سے اون کو اتفاقات کا دیکھنا وغیرہ نہین ہوا اسوجہ سے اون حالات کا ندیدہ نشنیدہ ہونا ہو سکتا ہے۔ (سوشپتی دشا) حالت خواب غفلت وہ ہے جس مین کوئی کیفیت کسی قسم کی محسوس نہین ہوتی اوسوقت (جیو آتما) روح

آرام مین از خود رفتہ ہوجاتا ہے۔

स यदा तेजसाभिभूतो भवति ॥ अत्रैष देवः स्वप्नान्न

पश्यत्यथ तदैतस्मिञ्छरीर एतत्सुखं भवति ६।४०

یہ پرشن اپ نشد کا سوتر ہے۔ ارتھہ۔ (سوکھپتی) اور (سمادہی) مین (چیت سے اکاگرتا) استقلال مزاج برابر ہوتے ہین۔ فرق یہ ہے کہ سمادہی مین ستوگن۔ رجوگن۔ تموگن۔ کو دباتا ہے اور سوکھپتی مین تموگن زور آور ہوکر ستوگن رجوگن کو اچہادت کرلیتا ہے۔ دونون حالت مین جیو آتما برہمہ مین قائم رہتا ہے۔ سمادہی مین تو ستوگن کے پرکاش مین برہمہ پراپتی کے آنند کو خیال کرتا ہے اور سوکھپتی مین برہمہ کے پراپتی کے آنند کو تموگن کی وجہ سے خیال نہین کرتا۔ توبھی پرمیشور پرماتما کے تعلق سے بہ نسبت حالت بیداری اور خواب کے سوکھپتی مین آنند زیادہ ہوتا ہے۔

اب کشتی قواعد پر فوائد وید مقدس کو دریاے پرجوش بے پایان حالیمیان مین بڑے شان و شوکت سے آراستہ کرکے واسطے عبور منازل دور ساحل مراد و مقصود مسافران جہانیان کے تیز رفتاری اور باد بہاری دکہاتے ہین۔

از روے وید مقدس چار آشرم برہمہ چریہ۔ گرہست۔ بانپرست سنیست حسب تشریح ذیل مقرر ہین۔ پابندی اونہین قواعد و اصول متبرک کے (مہاراجہ) شاہنشاہ سے لیکر (پرجا) رعایا تک کاربند ہوتے تھے اور بڑے بڑے (ودوان) و علما رشی مہرشی منی وغیرہ (اپدیشک) ہدایت کنندہ وید اقدس موجود تھے جنکا وید معلے اور ست دہرم کا (اپدیش) ہدایت کرتا ہے لازمے فرضی کام تہا اور پاٹ شالے۔ یگیہ شالے۔ اناتہالے وغیرہ پنچایتی و فرماروای

وقت کے طرف سے بنائے جاتے تھے جس مین ہر اقسام علوم و فنون کے تعلیم ہوتی تھی اور ہر خاص و عام (وڈوان) ذیعلیم ہوتے تھے اور (ودیاوان) تعلیم علوم ویکہہ وغیرہ وید کرم کا کرنا و کرانا باعث مغفرت دنیا و آخرت کار صواب لاجواب تصور کرتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ زمانہ سلف مین اصحاب متوطنان آریاورت ولیش ازحد عالم و فاضل اور بل پراکرم مین بھی ازحد قابل تحسین و آفرین ہوتے تھے بلکہ کمالات خداشناسی وغیرہ مین بھی ازحد کامیاب تھے۔ نہ کہ مواقف زمانہ حال تعلیم علوم امر محال بلکہ عمر طفولیت ہی مین بلا دیکھے بھالے قرض (جو کہ باعث زوال ہے) لیکر شادی کردینا لازم حال تصور فرماتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے ہوے نہ اودہر کے ہوے

واضح رائے دانشمندان و خیرخواہان آریاورت دیش ہو کہ موافق قواعد عام اول اولاد پانچ برس تک اپنے والدہ ماجدہ کے آغوش ناز و نعمت مین پرورش پاتے ہین بعدہ آٹھہ برس تک اپنے والد ماجد کے صحبت و پیار مین لطف اوٹھاتے ہین چونکہ زمانہ سلف مین والدین ذیعلیم ہوتے تھے اسوجہ سے اولاد بھی بوجہ (اوتم سیکہیا) عمدہ نصیحت والدین کی عاقل و نیک عامل ہوتے تھے بعد ازان پاٹ شالا مین تعلیم علوم کے لئے (آچاریہ) معلم کی (جنکے لئے وید مقدس مین اجازت ہے کہ پورن وڈوان یعنی ذیعلیم و ستپرش ہونا چاہیئے) سپرد کیئے جاتے تھے۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ والدین کا خاص کام ہے کہ اپنے اولاد کی زیبائش و آرائش تعلیم علوم و نیک اعمالی و راست افعالی کے کرین و کراوین سونا چاندی مونگا موتی اسے زیبائش و آرائش کرنے سے جیو آتما یعنی روح کی خوبصورتی کبھی نہین ہوسکتی۔ اس سے

صرف شان وشوکت جسمانی و بداعمالی اور اندیشہ سارق بلکہ خوف جان
کا بھی رہتا ہے اور اکثر دیکھا بھی گیا ہے کہ اس آرائیش زیورات کے وجہ سے
صدہا لڑکون کی جان بے ایمان بدمعاشان کے ہاتھ سے گئی ہین۔ اسکا
ہمیشہ سب کو خیال ضرور رکھنا چاہیے

اب ڈالیان میوہ ہاے شیرین وگلہاے رنگین وسبزہ ہاے خوشترین
برہمچریہ آشرم کو غنچہاے زرین مضامین وسطور مین آراستہ کرکے مجلس شائقین
طالب علوم واہل فہوم مین رنگ و نگاریان قدرت کاملہ کا دکھاتے ہین۔

ब्रह्मचर्याश्रमं समाप्य गृही भवेत गृहीभुत्वा वनीभव

द्वनीभुत्वा प्रव्रजेत ॥ शत० कां० १४

ارتھ۔ منشون کو چاہیے کہ برہمچریہ آشرم پورا کرکے گرہست اشرم
ہوکر بانپرست اور بانپرست ہوکر سنیاس آشرم کو لیوین۔

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः। ब्रह्म

राजन्याभ्याᳬ शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणा

य ॥ य० अ० २६ मं० २

یہ یجروید کا منتر ہے۔

ارتھ۔ جیسے مین سب منشون کے لیے اس کلیان ارتھ یعنی تمام
دنیا اور مکتی یعنی نجات کے سکھ دینے والے رگوید ادی یعنی چارون وید ان
کے بانی کا اپدیش کرتا ہون اوسی طرح تم بھی کیا کرو۔ ہیسے برہمن چہتری و
ویش وشودر واپنے بہرترا وانتریادی وادتی شودر کے لیے بھی ویدون کا
پرکاش کیا ہے جس سے ہر طرح کے حصول علوم کرکے امور قبیحہ کو ترک کر
باعث نیک اعمال ہوکر تکلیف دنیاوی سے نجات پاکر پرمانند کو پاوین

पुरुषो वाव यज्ञस्तस्य यानि चतुर्विं छं शतिर्व
र्षाणि तत्प्रातः सवनं चतुर्विंशत्यक्षरा गायत्री गा
यत्रं प्रातः सवनं तदस्य वसवोऽन्वायत्ताः प्राणा
वाव वसव एते हीदं सर्वं वासयन्ति ॥ छ० उ०

ارتھہ۔ جو اس انسان کے شریر یعنی جسم مین جیوآتما یعنی روح ہے وہ شُبہ گنون و شُبہ کرمون یعنی نیک اعمال و نیک کردار یوکت ہووے اوسکو چاہئے کہ کم سے کم چوبیس[۲۴] برس تک جیت اندری یعنی لذات جسمانی کو ترک کرکے وید ودّیا وغیرہ و اوتم سکھیا یعنی عمدہ نصائح کا عالم و عامل ہووے اور کبھی بدچلنی کو راہ نہ دیوے (یہان جاننا چاہئے کہ برھمچریہ آشرم کے تین درجہ مقرر کئے گئے ہین اول درجہ اڑتالیس[۴۸] برس دوم درجہ چوالیس[۴۴] برس و سیوم درجہ چوبیس[۲۴] برس ہے و ہرایک درجہ کے فوائد علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہین یہان بنظر اختصار رسالہ ہذا صرف سیوم درجہ برھمچریہ آشرم کا بیان کیا جاتا ہے) اوسوقت اوسکے شریر یعنی جسم مین پران بلوان ہوکر تمام علوم کا عالم و نیک اعمال و راست افعال کا باعث ہوتا ہے اور یہ اوسوقت ہو سکتا ہے جبکہ والدین یا جسکے ماتحت پرورش پاتے ہوئین یا آچاریہ یعنی معلم عمر طفولیت ہی سے اوسکو ست دہرم یعنی راست طریقت کا اپدیش کیا کرین اور برھمچاری یعنی طالب علوم بھی ایسا نشچے یعنی یقین رکھین کہ اگر مین عمر نابالغیت مین ٹھیک ٹھیک برھمچریہ جیت اندری یعنی تارک لذات دنیاوی رہونگا تو قوت جسمانی سے فیضیاب و عوارض و تکالیف روحانی سے نجات ہوکر مخزن دانش و معدن اسایش کا ہونگا

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्व पहारिषु । संयमे
यत्न मातिष्ठे द्विद्वान यन्ते ववाजिनाम् ॥ मनु०

سری منو مہاراج فرماتے ہین - ارتھہ - جیسے ودیاوان سارتھی یعنی شیا کوچوان گھوڑون کو اپنے (بس) یعنی اختیار مین رکھتا ہے اوسی طرح پر من یعنی دل وجیو آتما یعنی روح کو افعال ناجائز مین کشش کرنے والے حواس ظاہری وباطنی مشغولہ لذات جسمانی وحرکات شیطانی سے بہت طرح سے روکنے کی کوشش کرے - کیونکہ

इन्द्रियाणां प्रसंगेन दोषमृच्छत्यसंशयम् । सन्नि
यम्यतु नान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥ मनु० ॥

منو مہاراج فرماتے ہین - ارتھہ - (جیو آتما) روح (اندریون) حواس ظاہری وباطنی کے (بس) وا اختیار مین ہوکر (نشچے) یقیناً بڑے بڑے افعال ناجائز کا مرتکب ہوتا ہے اور جسوقت (اندریون) حواسات ظاہری وباطنی کو اپنے قابو مین کر لیتا ہے اوسوقت درجہ کمالات کو پہونچتا ہے

अनेन क्रम योगेन संस्कृतात्मा द्विजः शनैः । गुरौ
वसनसञ्चिनुयाद ब्रह्माधिगमिकं तपः ॥ मनु०

अ० २ श्लो० १६४

(منو) ارتھہ - اسی طرح سے برہمچاری گرو اور برہمچارنی کنیان آہستہ آہستہ ویدارتھہ گیان روپ اوتم تپ کو بڑہاتے جاوین

कन्यानां सम्प्रदानञ्च कुमाराणां च रक्षणम् । मनु०

(منو) ارتھہ - فرمانروائے وقت کے طرف سے بھی ایسا انتظام ہونا چاہیے کہ کوئی اپنے اولاد ذکور یا اناث کو بعد پانچ یا آٹھہ برس کے اپنے گھر نرکھین پاٹ شالا مین وودیادان کے لئے بھیجدیوین ورنہ قابل تدارک ہون

واضح ہو کہ برہمچاری کمار اور برہمچارنی کنیان (کنیان کے لئے کم سے کم
پندرہ برس تک ایام طالب العلمی مقرر کیا گیا ہے) دونون کی پابندی
قواعد مذکورہ بالا کے علاوہ ہونے ذی علم و سلیم الطبع کے فوائد عظیم یہ حاصل
ہوتے ہین کہ اس عرصہ ایام معینہ برہمچریہ آشرم تک باحتیاط تمام رہنے سے
اولاد ذکور کے (ویریہ) آب منی نہایت پختہ ہو جاتی ہے اور کنیایون کے
(گربہاشی) بچہ دانی مین بھی کوئی نقص و فتور کسی قسم کا باقی نہین رہتا
چنانچہ منو مہاراج فرماتے ہین -

त्रिणि वर्षाण्यु दीक्षेत कुमार्यतु मती सती॥ उर्द्धं
तु काला द्ि तस्माद्वि न्देत सदृशं पतिम्॥ मनु०
अ० ९ श्लो० ९०

کنیا (رجوسلا) حیض ہونے کے بعد تین برس تک پتی کا
کھوج کر کے اپنے مانند پتی کو پراپت ہووے - جبکہ ماہواری حالت حیض ہوتا ہے
تو تین برسون مین چھتیس ۳۶ مرتبہ حالت حیض ہونے کے بعد شادی کرنا عمدہ ہے
عام طور پر بارہ برس کی عمر سے حالت حیض کا آغاز ہوتا ہے لہذا پندرہ برس
ایام معہودہ برہمچریہ آشرم تک چھتیس ۳۶ مرتبہ ہو جاتا ہے پھر بعیش و کامرانی
گذرتی ہے - طریقہ تعلیم یہ ہے - اول والدین یا (اچاریہ) معلم پانینی منی
کرت سکھیا کے موافق تلفظ حروف بتلادین یعنی حروف کے تلفظ مقامات
کو ٹھیک ٹھیک ذہن نشین کرادین جیسے (پ) اسکا تلفظ لبون سے ہوتا ہے
اسی طرح پر کل حروف کو ٹھیک طور پر بتلاوے - بعدہ اشٹادھیائی معہ
مہابھاشیہ تین برس مین (ست لیو ریش) خواہندہ ترقی علوم معلم بخوبی پڑھا
سکتے ہین - اور جسقدر محنت و جانفشانی تحصیل (ویاکرن) گیرامر سنسکرت

مین ہوتی ہے اوسقدر دوسری کتابون کی تحصیل مین نہین ہوتی۔ مہرشی
لوگون کی کتب مصنفہ مین یہ نہایت عمدگی ہے کہ تھوڑے الفاظ مین فوائد
بہت مضامین کی باسانی حاصل ہوتے ہین اور اسیوجہ سے ایسے (وِدْوان)
ذیعلماء کی کتب مصنفہ کے تعلیم سے جو (وِدّیا) علم تین برس مین حاصل
ہوسکتے ہین وہ (وِدّیا) علم دوسرے لوگون کے کتب مصنفہ کی تعلیم سے
دس برس مین بھی ممکن نہین ہے کیونکہ دوسرے لوگون کی کتب مصنفہ
کے مضامین نہایت پیچیدہ اور الفاظ نہایت سخت ہوتے ہین جس کے
تحصیل مین ایام زیادہ صرف ہوتا ہے اور فوائد بہت کم ہوتے ہین جیسے
(پہاڑ) کوہ کا کھودنا جس سے فائدہ کم ہوتا ہے اور وقت زیادہ صرف ہوتا ہی
اور دریاے سمندر کے ایک ہی غوطہ مین دُر بیش بہا دستیاب ہوجاوے
ایسے فوائد بڑے بڑے (وِدْوان) ذیعلماء کے کتب مصنفہ کے درس تدریس
سے ہوتے ہین کیونکہ الفاظ آسان اور مضامین بے پایان نمایان ہوتے
ہین۔ بعد ازان چھہ یا آٹھہ مہینہ مین نگھنٹو اور نیروکت کو ختم کرے اون
بعد پنگلا چاریہ چھند و گرنتھ۔ یہ بھی چار مہینہ مین پڑھ سکتے ہین۔ اور چھہ شاشتر
دس اُپ نشد۔ دو برس مین حاصل کرے۔ اور چھہ برس مین چار وید مع
چار و برہمن گرنتھ کے ختم کرسکتے ہین۔ اور (آیور وید وکت) چرک۔
سشرت وغیرہ ویدک شاشتر کو معہ اوسکے کریا اور بیوہار وغیرہ کے چار برس مین
ختم کرے۔ اور دہنور وید جو کہ (راج سنبندہی) متعلق امور سلطنت کے ہے
اور اوس کی دو قسم ہین اول متعلق خود اور دوم متعلق رعایا متعلق خود مین افسران
اور لشکریان کی (ششتر اشستر وِدّیا) علوم اسلحہ اور ہریک اقسام کے
[illegible] (ہون کا) جسکو اسوقت قواعد پریڈ کرنا یا لینا کہتے ہین کرنا یا کرانا عمدہ

طور سے حاصل کرے - اور متعلق رعایا جو کچھ تدبیرات اور کوششات
پرورش اور ترقیات رعایا کے ہین اون کو حاصل کرکے عادلانہ بلا تعصب اور
طرفداری مثل اولاد تصور کرکے رعایا کو خوش اور شاد رکھے اور اصحاب
نیک کردارون اور خیر خواہون کی دلجوئی اور خاطرداری پرورش اور پرداخت
اور بدکردارون اور بدخواہون کی بے قدری لعنتی وغیرہ کیا کرین یعنی موافق
کردار منصفانہ سزا جزا دیا کرین - اس راج ودیا کو چار برس مین حاصل کرین
اور (گندہرپ وید) راگ ودیا جس مین سُر - راگ - راگنی - سمے - تال -
گرام - تان - سام وید کا گان اور تار دسنگہتا وغیرہ ہین اور (ارتھ وید)
جسکو شلپ ودیا یعنی انجینری کہتے ہین ان سب کو دو برس مین ختم کرے
- اور جوتش شاستر سورج سدہانت وغیرہ جن مین بیج گنت - انک - بہوگول
- کہگول - اور بہوگربہ ودیا ہین دو برس مین واقف ہو جاوے اور (ہست کریا)
دستکاری اور ہنر کلا وغیرہ حاصل کرے اور (ودیارتھی) طالب العلوم اور
(اچاریہ) معلم ایسی کوشش محنت کرین یا کراوین کہ جس مین چھبیس ٢٦ برس مین عام
علوم فنون کے عالم اور کامل ہو جاوین تاکہ حیات مستعار تک عیش و آرام
کے ساتھ گذر کرین اور جو کچھ پڑہین یا پڑہاوین معہ ارتھ گیان یعنی معہ معنی اور
مطلب کے پڑہین اور پڑہاوین ورنہ مصرعہ - چار پا یہ بر و کتابے چند - کیونکہ
یہ رگوید کا منتر ہے

ऋचो ऽक्षरे परमे व्योमन्यस्मिन्देवा ऽअधि विश्वे
निषेदुः यस्तन्नवेद किमृचा करिष्यति यइत्तद्विदु
स्तइमे समासते ॥ ऋ० मं०१ सु० १६४ मं० ३६

ارتھ - جس ودیا یک ابناشی پرمیشور مین سب دیوان اور پرتہوی

سے لیکر سورج وغیرہ سب لوک (استہت) قائم ہین جس مین سب ویدونکا
خاص کام ہے اوس پرمہ پرماتما کو جو نہین جانتا وہ رگوید وغیرہ سے
کچھہ فائدہ نہین اوٹھا سکتا ہے لیکن جو ویدون کو پڑہکر ودوان ہوگی ہو کر
اوس برمہ کو جانتا ہے وہی پرمیشور مین (استہت) قائم ہو کر (موکش)
نجات کو حاصل کرتا ہے اسواسطے جو کچھہ پڑہنا پڑہانا ہو معہ (ارتہہ گیان)
یعنی مطلب اور معنی کے ساتہہ ہونا چاہیئے۔ اور ودّیا دان ہر ایک
اقسام دان مین اوتم دان ہے۔

सर्वेषामेव दानानां ब्रह्मदानं विशिष्यते। वार्यन्न
गौमहीवासस्तिलकंचन सर्पिषाम् ॥ मनु०॥

ارتہہ۔ دنیا مین جسقدر (دان) خیرات از قسم غلہ وپانی زمین اور
پارچہ ہاے وسونا تل گھی وغیرہ ہین ان سب دان مین ودّیا دان نہایت
اوتم دان ہے۔ اسلئے جہان تک ممکن ہو ودّیا دان کرنا اور کرانا چاہیئے
۔ اور مخفی نرہے کہ آغاز برہمہ چریہ آشرم ہی سے موافق (اپدیش) ہدایت
والدین یا (اچاریہ) معلم کے روزمرہ بلاناغہ گائتری منتر معہ ارتہہ کے جاپ
اور یوگ ابہیاس (پرانایام) اور اگن ہوتر ویدک کرم کرنا وکراتا چاہیئے
جس سے روز بروز ترقی (ودّیا) علم۔ (بدہی) عقل۔ (استہتی من)۔
استقلال دل ہوتا جاوے۔ یہ گائتری منتر ہے

ओ३म भूर्भवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गोदेव
स्यधीमहि धियोयोनः प्रचोदयात ॥ यजु० अ०
३६ मं० ३॥

ارتہہ۔ (اوم) جو اکار۔ اوکار۔ مکار۔ تین حروف ملکر ایک وم

شید ہے وہ پرمیشور پرم آتما کے سب نامون مین افضل اور اعلیٰ درجہ کا نام ہی اور جیسے
پتا پوتر کا سنیندہ ہوتا ہی ویسا ہی اس نام سے پرمیشور کا سنیندہ ہی اور اس ایک نام سے
پرمیشور کے کل نامون کا بودہ ہوتا ہے جیسے (اکار) سے بیراٹ۔ جو سب جگت
یعنی تمام عالم کا (پرکاشک) مظہر ہے (اگنی) جو گیان سروپ اور سربیاپک
ہو رہا ہے۔ (وشوہ آد) جس مین تمام دنیا (بیاپہہ) قیام پذیر ہے۔ یہہ
مطلب حرف اکار سے جاننا چاہیئے۔ اور (اوکار) سے (ہیرنہ گربہہ)۔
جس کی (گربہہ) اندر پرتھوی سے لیکر آفتاب تیجو تک کل قائم ہین (بایو)
جو غایت درجہ قوت والا اور تمام عالم کا کشش کرنے والا ہے (تیجسوہ آد)
جو پرکاش سروپ اور سب جگت کا پرکاشک ہے یہ مطلب حرف اوکار سے
جاننا چاہیئے۔ اور (مکار) سے ایشور جو کل دنیا کا پیدا کرنیوالا اور سب
طرح کا طاقت رکھنے والا اور کل عالم کا مالک اور عادل ہے۔ (اوشتہ)
جو حادث اور فانی نہین ہے۔ (پراگ آد) جو گیان سروپ اور ہمہ دان
ہمہ صفت موصوف ہے۔ یہ معنی حرف مکار سے خیال کرنا چاہیئے۔ یہ مختصر
اوم کا ارتھ لکھا گیا ہے۔ اب تینون مہا بیاہرتیون کا مختصراً ارتھ تحریر کیا
جاتا ہے۔ اول (بھو) جو تمام عالم کے زندگی کا سبب اور پران سے
بھی پیارا ہے اسلیئے پرمیشور کا نام بھو ہے۔ (بھوہ) جو کوشش کرتے ہوے
خواستگار موکش کے ہین اونکو اور عبادت کرنے والے نیک اعمال والونکو
کل تکالیف سے جدا کرکے مدام آسائیش و آرام مین رکھتا ہے اسوجہ سے
پرمیشور کا نام بھوہ ہے۔ (سوہ) جو تمام دنیا مین وبیاپک ہو کر تمام اہل عالم
کو اپنے اصول مین رکھتا ہے اور تمام جہان کا قیام گاہ اور مخزن آسائیش
ہے اس سبب پرمیشور کا نام سوہ ہے۔

اب گائتری منتر کا ارتھ معارض بیان میں لایا جاتا ہے

(سوبیتو) جو تمام دنیا کا پیدا کرنیوالا اور (ایشورج) دولت ثروت کا دنیوالا ہے۔ اور (دیوسیہ) جو تمام (جیون) ارواح کا مظہر اور تمام عیش و آرام کا دینیوالا ہے (ورینم) جو نہایت قابل قبول (بھرگو) جو شدہ و گیان سروپ ہے (تت) اوسکو (وہی مہی) ہم لوگ بڑی محبت و عبادت سے یقین کرکے اپنے روح میں قائم اور داخل کرین کیونکہ (یہ) وہ جو حسب توصیف بالا پرمیشور ہے (نہ) ہمارے (دہی) بدہیون کو (پرچودیات) کرپا کرکے تمام برائیون سے علیحدہ رکھے اور نیک اعمالون مین رجوع کرے۔ اسلیئے لازم ہے کہ ست چیت آنند سروپ پرمیشور کے ہمیشہ استھتی۔ اپاستنا۔ پرارتھنا کیا کرین تاکہ دہرم ارتھ کام موکش جو جسم انسانی مثل درخت کے چار میوے نہایت لذیذ و مفید ہین حاصل ہوویں۔

اب یوگ بھیاس (پراتایام) کا منتر تحریر کیا جاتا ہے۔

ओं भुः ओंभुवः ओंस्वः ओंमः ओंजनः ओंतप :

ओंसत्यम ॥ तैति० प्रपा० १० अनु० १७ ॥

ارتھ (اوم) بھو۔ بھوہ۔ سوہ) انکا ارتھ گائتری منتر مین لکھدیا گیا ہے۔ (مھا) سب سے بڑا اور سب کا (پوجنیہ) قابل پرستش ہونے سے پرمیشور کو مھ کہتے ہین (جنہ) سب جگت کا (اتپادک) خالق مخلوق ہونے سے پرمیشور کو جنہ کہتے ہین (تپہ) دوسٹو نیر سنتاپ کاری یعنی بدکردارون کیلئے سزا دہندہ ہونے سے پرمیشور کو تپہ کہتے ہین (ستیم) ابناشی یعنی حدوث و فنا سے مبرا ہونے کی وجہ سے پرمیشور کو ست کہتے ہین۔ زیادہ جہانتک

ہوسکے کثرت مہارت یوگ ابھیاس (پرانا یام) کی کرنی چاہیئے مگر تین مرتبہ سے کم تو کسی حالت مین نہین کرنی چاہیئے - یک جا سے تنہائی پاک و صاف مین موافق قواعد آسن لگاکر پہلے حسب تفصیل ذیل منتر سے تین مرتبہ پانی لیکر اچمن کرے اگر باتفاق وقت پانی دستیاب نہو سکے تو کچھہ چندان ضرورت نہین ہے کیونکہ یہہ صرف گلے کے کف وغیرہ کے دور کرنے کے واسطے ہی

ओं शन्नो देवीरभीष्टय आपोभवन्तुपीतये॥ शंयो

रभिस्रवन्तुनः॥ यजु० अ० ३६ मं० १२

ارتھہ - سب جگت کا پرکاشک سب کو انند کا دینے والا سرو ویاپک ایشور حسب مراد او رمقاصد آنند کے لیئے پورن آنند پراپت ہونے کے لیئے ہمکو کلیان کاری ہووے اور وہی پرمیشور ہمپر سکھہ اور آنند کی بارش کرے اسی طرح پر اس پرس اندری منتر مارجن منتر کیس چوٹی بال بندہن منتر اگھمرشن منتر ہین جس کا مطلب یہہ ہے کہ یوگ ابھیاس (پرانا یام) - کرتے وقت کسی قسم کی السی او رتساہلی نہ ہو اور سر کے بال ادھر ادہر اودہر نہ ہوجاوین جس مین تبدیل خیالات وغیرہ ممکن ہے - پورے پورے طور پر شائقین ملاحظہ او رعمل کیا چاہین تو پنچ مہایگیہ ستہ ہیا و یاشن و دہی و ست ارتہہ پرکاش کتاب مولفہ سری سوامی دیانند جی مہاراج سرستی کو معائنہ فرماوین جسکو سری سوامی جی مہاراج نے بغرض فوائد ہر خاص و عام روزمرہ پوجہ پاٹہہ ویدک کرم کے لئے وید مقدس سے منتخب کرکے علیحدہ کتاب تیار کر دیا ہے اور نہایت آسانی یہہ ہے کہ اول وید منتر بعدہ سنسکرت ارتہہ زان بعد بھاشا ہندی مین ارتھہ تحریر فرمادیا ہے جس سے باسانی ہر شخص پڑہ اور سمجھہ سکتا ہے - اب (پرانا یام) یوگ ابھیاس کے فوائد او رترکیب تحریر کی جاتی ہے -

योगाङ्गानुष्ठाना दशुद्धिक्षये ज्ञानदीप्तिराविवेक
ख्यातेः॥

یہ یوگ شاستر کا سوتر ہے - ارتھ - یوگ ابھیاس یعنی پرانا یام کے کرنے سے روز بروز من یعنی دل کی بیکاری یعنی کسافت کا ناش یعنی نیست و نابود ہوتا جاتا ہے اور گیان یعنی علم کی ترقی ہوتی جاتی ہے بتائید اسکے منو مہاراج فرماتے ہین -

दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः। तथेन्द्रि
याणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात॥ म०

ارتھ - جیسے دہات یعنی لوہا وغیرہ آگ مین تپانے سے مل آدی یعنی کسافت وغیرہ جلکر خالص دہات یعنی لوہا وغیرہ صاف ہو جاتا ہے اوسیطرح پر یوگ ابھیاس یعنی پرانا یام کرنے سے من آدی یعنی دل وغیرہ کے بیکار یعنی کسافت کا ناش یعنی نیست و نابود ہو کر جیو آتما یعنی روح تر مل یعنی کسافت سے صاف ہو جاتا ہے - ترکیب پرانا یام یہ ہے -

प्रच्छर्दनविधारणाभ्यां वा प्राणस्य॥

یہ یوگ سوتر ہے - ارتھ - جیسے قے ہونے مین جلد غذا و پانی باہر نکل جاتا ہے اوسی طرح پر پران یعنی ہوا سے اندرونی کو بقوت تمام باہر نکال کر باہر ہی جہان تک ممکن ہو روک دیوے اور جب باہر نکالنا چاہے تب مول اندری کو اوپر کھینچے رہے اس طرح پر پران یعنی ہوا باہر زیادہ ٹھہر سکتا ہے - یہ پہلا پرانا یام ہے اور جب گھبراہٹ ہو تب آہستہ آہستہ ہوا کو اندر لیکر پھر بھی جہان تک ممکن ہو اندر ہی روکے رہے یہ دوسرا ہے اس طرح پر جہان تک قوت و خواہش ہو کرتا جاوے مگر تین مرتبہ سے کم نکرے زیادہ

جہان تک ہوسکے مہاورہ و عادت کرے اور تیسرا یہ ہے کہ اگر باہر ہے تو باہر ہی روک دیوے اور چوتھا یہ ہے کہ اگر اندر ہو تو اندر ہی روک دیوے یعنی جہان سے تہان روک دیجاوے۔ اسطرح پر کرنے سے من یعنی دل و اندریان یعنی حواس ظاہری و باطنی بھی اپنے اختیار مین ہوجاتے ہین و قوت زیادہ ہوکر بدہی یعنی عقل نہایت تیز و باریک بین ہوجاتی ہے جس سے نہایت مشکل و باریک باتون کو بھی جلد سمجھ لیتے ہین و قواء جسمانی و روحانی بڑہنے سے جیت اندری یعنی ضابطہ حواس ظاہری و باطنی ہوکر چند عرصہ مین عالم و فاضل کل شاستر و غیرہ کا ہوجاتا ہے۔ اسیطرح پر استریان یعنی زنان بھی یوگ ابھیاس یعنی پرانا یام کو کرین۔ کیونکہ اس سے جیوآتما یعنی روح و من یعنی دل پوتر یعنی پاک و استھر یعنی مستقل ہوجاتا ہے۔

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति ॥ विद्या
तपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुद्ध्यति ॥ मनु०

یہ منو مہاراج فرماتے ہین سارتھ۔ جل سے شریر یعنی جسم کی بیرونی اجزاء و نیک کرداری سے من یعنی دل و ودیا یعنی علم و تپ یعنی عبادت (تکالیف ہر اقسام کی اوٹھانی پر بھی دہرم یعنی نیک ہی کے عادی ہونے) سے جیوآتما یعنی روح گیان یعنی علم پرتہوی (خاک) سے لیکر پرمیشور (پروردگار) تک اشیاء کے امتیاز سے بدہی یعنی عقل پوتر یعنی پاک ہوجاتے ہے اور انسان یوگ ابھیاس یعنی پرانا یام کے کثرت مہارت سے درجہ کمالات کو پہونچتا ہے اور چار سو برس تک جسم موجودہ کو بہ قوت یوگ ابھیاس یعنی پرانا یام کے قائم رکھہ سکتا ہے اور یوگ ابھیاس یعنی پرانا یام کے زیادہ ایام کثرت مہارت سے اول بذریعہ دہارنا و دہیان کے اتم گیان یعنی [illegible]

شناسی بعدہ بذریعہ سمادہ او ستھا کے برہمہ گیان یعنی خداشناسی ہوتی ہے وہی حالت پرمیشور پراپتی جسکو موکش یعنی نجات کھتے ہین ہوتی ہے اوسوقت دنیا کو محض لغو و تماشا خیال کرتا ہے و خالق برحق کو سمادہ ہست اوستھا یعنی حالت مراقبہ استغراق ہوکر ہر جگہہ و ہر شے مین دیکھتا ہے۔ بقول شخصے۔ کان راکہ خبر شد خبرش باز نیاید۔ واضح ہو کہ واسطے حصول اشیاء موجودہ دنیاوی کی ہزارہا اقسام کی محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے تو بھی میسر و نصیب نہین ہوتی نہ کہ پرمیشور پراپتی یعنی خداشناسی کے لئے جوکہ بالکل عدم وجود و لا پتہ لامکان ہے آسان طریقہ ہوسکتا ہے کبھی نہین نہایت مشکل و دشوار گذار ہے۔ بقول۔

بجہان در ہمیشہ پید آئی لیک در چشم من نمی آئی
ایکہ در ہیچ جا نداری جا بوالعجب ماندہ ام کہ ہرجائی

اب سامان و فوائد ہون تحریر کئے جاتے ہین

ॐ भूरग्नये प्राणाय स्वाहा। भुवर्वायवेऽपानाय स्वा
हा। स्वरादित्याय व्यानाय स्वाहा। भूर्भुवः स्वरग्निवा
य्वादित्येभ्यः प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा॥

(اوم بہور بہوہ پرانہ وغیرہ) سب نام پرمیشور کے ہین اسکا ارتھ پہلے کہہ چکے ہین۔ سواہا۔ کا ارتھ یہہ ہے کہ جیسا گیان جیوآتما مین ہو ویسا ہی زبان سے بولی جاوین برخلاف نہین۔ جیسے پرمیشور نے انسان ہی کی آسایش و آرام کے واسطے کل اشیاء دنیا کو پیدا کیا ہے اوسی طرح پر انسان کو بھی ہون وغیرہ سے دنیا کا اوپکار کرنا چاہیئے یہ ظاہر من الشمس ہے کہ تندرستی اہل عالم و نیز پیدائش غلہ جات وغیرہ اشیاء کے لئے

دو چیز مقدم ہین۔ اول آب۔ دوم ہوا۔ ان دونون کے عمدہ ہونے سے
عمدگی و خراب ہونے سے خرابی واقع ہوتی ہے۔ بنابران ہوا کی صفائی
کی دو خاص تدبیرین ہین اول اندہی کا چلنا دوم ہوامین خوشبودار اشیاء
کا ملانا اور آندہی کے لئے خاص وجہ آگ ہے یعنی افتاب کے گرمی سے
شعاعین ہوا کے ذرونکو منتشر کرکے ایک جگہہ کی ہوا کو ہلکی کرکے دوسری
جگہہ کے ہوامین شامل کردیتے ہین اور اون کی جگہہ دوسری ہوائین آتی
ہین اور ایک جگہہ کی ہوائین دوسرے جگہہ کی ہواؤن سے ٹکر کہانیکی وجہ
سے بڑے زور شور سے چلنے لگتی ہے اور آگ کا خاصہ طبعی یہ ہے کہ ہر شے
پر اپنا پورا اثر کرکے اون کے ذرون کو پریشان کردیتی ہے اور اسی کے
خاصیت سے رفتار ہوا کی ہوتی ہے اور وہ ٹکرون کے لگنے سے آندہیان
آنے لگتی ہین۔ اشیاء خوشبودار وغیرہ جو کہ ہون آگ مین ڈالے جاتے ہین
اونکے بیان فوائد مین طوالت لہذا اسی قدر پر کفایت۔ گھی۔ کیسر۔ کستوری
اگر۔ تگر۔ سوگندہ بالا۔ چھڑ چھڑیلا۔ روزمرہ کے لئے گھی کم سے کم دونون
وقت مین آدہ پاؤ اور اسی کے موافق دیگر اشیاء ضرور ہونا چاہئے مگر
کسی تقریب وغیرہ مین کم سے کم ڈہائی سیر پختہ سے گھی کم نہونا چاہئے
اور بمقدار اسکے دیگر اشیاء ہونا چاہئے۔ وید منتر مذکورہ بالا وغیرہ
گائتری وغیرہ سے ہونا چاہئے کیونکہ اصل بیج ان سب اوتم افعال کے
وید ہین لہذا اصل بیج کو کبھی چھوڑنا نہ چاہئے کیونکہ اصل کے نہ رہنے سے
نقل بھی نہین ہوسکتا ہے۔ واضح ہو کہ جو اشیاء آگ مین جلائے جاتے
ہین اونکے ذرے جدا جدا ہلکے ہو کر ہوامین ملجاتے ہین اور یہ مسلمہ ہے
کہ ہلکی چیز اوپر کو جاتی ہین اور بہاری نیچے کو گرتی ہین جیسے تیل ہمیشہ

پانی کے اوپر بوجہ ہلکا ہونے کے رہتا ہے اوسی طرح پر اشیاء آگ مین
جلانے سے نیست و نابود نہین ہوتی بلکہ تبدیل صورت ہو کر ہوا مین پہنچاتے
ہین اور جو آگ مین جلکر دہوان ہو کر اوڑتا ہے وہ تو ضرور ہی ہوا مین ملتا ہی
اب وہ صاف ہوائین جہان جہان ہوائون مین ملتی جاویگی وہان کی نجس
خراب بدبودار ہوا بھی خوشبودار ہوتی جاویگی اور پہر اوس سے جو بادل یعنی
ابر ہوگا اوس سے صاف اور عمدہ پانی کی بارش ہوگی اور اوس صاف
اور عمدہ پانی سے غلہ صاف و نباتات وغیرہ عمدہ پیدا ہونگے غرضکہ کل اشیاء
متحرک و غیر متحرک کو فوائد عوام حاصل ہون گی زمانہ سابق مین یہی
وجہ تھی کہ کل اشیاء عمدہ و پر فوائد ہوتے تھے کبھی قحط وغیرہ کا نام بھی نہین
سنا جاتا تھا اور انسان و حیوان کل نہایت فہیم و شہیم زور آور صاحب
اقبال تندرست ہوتے تھے۔ یہ تو مشہور ہر خاص و عام ہے کہ زمانہ سلف
مین راجہ سے لیکر پرجا یعنی رعایا تک خانہ بخانہ جگ یعنی ہون ہوا کرتا تھا
یہان تک کہ فقیر فقرا بھی جگ یعنی ہون جنگل مین بھی کرتے تھے جسکے فوائد
مذکورہ بالا ہوتے تھے۔ یہ کسقدر قابل افسوس بات ہے کہ اس وید ک
کرم کو یہان تک فروگذاشت کر دیا کہ مردہ جلانے مین بھی کہ جہان سخت
بدبو کی بھرمار ہوتی ہے کسی قسم کی خوشبودار چیز نہین ڈالتے برائے نام ذرا سے
گھی و تھوڑا سا چندن کی لکڑی سے مردہ کے مغز کا مانس بگھارتے ہین
جسکا نام کپال کریا رکھا گیا ہے نہایت افسوس تو یہ ہے کہ بڑے بڑے
امیر کبیر راجہ مہاراجہ و سیٹھ ساہوکار بھی اس امر کا کچھ خیال نہین فرماتے
تکبر کے فقیر ہو رہے ہین حالانکہ مردہ جلانے کے وقت ضرور ہی اشیاء
خوشبودار و گھی وغیرہ مطابق احکام وید مقدس کے ڈالنا چاہیئے ان

سب دینی و دنیاوی امور کی پوری ترکیب سنسکار ودہی مولفہ سری سوامی دیانند سرستی مین مندرج ہین شائقین ملاحظہ فرماسکتے ہین - اگر اب سے بھی کل کارروائی موافق وید مقدس عمل مین لائے جاوین تو ست جگ کے فوائد کل بجنسہ حاصل ہوسکتے ہین مگر کس سے کہین -

اب پرمیشور کی استتی پرارتھنا اوپاشنا لکھی جاتی ہے

استتی کرنے سے پرمیشور مین پریم یعنی محبت کا ہونا - اوسکے گن کرم و سوبہاو سے اپنا بھی گن کرم سوبہاو کا درست کرنا - پرارتھنا سے (غرور کا نہونا) اُتشاہ (شوق) اور سہاے (مدد) کا ملنا - اور اُوپاشنا سے پرمیشور پرماتما سے میل وساکچھات کا ہونا - (خداشناسی واوسکے پرتو کا نمودار ہونا) ہوتا ہے اس سے یہ تینون کام ضرور ہی کرنا چاہیے -

सपर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरꣳ शुद्धमपा
पविद्धम् कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भुर्याथातथ्य
तोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः ॥१॥ यजु० अ० ४० मं० ८

یہ یجروید کا منتر ہے - ارتھ - اول استتی پرمیشور کی - وہ پرماتما سب مین بیاپک بلوان اور شگہرکاری جو شدہ سب کا انتریامین سرب اوپر براجمان سناتن و سویم سید ہ پرمیشور اپنے جیو ستاتن انادی پرجا کو اپنے سناتنی ودیا سے جتھاوت ارتھون کا وید کے ذریعہ سے بودہ یعنی تشفی کرتا ہے - یہ سگن استتی کہلاتی ہے یعنی جس گن کی سہت پرمیشور کی استتی کیجاوے وہ سگن کہلاتی ہے - اور جس جس راگ دولیشادی

گن سے علیحدہ قائم کرکے پرمیشور کی استتی کیجاوے وہ نرگن استتی کہلاتی ہے جیسے وہ کبھی شریر (جسم) مین آتا یا جنم نہین لیتا جس مین چھدر نہین ہوتا و ناڑسی وغیرہ کے بندہن مین بھی نہین آتا اور کبھی تہتیا چرن (بدافعالی) نہین کرتا اور جس مین کلیش ودکھ اگیان (بے علمی) کبھی نہین ہوتا۔ اس سے اپنے گن کرم سوبہاو بھی درست کرنا چاہیئے۔ اب پرارتھنا یہ ہے۔

यामेधां देवगणाः पितरश्चोपासते । तयामाम द्य

मेधयाऽग्ने मेधाविनं कुरु स्वाहा ॥ यजु० अ० ३२ प० १३

ارتھ۔ ہے اگنی یعنی پرکاش سروپ پرمیشور آپ اپنے کرپا سے جس بدہی کی اوپاسنا و ودان گیانی اور جوگی لوگ کرتے ہین اوسی بدہی یوکت ہمکو ایسی پرماتمان سمے (حالت موجودہ) مین بدہی مان کیجئے آپ پرکاشمان ہین مجھہ مین بھی پرکاش استھاپن کیجئے۔ آپ انت پراکرم یوکت ہین کرپا کرکے مجھکو بھی پورن پراکرم والا کیجئے۔

अपां समीपे नियतो नैत्यिकं विधिमास्थितः ॥ सावित्री

माप्यधीयीत गत्वारण्यं समाहितः ॥ मनु०

ارتھ۔ جنگل یا جاے تخلیہ مین یا جل کے نزدیک بیٹھہ کر حواس ظاہری و باطنی کو ایک طرف کرکے نتیہ کرم کو کرتا ہوا ساوتری یعنی گائتری منتر معہ ارتھ کے جاپ کرے اور موافق اوسکے ارتھ کے اپنے چال چلن کو بھی درست کرے مگر یہ عمر طفولیت ہی سے کرے اور اگن ہوتر وودوان ست پرشون کا ستسنگ ہمیشہ کیا کرے۔ سندہیا اور اگن ہوتر وغیرہ سیایم پراتہہ (صبح و شام) دونون وقت کرے۔ واضح ہو کہ سندہیہ کے معنی ملنے کے ہین یعنی رات و دن کے یکجا ہونے کو سندہیہ کہتے ہین اور یہ صبح و شام

ہوتا ہے اور ایک گھنٹہ سے کم نکرے اور جیسے جوگی لوگ سمادہیت
ہوکر پریشور پر ماتما کا دہیان اوپاشنا پرارتھنا کرتے ہین اوسی طرح پر
حسب مذکورہ بالا روزمرہ بلا ناغہ کیا کرے
اور بعد طلوع آفتاب و قبل غروب آفتاب اگن ہوتر کرنیکا وقت ہے
ایک کسی دہات یا مٹی کے اوپر کے طرف بارہ یا سولہ انگشت مربع اوسیقدر
گہرا و نیچے کیطرف تین یا چار انگشت مربع بنا کر اوس مین چندن یا پلاس
وغیرہ عمدہ لکڑیون کی لکڑی رکھے اوسکے بیچ مین آتش ڈالکر روشن کرے
بعدہ روغن زرد وامبہ کے پتے سے یا کسی چمچ دہات یا لکڑی کا بنا ہوا ہو
اوس سے وید منترون کے ذریعہ اگن مین ڈالتا جاوے اور آخر منترون مین
شوا ہا شبد اوچارن کرے اور گھی کو اچھی طرح آگ مین تپا کر چھان کرکے
بعدہ ہون کرنا شروع کرے۔

اب پچھیہ آشرم ختم کرکے گرہست آشرم کا بیان کیا جاتا ہے

مژدہ ہو کہ او دہر سے نوجوانان نیک خصال راست افعال رنگ
توانا ہے و روغن رعنائے لگائے تاج علوم و جامہ فنون سے آراستہ
نشہ جوش عالم شباب مین سرشار و لذات دنیاوی کے خواستگار بصد
شان و شوکت سیر و تماشائے گلستان عالی تنزلت کرتے ہوے اور ادہر سے
معشوقان حور تمثال مہوشان حسن جمال میوہ ہائے درختان چمنستان جوانی سی مالامال
نشہ جوش لذات جسمانی مین مخمور و خواہشات روحانی مین معمور زیورات علوم
و پوشاکات فنون سے پیراستہ بصد ناز و انداز جوہر دلیری دجبین

دلفریبی و یکہاتی ہوئین گرہست آشرم مین وارد ہوکر اپنے والدین و متعلقین
کو دیدار چہارچشمی و رفتار نیک چلنی و گفتار خوش بیانی سے شاد کرتے ہین
یعنی بعد اختتام ایام برہمچریہ آشرم کے لڑکے و لڑکیان باجارت آچاریہ
یعنی معلم اپنے والدین کے گہر آکر باہم پرشنتا و پریکہیا وقد یا یعنی رضامندی
و امتحان عالمیت کے ساتہہ شومیر یوکت شادی کرکے ہر ایک طرح کی آنند
یعنی عیش و عشرت دین و دنیاوی حاصل کرین۔

यथानदीनदाः सर्वे सागरे यान्ति संस्थितम ।। तथैवाश्र
मिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति संस्थितम ।।२।।
यथा वायुं समाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्वजन्तवः ।। तथागृह
स्थमाश्रत्य वर्त्तन्ते सर्व आत्मा : ।।२।। मनु०

یہ منو مہاراج فرماتے ہین - ارتہہ - جیسے ندی و بڑے بڑے دریا
اوسوقت تک بہتے یعنی روان رہتے ہین جب تک دریاے عظیم لسان
سمندر کو نہین پاتے اوسی طرح پر گرہست ہی کے امید پر کل آشرم یعنی
فرقہ قیام پذیر رہتے ہین بغیر اس آشرم یعنی فرقہ کے کسی آشرم یعنی فرقہ کا کچہہ
کام نہین چلسکتا اور برہمچاری و بانپرست و سنیاس تینون آشرمون
یعنی جماعت کو گرہست ہے غلہ و غذا بطور خیرات کے دیکر ہمیشہ پرورش
و پرداخت کرتا ہے اسیوجہ سے گرہست آشرم سب سے نہایت اوتم
یعنی عمدہ آشرم یعنی فرقہ ہے۔ جسقدر امور دنیاوی ہین کل متعلق ایسے
آشرم یعنی فرقے کے ہین کیونکہ اگر گرہست آشرم یعنی جماعت نہووے تو
پیدائش انسان کی نہونے سے کوئی آشرم یعنی فرقہ کہان سے ہوسکتا ہے
بنا برین موکش یعنی نجات و آسایش دنیاوی کی خواہشات کرتا ہو کوشش

کرکے گرہست آشرم کو ضرور قبول کرین مگر اوسیوقت گرہست آشرم مین آسایش و آرام ہو سکتا ہے جبکہ استری و پرش یعنی عورت و مرد دونون ہر ایک امور مین واقف کار و ذیعلم و اہل ہنر و باہم رضامند ہون اور حقیقت مین کل نتائج و فوائد برہمچریہ آشرم و شوئمبر کے نکت ہواہ (شادی برضامندی فریقین) کے گرہست آشرم ہی کے عیش و آرام و نیک انجام کے لئے ہین۔

ब्रह्मचर्येण कन्या युवानां विन्दते पतिम ॥ अ० वे० का०

११ प्र० २४ अ० ३ मं० १८

یہ اتھرب وید کا منتر ہے۔ ارتھ۔ جسطرح سے لڑکے برہمچریہ آشرم سے تمام علوم عمدہ لیاقت حاصل کرکے اپنے پسند و موافق مزاج کے سندر یعنی خوبصورت و ذیعلم عورتون کے ساتھ شادی کرلیتے ہین اوسی طرح سے لڑکیان بھی برہمچریہ آشرم کرکے تمام وید آدی ست شاستروں کو پڑھ کر عالم شباب مین موافق مزاج اپنے خوشی سے ذیعلم و پورن جوبا اوستھا پرش کے ساتھ شادی کرین۔

सन्तुष्टो भार्यया भर्ता भर्त्रा भार्या तथैव च ॥ यस्मिन्नेव

कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम ॥ मनु०

منو مہاراج فرماتے ہین۔ ارتھ۔ جس خاندان مین عورت سے مرد و مرد سے عورت یعنی زوجہ سے شوہر و شوہر سے زوجہ خوش رہتے ہین اوس خاندان مین ہمہ نعمت دولت و اقبال موجود رہتے ہین و جس خاندان مین شوہر زوجہ سے باہم نفاق و تکرار رہتا ہے وہان مفلسی و بداقبالی وغیرہ کے تشریف آوری کا جلوہ ہوتا ہے۔

सदा प्रहृष्टया भाव्यं गृहकार्येषु दक्षया ॥ सुसंस्कृतोप

स्करया व्यये चामुक्तहस्तया ॥ म०

منو مہاراج فرماتے ہین۔ ارتھہ۔ استری یعنی عورت کو چاہیئے کہ بہت خوشی و ہوشیاری کے ساتھہ امور خانہ داری کو انجام دیوے و صفائی مکان و سامان و اشیاء خانہ داری کو عمدہ طور سے رکھین و طعام وغیرہ اس ڈھنگ کی کے ساتھہ مثل فائدہ بخش ادویہ کے تیار کرادین کہ جس سے کسی قسم کا عارضہ وغیرہ چھوا تک یعنی روگ کو نہ ہو سکے و حساب جمع خرچ وغیرہ صحیح طور پر اپنے شوہر یا دیگر اہل خاندان جس سے متعلق ہو سمجھا دیا کرین اور ملازمان سے بھی کار متعلقہ ٹھیک طور پر لیا کرین جس سے امور خانہ داری و دیگر مراتب مین کسی قسم کا نقص و فتور واقع نہ ہووے۔ و فریقین باہم رضامندی و خوشی کے ساتھہ اپنا اپنا کار متعلقہ دینی و دنیوی کو انجام دیوین۔ اور گربہہ استھاپن بھی موافق طریقہ سنسکار بدہی مولفہ سری سوامی دیانند جی سرسوتی کے کرین مختصراً بیان بھی تحریر کیا جاتا ہے کہ آغاز رجوسلادہرم یعنی روز حیض سے ۱۶ یوم رت کال یعنی وقت جماع عمدہ ہے منجملہ اوسکے چار یوم حالت حیض تک قطعی ممانعت ہے و نیز ایکادشی ۱۱ و تیرہ دشی ۱۳ کو تیاگ کرکے صرف دس ۱۰ یوم گربہہ استھاپن کے لیئے اوتم ہے اوس مین مرد کی ویریہ یعنی آب منی زیادہ ہونے سے لڑکا و عورت کا بیج زیادہ ہونے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے و دونون کے مساوی ہونے سے نپشنک یعنی نامرد و دونون کے کم ہونے سے کچھہ نہین پیدا ہو سکتا۔ و زمانہ سلف مین موافق طریقہ مقررہ مذکورہ بالا کے عمل درآمد ہونے سے کیسے کیسے شوربیر بل پراکرم والے و صاحب اقبال و تعلیم و اہل ہمت و جرأت پیدا ہوتی تھی کہ جنکی حکایات کتب متعدد سنسکرت و بہاشا مین موجود ہین زمانہ حال مین جو کہ اوڈیا یعنی بے علمی کے (اندہکار) تاریکی مین مدہوش حالت خواب غفلت مین سو رہے ہین اور

جن کی آنکھین اب بھی باوجود روشنی علوم کی نہین کھلتین لڑکیون کا پڑھنا پڑہانا سخت معیوب سمجھتے ہین بلکہ گمان سراپا بہتان بدچلنی کا دہرتے ہین حالانکہ وہ دوان یعنی اہل علم ہونے کا نتیجہ بدچلنی ہرگز نہین ہوسکتا بلکہ وید مقدس و نیز ست شاسترون مین بجز ہدایت تعلیم نسوان کی ممانعت کا نام بھی نہین پایا جاتا مگر جہالت و بیرحمی کا کیا جواب ہوسکتا ہے۔ ذرا بھی پردہ جہالت وہٹہ دہرمی چشم مبارک سے ہٹادین تو البتہ ملاحظہ فرمادین کہ پرمیشور دیاھی پیتا مالک کونین اشیا موجودارین مثلاً آفتاب ماہتاب آب وہوا و غلہ جات و دیگر اشیار لاانتہا کو ہر انس وجان کے فوائد وحصول مقاصد کے لئے بلا تخصیص و ترجیح ایجاد و اظہار فرمایا ہے اور ہر انس وجان کے لئے کل اشیار کے نتایج و فوائد یکسان رکھے گئے ہین تو نتیجہ علوم اہل اناث کے لئے متغایر وبد کیسے ہوسکتا ہے بلکہ ہر فرقہ ہاے اہل عالم مین اہل علم سے رغبت وجاہلون سے نفرت کے لئے سخت تاکید ہے۔

زجاہل گریزندہ چون تیر باش ‌ ‌ نہ آمیختہ چون شکر شیر باش

بلکہ پرتھوی سے لیکر پرمیشور تک کے جتنا رتھہ گیان (خاک سے لیکر پروردگار تک صادق العلمی) کا دارمدار اور علم ہی کے رکھا گیا ہے جیسے۔

چو شمع از پے علم باید گداخت ‌ ‌ کہ بے علم نتوان خدارا شناخت

پس فرماے تو کیا بیچارے لڑکیان ایسے قابل عتاب ہین کہ خطاب جاہل سے موسوم کیجاوین اور فواید خداداد سی ناکامیاب ہوکر نعمت عظمی سعادت عقبی سے محروم رکھی جاوین یہ ہرگز نہین کسقدر قابل شرم اور افسوس ہے کہ کہ فریق اول عاقل و فریق ثانی جاہل جو ہر دم وہر لحظہ کے شریک و مددگار و جمیع کل امور خانہ داری کا بار خصوصاً بچون کی پرورش کا کل دار مدار پس لوجہ جہالت

باہم رنج و تکرار کا جلوہ رہتا ہے۔ افسوس صد افسوس خود از حد قصور روار
و نام عورتون کا ناقص العقل و نابکار رکھتے ہین زمانہ سلف مین عورات
بھی اس ملک کی نہایت عالم و فاضل بوجہ پابندی قواعد مذکورہ بالا کے
ہوتی تھین جن کی شہادت و تائید مین کتب معتبرہ و حکایات مشتہرہ موجود ہین
جیسے کالکا پوران و گارگی پوران و لیلاوتی و نیز ودیادہری جس کی شادی
عداوتاً ایک جاہل کالیداس سے کرائی گئی تھی گو کہ کالیداس کو بھی اوسنے
سنسکرت مین نامی اور لائق کر دیا تھا جن کی کتابین موجود ہین جنکی مصنفانہ
سے اون کی علمیت و فضیلت کا اظہار ہوتا ہے علاوہ لیاقت علمی کے اہل
جرات و فن سپاہ گری مین بھی اہل ہمت ہوتی تھین اور وہی جوش اب تک
کسی قدر عورات خاندان اقوام چھتریان مین چلا آتا ہے دیکھو مہارانی کیکئی جی زوجہ
اولی سری مہاراجہ دسرتھ جی ہمیشہ ہمراہ مہاراجہ صاحب جنگ جدال و قتال مین
موجود رہتی تھین و جلوہ بہادری و جوانمردی دیکھلایا کرتی تہین و نیز قصہ رانی
جسونت سنگھ صاحب خویش مہاراجہ اودیپور و مہارانی پدماوتی وغیرہ مندرجہ
تواریخ و زبان زد ہر مورخ ہے اور چند روز گذرے ہین کہ رانی صاحبہ جہانسی
نے ایام بغاوت مین بمقابلہ گورنمنٹ انگلشیہ کے کیسا کچھ جوش جوانمردی
و بہادری کا دکھلایا تھا جو عورات ملک غیر کی نسبت آج تک تحریری یا تقریری
سماعت پذیر نہین ہوا بخیال طول باقی فضول تصور کیا گیا۔

اب ناظرین اولی الابصار و نازک خیالان عالی وقار و قدر دان متاع بازار
معانی و خریداران جواہرات دکان سخن دانی کو رنگت سامان شوکت بانپرست کی دیکھلاتے ہین

एव ग्रहाश्रमे स्थित्वा विधिवन्स्नातको द्विजः।वनेव
सेत्तु नियतो यथाव द्विजितेन्द्रियः॥

ارتھہ۔ برہمچریہ آشرم کو پورا کرکے گرہست آشرم کا کرنیوالا یعنی چھتری و ویش
گرہست آشرم مین قیام کرے رجوع الیقین حواس ظاہری و باطنی کو ضبط کرکے
کل عیش و آرام دنیاوی کا تارک ہوکر اپنے زوجہ کو ساتھہ لیکر یا زوجہ کو سپرد
اپنے اولاد کرکے معہ سامان اگن ہوتر مضبوط دل ہوکر جنگل مین قیام کرے
و یوگ ابھیاس یعنی پرانایام کے ذریعہ سے پرمیشور پراپتی کا خواستگار رہے
و جنگلی اشیاء از قسم پھل و ساگ و مول و قند وغیرہ سے پنچ مہایگون کو کرے
اور اوسی سے اپنی [illegible] نیز مہاتما و ودوان آئندہ روند کی ستسنگتا یعنی صحبت کرکے
و ہر ایک کا دوست ہوکر کسی سے کچھہ نہ لیوے و آسایش جسمانی کا کچھہ بھی
خیال نہ کرے و اگر زوجہ ساتھہ ہو تو بھی کچھہ خواہش نفسانی نکرے اور
زیر درخت مقیم رہے۔ یہان واضح ہو کہ گرہست آشرم ختم ہونے تک جس کے
لیئے پچاس برس مقرر ہے لڑکا بھی برہمچریہ آشرم ختم کرکے گرہست آشرم
مین آسکتا ہے۔

तपःश्रद्धेये ह्युपवसन्त्यरण्ये शान्ता विद्वांसो भैक्षचर्यां
चरन्तः सूर्यद्वारेण ते विरजाः प्रयान्ति यत्रामृत स
पुरुषो ह्यव्ययात्मा मुण्डक० खं०२ मं०११

یہ منڈوک اپنشد کا منتر ہے۔ ارتھہ۔ سانت و ودوان لوگ یعنی اصحاب
سلیم الطبع تپ یعنی عبادت کے لیئے و دہرم انوشٹھان یعنی نیکو پابند اور راست
کی خواہش کرتے ہوئے خیرات پر قناعت کیئے ہوئے جنگل مین رہتے ہین وہ پاک
وصاف ہوکر اوس پرمیشور پرماتما یعنی رب العالمین کو پاکر پرم انند کو پراپت
ہوتے ہین۔ بخیال طول اسیقدر معقول۔
اب عالمان نیکوکیش و عاقلان دور اندیش سیر گلستان طلسمات

کونین و تماشاے چمنستان ظلمات دارین سے سیر ہو کر شادان و فرحان باشتیاق تمام بنا پر حصول گل مرام ہوکش یعنی نجات ابدی بوستان شاہجہان کے ہر تحفہ جات دار فانی و ہر لذات جسمانی سے موہنہ موڑ و دل توڑ باغبان جاودانی سے لو لگاے سر جھکاے راہ یعنی طریقہ سنیاس آشرم کو قبول کرتے ہیں

वनेषुच विहृत्यैव तृतीयंभागमायुषः॥

चतुर्थमायुषोभागं त्यक्त्वासंगान परिव्रजेत

मनु०॥

بانپرست آشرم کو پچاس برس سے پچھتر برس تک پورا کر کے سنیاس آشرم کو لیوین - واگر بر جہہ چریہ ہی سے خواہشات روحانی ولذات جسمانی کے تارک ہون وحواس ظاہری وباطنی پر پورا پورا قبضہ اختیار کئے ہون تو اوسوقت سے یا جسوقت ایسا ہوا اوسوقت سے ایکدم سنیاس آشرم کو قبول کر سکتے ہین -

यदहर विविरजेत्तद्हरेव प्रव्रजेद्वनाद्वा गृहाद्वा

ब्रह्मचर्यादेव प्रव्रजेत ॥

یہ برہمن گرنتہ کا قول ہے - ارتہہ - جس روز وگیان پیدا ہو گہر یا جنگل سے سنیاس آشرم کو دہارن کرے پہلے سلسلہ وار اسوجہ سے بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ خواہشات دنیاوی ولذات جسمانی و روحانی مین پہنسے ہوے ہین وجن کا فراج بھی استقلال پر نہین ہے ورنہ جو اصحاب پورن وگیوان و خواہشات ظاہری و باطنی کے ضابط ہین یا جو خواہش پر اپکار یا بہبودی ملک کے رکہتے ہین وہ ہروقت سنیاس آشرم کو دہارن کر سکتے ہین اب سنیاسی مہاتماؤن کی دہرم تحریر کئے جاتے ہین -

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत्॥ सत्य

पूतां वदेद्वाचं मनः पूतं समाचरेत॥ मनु० ऋ० ६

یہ منو مہاراج فرماتے ہین - ارتہہ - سنیاسی کو چاہیئے کہ ہر وقت راہ پیمائی نظر زمین پر رکہین ادہرادہر نہ دیکہین و ہمیشہ پانی صاف کپڑے سے چہان کر استعمال کرین و مدام راست بازی سے کام و صداقت سے غیبت و تکذیب سے نفرت و رنج عداوت سے گریز و غصہ سے پرہیز اور ہر وقت بحث مباحثہ کوئی سخت کلامی سے بھی پیش اوے تو بھی ملائمیت سے اپدیش کرین و ہمیشہ ترقی دہرم و ودیا (علم) و بہبودی خلائق کے لیے تمام دنیا مین سفر صورت سفر اختیار کرکے اوپدیش (واعظ) کیا کرین و کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دین و لذات جسمانی و روحانی کا ضابطہ و خواہشات دنیاوی کا تارک ہو کر موکش (نجات) کے لئے بذریعہ یوگ ابہیاس (پرانایام) اپنے تپ (عبادت) کے ترقی مین مصروف رہین - اور ڈنڈ کمنڈل پاس گیروا لبتر (پارچہ) جوگیا بہیس و مونچہہ و ڈاڑہی کے بال صاف رکہین یہی شناخت کے اوصاف ہین مگر یہ یقین رکہنا چاہیئے کہ اس جوگیا بہیس ہی سے سنیاس آشرم کا فرض ادا نہین ہو سکتا بلکہ موکش یعنی نجات کے لئے بذریعہ یوگ ابہیاس یعنی پرانایام کی تدبیر کرتا ہوا اہل عالم کی اعانت و مدد بذریعہ ست اوپدیش و ترقی علوم کی کرین و ہمیشہ پابندی دس اقسام دہرم حسب تفصیل ذیل کے کرتے رہین - اول (دہرتی) مستقل فراج رہنا - دوم (کہما) ثنا و صفت و نندا و شکایت کو ہم وزن و نفع و نقصان توقیر و منزلت وغیرہ کا کچھہ خیال نہ کرے بلکہ تکلیفات کو بھی بآسانی برداشت کرین - سیوم (دم) ضابطہ حواس ظاہری و باطنی یعنی دل کو ہمیشہ افعال بد سے روک کر افعال نیک کے طرف مخاطب کرین کبھی خواہش ہی افعال بد کی نکرین - چہارم (استی) بغیر حکم یا فریب یا کاذب الاعتقادی سے کسی کا کوئی چیز نہ لیوین ایسی کو چوری تیاگ کہتے ہین - پنجم (شوچ) پاک و صاف رہین

یہ دو قسم ہے اول اندرونی دوم بیرونی۔ صفائی اندرونی تحصیل علوم ست آچرن وغیرہ سے وصفائی بیرونی بذریعہ پانی ومٹی کے اشنان وغیرہ کرنے سے ہوتی ہے۔ ششم۔ (اندریہ نگرہ) ہشتہ حواسات ظاہری و باطنی کو افعال و اعمال بد سے روک کر نیک کے طرف رجوع کرین۔ ہفتم۔ (دہیہ) اشیا منشی و دیگر اشیا مختل العقل صحبت ناہنجار تساہلی وغیرہ کو ترک کرکے عمدہ اشیا کا استعمال وصحبت علما ولوک ابھیاس سے ترقی عقل کی کرتا رہے۔ ہشتم۔ (ودیا) زمین سے لیکر پرمیشور تک علم صحیح اور اوس سے عوام کے ساتھ اوپکار کرنا اور ست یعنی راستی جیسا روح مین ویسا ہی دل مین ویسا ہی کلام مین جیسا کلام مین ویسا ہی افعال مین ہوتا اور اسکے برخلاف آودیا کہلاتی ہے۔ نہم (ست) جو اشیا جیسے ہین اون کو ویسا ہی ماننا و بولنا و ویسا ہی کرنا۔ جیسے پتھر کو پتھر جاننا و آگ کو آگ جاننا (دہم (اکرودہ) غصہ وغیرہ افعال بد کو ترک کرکے مستقل مزاج ہوکر نیک افعال ہونا یہی دہرم کے دس اقسام ہین ایسے ویدک کرم کے موافق خود بھی پابند ہون اور دوسرون کو بھی بذریعہ اوپدیش کے پابند کراوین و احقاق حق و ابطال باطل کے طرف رجوع کرین۔ سنیاس آشرم کا استحقاق صرف برہمن کو ہے کیونکہ جو تمام اقوام مین پورن وید ودیا کا اور نیک اعمال و افعال کا باعث ہو اور پر اُپکار والا ہو و تمام اہل عالم سے بلا تعصب محبت رکھنے والا ہو اوسی کا نام برہمن ہوتا ہے۔ برہمچریہ آشرم واسطے تحصیل علوم ہر اقسام و عمدہ نصیحت و قوت جسمانی روحانی کے لئے ہے۔ گرہست آشرم واسطے حصول عمدہ افعال دینی و دنیاوی کے ہے و بانپرست آشرم واسطے اوتم بچار و دھیان و ترقی عبادت کے لئے ہے و سنیاس آشرم۔ وید وغیرہ ست شاستروں کے پرچار و پابندی افعال

نیک و انحراف افعال بد کے وست اوپدیش و ہر اشخاص کے رفع شکوکات
کے لیئے ہے

आचारः परमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त्त एवच॥ तस्मा
दस्मिन्सदा युक्तो नित्यं स्यादात्मावान द्विजः

ارتھ- فائدہ کہتے سننے و سنانے و پڑہنے و پڑہانے کا یہی ہے
کہ جو وید و شاستروں مین دہرم کا اُپدیش کیا گیا ہے اوسیکے مطابق استعمال
کرنا و ہمیشہ اوسی کے موافق پابند رہنا- کیونکہ

आचाराद्विच्युतो विप्रो नवेद फलमश्नुते॥ आचारेण
तु संयुक्तः संपूर्ण फलभागभवेत ॥ मनु०

ارتھ- جو دہرم آچرن سے علیحدہ ہین وہ حسب ہدایات وید دہرم
سے جو فوائد و نتائج آسایش و آرام حاصل ہوتے ہین اوس کو نہین پا سکتے
اور جو تحصیل علوم کرکے دہرم آچرن کرتے ہین تمام آسایش دینی
و دنیاوی کو حاصل کرتے ہین-

योडवमन्ये तले नूले हेतुशास्त्राश्रयाद्द्विजः॥ समा
धुभिर्वहिष्कार्यो नास्तिको वेद निन्दकः ॥ मनु०

ارتھ- جو وید اور موافق وید کے شاستروں کا اپمان کرتا ہے
اوس وید نندک ناستک کو جماعت قومی و نیز ملک سے باہر
کر دینا چاہیے- کیونکہ

श्रुतिः स्मृतिः सदाचारः स्वस्यच प्रिय मात्मनः॥ एत-
च्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ मनु०

ارتھ- وید و شاستر ہاے موافق وید و ابتداء پیدایش سے

ست پرشون کا چال چلن سداچار واتما کا پریہ صادق البیانی وغیرہ یہ
چار اقسام شناخت دہرم کے ہین اور انہین سے دہرم ادہرم کا شناخت
ویقین ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ بلاتعصب منصفانہ راست کا اقبال ودروغ کا
تارک ہونا دہرم کہلاتا ہی وبرخلاف اسکے دروغ کا اقبال وراست سے انکار۔
تعصبانہ ناانصافانہ ادہرم کہلاتا ہے۔ اور جس کام کی خواہش یا ارتکاب
مین خوف وشرم وشبہہ معلوم نہووے اوسکو دہرم یعنی نیک جس کام کی
خواہش یا ارتکاب مین خوف وشرم وشبہہ معلوم ہووے اوسکو ادہرم یعنی بد
تصور کرنا چاہیئے اور یہ ہر شخص کو بوقت خواہش یا ارتکاب ہر افعال کے معلوم
ہوتا رہتا ہے۔ اس سے بھی ہر وقت انسان نیک وبد کی تمیز وشناخت
کر سکتا ہے مگر ٹھیک ٹھیک علم وعمل درآمد بغیر وید ودّیا کے کسی طرح پہ
نہین کر سکتا ہے۔

अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ॥ धर्मलि ग्॥

समानानां प्रमाणं परमश्रुतिः ॥ मनु०

منو مہاراج فرماتے ہین۔ جو انسان طمع زروجواہرات وغیرہ وزناکاری
مین پہنسے نہین اونہین کو دہرم کا علم ہوتا ہے اور جو دہرم کے علم کی خواہش
کرین اون کو چاہیئے کہ بذریعہ وید ودّیا کے دہرم کا نشچے یعنی یقین کرین
کیونکہ دہرم ادہرم کا نشچے یعنی یقین بغیر وید ودّیا کے ٹھیک ٹھیک نہین ہوسکتا
اسلئے سنیاسی مہاتماون کو چاہیئے کہ ست اپدیش وبحث
مباحثہ وید وغیرہ ست شاسترون کی تعلیم وویدک دہرم کی ترقی بکوشش
تمام کر کے کل اہل عالم کے ترقیات کے باعث ہون۔ باقی بخیال طول
اسیقدر معقول

اب جوہریان شیرین مقال و صرافان دیرینہ سال قدر دان جواہر بیش بہا و جوہر شناس و ریکتا گدہی جواہر نگار و مسند طلا کار دوکان علوم و فنون پر بصد شوکت و شان بیٹھے ہوے تہیلیان جواہرات ہیرا موتی مونگا برن ببیک (امتیاز قومی) کے کہولے ہوے رنگت آب تاب بے مبالغہ و لاجواب دکہلاتے ہین۔ یعنی۔ از روے وید شریعت و دیگر کتب مستندہ سنسکرت سے یہ اظہر من الشمس ہے کہ مخلوق دو قسم کی ہے قسم اول متحرک قسم دوم غیر متحرک۔ قسم اول متحرک مین تین قسم ہین اول جلچر (مخلوق آبی) دوم تہلچر (مخلوق خاکی) سوم نبہچر (مخلوق ہوائی) اس آبی و خاکی و ہوائی مین انسان و حیوان چارپایہ و پرند و غیرہ کل شامل ہین و قسم دوم غیر متحرک مین اشجار و غیرہ شامل ہین بنابرین شاہجہان خداوند کریم خالق کون و مکان قادر و قیوم بموجب اعمال نیک و بد اپنے رعایا قدیم ارواح (انادی جیون) کے سزا و جزا دیتا رہتا ہے جسکے شہادت و دلالت کے لئے وجوہات اختلاف خلقت موجود ہے اور ہر ایک شخص منصف مزاج کو بآسانی ذرا غور کرنے سے بخوبی ظاہر و باہر ہو سکتا ہے کیونکہ اپنے سے درجہ اعلےٰ کے طرف خیال کرنے سے ایک سے ایک اہل حشمت و اہل دولت و اہل لیاقت و اپنے سے ادنےٰ درجہ کے طرف خیال کرنے سے ایک سے ایک تباہ حالت و اہل صعوبت و اہل مصیبت پائے جاتے ہین اسی طرح پر حیوانات وغیرہ مین بھی خیال کر لینا چاہئے مگر چونکہ کل مخلوق مین انسان ہی بوجہ علمی و عقلی لیاقت کے زیادہ فخر اور وقعت رکہتا ہے لہذا اشرف المخلوقات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اب ہم ازروے اصول وید کتاب شریعت و نیز دیگر کتب معتبرہ سنسکرت موافق نتائج اعمال و افعال کے

چار اشرم (فرقہ) قرار دئے گئے ہین جو برہمن چہتری ویش وشودر کے نام سے زبان زد ہر خاص و عام ہین اور پیدایش کل مخلوق بموجب طریقہ مقررہ رب العالمین بلا تخصیص و ترجیح کسی قسم کے یکسان و مساوی ہین البتہ بوجہ اختلاف آب و ہوا ممالک واطراف کے رنگ جسمانی و دیگر امورات خاندانی مین اختلاف ہے وہو سکتا ہے مگر طریقہ پیدایش روحانی واجزاء آسایش جسمانی مین کسی قسم کا تفرقہ نہین ہو سکتا - اور نہ ہے

ब्राह्मणोस्यमुखमासीद्: बाहु राजन्य: क्रित:

उरु तदस्य: यद्वै प्य: पद्भ्या शूद्रो अजा एत:।।

म०३१ मं०११

یہ یجر وید کا منتر ہے - ارتھ - سرشٹی (دنیا) مین جو منش (انسان) مکھہ (دہن) کے مانند اوتم گن کرم سو بہاؤ والا ہو اوسکو برہمن کہنا چاہیے اب دیکہنا چاہیے کہ مکھہ (دہن) کے مانند اوتم گن کرم سو بہاؤ والا کیون کہا گیا تو وجہ یہ ہے کہ کل جسم مین ہر یک عضو علیحدہ علیحدہ معہ گن و کرم کے بنائے گئے ہین ایک عضو کو دوسرے عضو کے گن و کرم سے کچھہ واسطہ و سروکار نہین ہے جیسے آنکھہ کان کا کام نہین دیسکتی و نہ کان آنکھہ کا اسی طرح پر کل اجزاء جسمانی کو سمجھنا چاہیے اور یہ کل اجزاء جسمانی بہ تعداد ۱۹ انیس ہین جیسے پانچ گیان اندری (حواسات باطنی) و پانچ کرم اندری (حواسات ظاہری) و پانچ پران (پانچ ہوائین) و من (دل) بودہی (عقل) اہنکار (غرور) چیت (خیال) ان سب کی پرورش و پرداخت کا وسیلہ والہ مکھہ اندری (دہن) بوجہ اہل غذا ہونیکے ہے کیونکہ بغیر غذا کے یہ کل محض بیکار ہین چونکہ مکھہ اندری (دہن) بلا تعصب اہل غذا ہو کر کل اجزاء جسمانی کو فائدہ و آسایش پہونچاتا ہے

بنابرین او تم گن و کرم وسو بہاؤ والا کہلایا گیا بلکہ گوسائین تلسی داس جی نے بھی فرمایا ہے

मुखी भा मुख सम चाह्नी ऐया न पान सब एक ।। पो
खे पाले सकल भंग तुलसी पर्म विवेक ।।

(باہو) معنی بل پراکرم کے ہین - جو منش (انسان) بل پراکرم (طاقت جسمانی) زیادہ رکہتا ہو جس کی خواہش استر شستر (اسلحہ) و نیز جنگ کی و نبرد آزمائی کے طرف زیادہ ہو اوسکو چہتری کہنا چاہیئے -

(ارو) نام کٹی یعنی کمر کا ہے جس کے ذریعہ سے طاقت چلنے پہرنے و نشست برخاست کی ہوتی ہے یعنی جو منش (انسان) کمر کے طاقت سے دیش ودیشانتر (ملک بملک) کاروبار تجارت کے لئے آمد رفت رکہتا ہو یا اسکی خواہش رکہتا ہو اوسکو ویش کہنا چاہیئے -

(پد) نام پانوں کا ہے جو کہ کل جسم مین زیر عضو ہے تو جو منش (انسان) بالکل اوگّیان مورکہہ (جاہل مطلق) ہو اوسکو شودر کہنا چاہیئے اب بتائید اسکے منو مہاراج فرماتے ہین

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चेति शूद्रताम् ।। क्षत्रि
याज्जात मेवंतु विद्याद्वैश्यात्तथैवच ।। मनु०

ارتہہ - شودر خاندان مین پیدا ہوکر وہ وان مرتکب افعال برہمن و چہتری و ویش کا ہو اوس کو برہمن چہتری و ویش کہنا چاہیئے اوسی طرح پر برہمن چہتری و ویش خاندان مین پیدا ہوکر اوگّیوان مورکہہ (جاہل مطلق) مرتکب افعال شودر رہے تو اوسکو شودر کہنا چاہیئے - غرضکہ گن و کرم مرد خواہ عورت ہو جسکا جس برن (قوم) کے لائق ہو اوسکو اوسی برن (قوم) مین شمار کرنا چاہئے

چنانچہ گوسائین تلسی داس جی نے بھی لکھا ہے۔

कारम प्रधान बिस्व कर राखा ॥ जो जस करे सो

तस फल चाखा ॥

اب دیکھنا چاہیے کہ اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کتاب الہامی وید مقدس ہے اوس مین وست شاسترون مین منو مہاراج وغیرہ کے و نیز ادنے سے ادنے درجہ کتاب بہاشا تلسی کرت رامائن مین بالکل دارمدار شناخت و لحاظ قومیت اوپر افعال و اعمال کے رکھا گیا ہے۔ ایسے راست معنی و مطلب کو ترک کرکے برخلاف یہ معنی و مطلب قائم کیا گیا ہے کہ برہما جی مہاراج کے مکھہ (دہن) سے برہمن و باہو (بازو) سے چہتری و کٹے (کمر) سے ویش و پدر (پاے) سے شودر پیدا ہوے ہین۔ اور دیگر اجزاے جسم کو نہ معلوم کیون حضرات نے ترک فرما دیا۔ انسان بوجہ صفات ظاہری و باطنی و اہل علمی کے فخر و اعزاز کا باعث ہوتا ہے نہ کہ بوجہ ذات اور دیگر اقوام کے نسبت کچھہ بھی تحریر نہین کیا گیا بلکہ جانوران کے نسبت پوران مین تحریر ہے کہ برہما جی مہاراج کے دس لڑکیان تھین اون سے پیدایش انسان جانوران وغیرہ عمل مین آئی بہت سے لغو و لاطائل حکایات تحریر کی گئی ہین جو محض حماقت و جہالت پر دلالت کرتے ہین بنظر طول باقی فضول تصور کیا گیا۔ چونکہ پرمیشور پر ماتما نراکار (لاوجود) ہے ورنہ اونہین بہمہ صفت موصوف کے اجزاے جسم سے پیدایش تحریر فرماتے۔ غور کا مقام ہے کہ پرمیشور سرب شکتمان (رب العالمین) نے کل اجزاے جسم یعنی چشم گوش بینی وغیرہ کے کام جدا جدا بغیر ایک دوسرے کے مدد کے تیار کیا ہے اور یہ ہرگز ممکن نہین ہے کہ ایک کا کام دوسرے سے لیا جاوے یعنی چشم گوش و گوش چشم کا کام ہرگز نہین دے سکتے

اوسی طرح پر پیدایش مخلوق کے لئے علیحدہ ایک خاص شئے ہر فرقہ انس جان
مین مقرر فرمایا گیا ہے کہ موافق اوس کے پیدایش مخلوق کی ہوتی ہے اور
اوسکا تبدیل تغیر کرنے والا آج تک نہ کوئی ہوا اور نہ ہوگا یہ خاص کام اوسی معبود
پرورندہ آفاق کا ہے۔ ایک آنکھہ کے خراب ہو جانے سے آج تک کوئی آنکھہ
بنانے والا نہین ہوا نہ کہ کل جسم یک دوسرے طریقہ و دوسرے راستہ
سے پیدا کئے گئے یہ بالکل لغو و مصنوعی و جہالت کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے
زمانہ سلف مین بہ پابندی قواعد و ضوابط وید مقدس کیسے کیسے ودوان
(ذی علم) مخزن مصدر علوم و فنون کے ہوگئے ہین جن کی ہر ایک اہل ولایت
حاسد و عابد و جن کی تعریف و توصیف احاطہ تحریر و تقریر سے باہر بلکہ اون کی
نامی گرامی کتب معتبرہ سے ظاہر۔ جیسے علاوہ وید مقدس برہمن بھاگ دست
پتھہ نیرو کت و نگھنٹو و چھہ شاستر یعنی (نیاے)۔ سانکھہ یما نسا۔ بشیسکھہ۔ یوگ
درشن۔ ویدانت۔ دیاکرن۔ دستلس اپنشد۔ وویدک شاستر یعنی
چرک سوسرت وغیرہ دہرم شاستر منو مہاراج و دیاس شاریرک و راج نیتی
شکر آچاریہ و راج نیتی برہسپتی و دیگر ہزار ہا کتب سنسکرت وغیرہ موجود ہین جس سے
علاوہ لیاقت علمی ہر اقسام کے آتم گیان و برہم گیان (روح شناس و خدا
شناس) ہونے کا پورا پورا اثبات ہوتا ہے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ کل علوم
و فنون تہذیب و اخلاق ایسے اریا ورت ولیش سے اول مصر ازان بعد یونان
و بعدہ رومی اور اون سے تمام یورپ ولیش مین پہیلے ہین۔ گویا مصدر و
مخزن کل علوم و فنون کا اریاورت دیش ہے جو کہ اب نہایت ہی حالت مصیبت
مین گرفتار ہے پرمیشور سرب شکتمان اپنے کرپا و دیالتا سے اپنے حالت اصلی
پر پہونچا وے۔ زیادہ تر قابل افسوس یہ ہوتا ہے کہ اکثر اصحاب بقول شخصے

کوٹ پتلون بوٹ پہنے ہیٹ ایک سر پر تو پہر واک کرنے ایونگ مین پارک کو جاتا ہی ہم بے ساختہ زبان ناشایستہ عنوان سے فرما دیتے ہین کہ اس ملک والے جہاز وغیرہ تو در کنار سوا تیر تلوار اور کسی ہتھیار کا نام بھی نہین جانتے تہے۔ افسوس صد افسوس۔ براہ مہربانی تواریخ سنسکرت موجودہ کو مطالعہ فرماوین تو چشمہ کی ضرورت نہ ہو کر روشن ضمیر ہو جاوین ورنہ بقول شخصے۔ جاکو من بہاوے سو گاوے۔ اے اصحاب دانشمند و انصاف پسند ذرا ادہر بھی دل شگفتہ و شاد کو متوجہ فرمایے مشت نمونہ از خروارے کا معاملہ ہے۔ مختصر طور پر کچھہ کیفیت اصحاب عالمان و اصحاب گذشتگان نامی گرامی کے نسبت معارض بیان مین لایا جاتا ہے۔ اصحاب اہل خاندان سری مہاراجہ رگھو وغیرہ جن کے مقابلہ مین کوئی تاب جنگ جوئی و نبرد آزمائی نہین لا سکتا تہا جس خاندان فیض بنیان مین اظہر من الشمس سری مہاراجہ رام چندر جی سے تہے اور جن کی حکایات بل پراکرم و انتظامات امور سلطنت بالمیکہ رامائن وغیرہ مین قابل ملاحظہ ہین بعد فتحیابی جنگ راون کی پوشپک یان جس کو اسوقت (بیلون) کہتے ہین جو کہ حسب ہدایت کوبیر جی سے نے بہیجدیا تہا سوار ہو کر معہ ہمراہیان و سری جانکی جی مہارانی کے اپنے راج وہانی اجودہیا جی کو تشریف لائے تہے جہان چہوٹے سوتیلے بہائی سری بہرتہ جی مہاراج بوجہ مفارقت سری رام چندر جی مہاراج بڑے بہائی کے سلطنت کو خاک سمجھکر بیقراری کے ساتھہ ایام گذاری فرماتے تہے اونہین ہمہ صفت موصوف کے لشکر مین علاوہ دیگر سرداران نامی گرامی کے دو شخص موسوم نیل و نل سے تہے جو سلپ ودیا (علم انجنیری) مین صاحب کمال تہے جنہون نے سنگ ہاے کو بذریعہ مصالجات عمدہ کے پانی پر جما کر

ایک مضبوط پل معروف سیت بندہ رامیشور تیار کیا تھا جو اب تک کسیقدر موجود ہے دوسری کرشن جی مہاراج و ارجن مہاراج وغیرہ جو کہ راج نشگیان یا ہو ورسلطنت دیان و دو ڈیا (امور اسلحہ) میں وحدہ لاشریک کا دم بھرتے تھے و حکایات سری بکرماجیت مہاراج بیرون اجدھیا بیان جسکا سمت اب تک چلتا ہے دار یاسر سلطنت سری مہاراج بھوج ایک بڑہئی نے ایک گھوڑا لکڑی کا تیار کرکے نذر کیا تھا جو ایک گھڑی میں ستائیس کوس زمین و آکاش میں چلتا تھا و بہت سے مندر و مکانات جنگلوں اور پہاڑوں میں اب تک موجود ہین جسکا بنانا قدرت انسانی سے بالکل بعید معلوم ہوتے ہین جیساکہ ایک مندر معروف مندر لیسری بھوانی متعلقہ موضع رام گڈہ پرگنہ جہین پور ضلع آرہ سلسلہ پہاڑ بندہیاچل میں واقع ہے جہان ماہ چیت رام نومی میں مجمع میلہ کثیر مردمان کا قابل دید ہوتا ہے و ایک گھڑی مقام راج ریاست مہاراجہ جے پور میں بگڑی ہوئی پڑی ہے جسکے پرزہ سنگ مرمر کی کثیر ا ہنی زنجیروں پر منسلک ہین جنکے واسطے سری مہاراجہ بہادر نے بڑے نامی گھڑی ساز ممالک غیر سے بزار ہا روپیہ صرف کرکے بلا لئے مگر کچھہ کام نہ آئے مجبور واپس تشریف لے گئے مقام بنارس گوپال مندر میں ایک سکس یا رچکر بنا ہوا ہے جس سے آفتاب وغیرہ کل سیارہ آسمانی کے حالات بخوبی معلوم ہوسکتے ہین - توپ بندوق وغیرہ زبان غیر ہین سنسکرت بہاشا میں توپ کا نام (شتگھنی) و بندوق کا نام (بھوسنڈی) و تلوار کو (کردار) کہتے ہین و بہت سے بان (گولی) جیسے (اگن یاستر) جسکے چھوٹنے سے آگ کی بارش ہونے لگے (دیرونا ستر) جسکے وجہ سے بارش آب ہونے لگے (رنیدرا ستر) جس کی وجہ سے حالت بیہوشی تاری ہوے و نیز دیگر بہت سے (بان) ہتھیار کتب مستندہ

سنسکرت مین پاے جاتے ہین جسکا تحریر کرنا اصحاب کو حالت عجائبات
و کارخانہ طلسمات مین ڈالنا ہے (اگن یان نوکا) جسکو اسوقت مین اگن بوٹ
جہاز کہتے ہین جسکا محصول لینا قانون دہرم شاستر مین مندرج ہے یہہ بہی
آریاورت سے ملک غیر مین آمدرفت و مال تجارت وغیرہ کے لیجانے کا
باعث تہا۔ زمانہ سلف مین برہمن چہتری و ویش (بہشت) بلحاظ قومی
اپنا اپنا کام کرتے تھے (ٹہل پیچ) کام خدمتگذاری جیسے کہانا پکانا و دہانا
وغیرہ کرانا متعلق شودر برن کے تہا تینون برن ایک ساتہہ بڑے
محبت و پیار سے شریک طعام رہتے تہے و کسی کو کسی سے کچھہ نفرت
و عداوت کچھہ بہی نہین تھی اوسوقت چکرورتی راج کل سرزمین پر آریاورت
ویش ہی کا تہا و دیگر تمام ممالک مین مانڈلیک راج یعنی چہوٹے چہوٹے راج باتحت
ایسی ملک کے خراج گذار تہے جسکو سری بیاس جی مہاراج نے بہارت شانت
شوکش پرب مین مفصل معہ صورت وغیرہ کے تحریر فرمایا ہے۔ اشلوک

मेरो ह्रे दे्वर्षेहे मनेन तत. नपैपौव समागम्य भा-

रतं वर्लमासदत: ॥१॥ सहृष्टवा विविधान्द् ग्मानन्वी

नह्यणानिवेवितान ॥ २॥

سری بیاس جی مہاراج معہ اپنے فرزند دلبند شوکاچاریہ وغیرہ دیگر شاگردان
کے پاتال لوک جسکو اسوقت (امریکہ) کہتے ہین قیام پذیر تہے بجواب سوال
اپنے فرزند کے تشفی و اطمینان کے لئے یہہ فرمایا کہ تو اس سوال کو متہلاپور
جاکر مہاراجہ جنک جی سے کرنا تو وہ جواب باصواب تمکو دینگے۔ چونکہ وہ
سوال کا جواب ایک مرتبہ سری بیاس جی مہاراج دیچکے تہے لہذا دوبارہ
جواب دینا مناسب نہ سمجہا۔ لہذا شوکاچاریہ حسب ہدایت اپنے والد ماجد

سے متہلا پور کے طرف پہلے ہمالیہ سے ایشان واوتر وایب کون مین جو دیش آباد ہین۔ اون کو ہری برش دیش جسکو اسوقت یورپ دیش کہتے ہین (یہوری نیتر وسفید جسم والے آدمی مثل بندران) دہون وگندہار جسکو اسوقت یہود وقندہار کہتے ہین دیکہتے ہوے ملک چین مین آئے وہان ہمالیہ سے اوتر کرکے متہلا پور کو تشریف لائے۔ وسری کرشن جی مہاراج وسری ارجن مہاراج (اسوتر رتہی) اگن یان نوکا پر سوار ہوکر پاتال لوک معروف امریکہ جاکر اوڈیالک رشی کو مہاراجہ جدہشٹر جی کے راج سویہ جگ مین لائے تہے۔ مہاراجہ دہرتراشٹ کی شادی گندہار جسکو قندہار کہتے ہین وہان کے راجہ کے دختر (مدری) سے ہوئی تہی اور پانڈو کے مہاراجہ ایران کے دختر سے شادی ہوئی تہی۔ وارجن مہاراج کی شادی (الوپی) راج کنیان مہاراجہ امریکہ سے ہوئی تہی۔ وراج سویہ جگ کے نوید کے لئے ارجن مہاراج وبہیم وسہدیو وغیرہ چار وطرف ہر ممالک مین گئے تہے وحسب اجازت جنگ مہابہارت مین مہاراجہ بہگدت سلطان چین ومہاراجہ بیرو باہن سلطان امریکہ ومہاراجہ بڈالاکش مہاراجہ یورپ دیش ومہاراجہ شل سلطان ایران وغیرہ تشریف لائے تہے وجب مہاراجہ رہوگن کا چکرورتی راج تہا اوسوقت راون بہی اون کے ماتحت تہا جسکو سری مہاراجہ رام چندر جی نے بوجہ بدکرداری قتل کرکے اوسکے بہائی بہبہکہن کو گدی نشین کیا تہا۔ ابتدائے سرشٹ (پیدایش دنیا) سے جنگ مہابہارت تک اسی آریاورت دیش ہی کا چکرورتی راج تہا وتمام علوم وفنون وہر اقسام کے کاریگرون سے آریاورت دیش پورت (بہرا) ہوا تہا۔ یہ سبہی ہر طرح کتب موجودہ سے ثابت ہے کہ مخزن علوم وفنون کا آریاورت دیش تہا اور ایسی دیش سے بہت سے علوم وفنون مصر والے حاصل کئے اون سے

یونان والے و یونانیوں سے رومی والوں سے رفتہ رفتہ تمام یورپ دیش مین پہیلی ہین۔ شان خداوند کریم کارساز مطلق کا ہے کہ وہ بھی ایک وقت تہا کہ افتاب اقبال و علوم و فنون کا اسی اریاوت دیش مین روشن تہا اور اوسی کے شعاع سے ہر ایک ملک منور ہوتے تہے اب وہی ریاوت دیش ہے کہ از حد حالت مصیبت و حالت جہالت مین گرفتار ہے سچ ہے ہر کمال را زوال۔ اب بتائید اسکے مختصراً مضامین مندرجہ تواریخ مرقومہ اہل مورخ ملک غیر کے بطور شہادت پیش کرتا ہون۔

مولوی الطاف حسین صاحب فرماتے ہین کہ علم طب قدیم کتاب چرک و سسرت ہے جسکا ترجمہ زبان عربی مین کیا گیا ہے اوسی وقت سے علم طب کے طرف زیادہ توجہ عرب والون کی ہوئی بلکہ اون کا اقرار یہ ہے کہ ہملوگون نے علم طب کے بابت و فن عمارت و پارچہ ہاے ریشم و سنہرے ورو پہلے زربفت وغیرہ بہت کچہ فائدہ ملک ہندوستان سے اوٹہایا۔ رسالہ مخزن العلوم نمبر ا جلد ۲۔

تواریخ ہندوستان مولفہ انیربل الفسٹن صاحب بہادر گورنر مقام بمبئی فرماتے ہین کہ علم کیمیا و فن جراحی مین باشندگان ملک ہندوستان اول درجہ کی لیاقت رکہتے ہین۔

ڈاکٹر مسٹر ہل صاحب بہادر سرجن جنرل و کمشنر حفظان صحت مدراس اپنے لکچر مین فرماتے ہین کہ ملک ہندوستان کے حکما علم طبابت و تشخیص امراض مین بدرجہ غایت لیاقت اوس وقت مین رکہتے تہے کہ جس زمانہ مین اہل انگلستان سخت وحشی تہے و کسی قسم کا ہنر و علم نہین رکہتے تہے

مسٹر ولیم ولسن صاحب و پیرسن صاحب فرماتے ہین کہ ہندوستان مین

علم راگ یعنی علم موسیقی نہایت عمدہ طور پر مستعمل ہے۔

کرنل الکاٹ صاحب مقام الہ آباد اپنے لکچر مین فرمائی تھی کہ اب تک دو علوم بجز ملک ہندوستان کے اور کسی ملک مین مستعمل نہین ہے گو کہ بہت سے علوم اس ملک سے دوسرے ملک مین ترقی پذیر ہوئے مگر راگ ودیا وجوگ ابھیاس یہ دونون علوم اگر ہین تو ملک ہندوستان مین ہین۔

نیائے شاستر جسکا ترجمہ عربی مین فلاطون نے کیا تھا جو کہ اب مشہور معروف منطق ہے اوسکے مولف گوتم آچاریہ تھے جسکو کسی شاعر نے لکھا ہے

آن فلاطون کہ جملہ یاد وش بود — گوتم حکیم ہند اوستاد وش بود

حکیم سقراط جیو آتما کا گیان (علم روح شناسی) اسی آریاورت دیش سے حاصل کر کے ملک یونان مین رواج دیا تھا۔ تاریخ ویدک مصنفہ مسٹر واٹر صاحب صفحہ ۳۵ و ۴۹ قابل ملاحظہ ہے۔

آریہ لوگ علم عمارت (انجنیری) و جہاز و سوزن کاری و پارچہ وغیرہ کے کام مین کامل لیاقت و مہارت رکہتے تھے سائنس آف دی لینگویج صفحہ ۲۳۳ ملاحظہ طلب ہے۔

کتب سنسکرت۔ الہیات۔ نجوم۔ ہندسہ۔ جغرافیہ۔ صرف۔ نحو۔ منطق وغیرہ موجود ہین۔ دیکھو ہیو گول ہستامک صفحہ ۴۶۔

محمود شاہ بھی بعد فتح ہندوستان و معاینہ شان و شوکت عمارات کے اپنے دار الخلافت مین سنگ مرمر وغیرہ کی مسجد بنانے کا حکم دیا۔ تاریخ ... صفحہ ۱۴ ۱۸۵۲ء کلکتہ

میکس مولر صاحب فرماتے ہین کہ فیروز شاہ کے وقت مین ایک کتاب ترجمہ جسمین مویشی وغیرہ کے امراض و علاج کا تذکرہ تھا موصوف الصدر نے عربی مین ...

ترجمہ کرایا تھا۔ دیکھو سائنس آف دی لینگویج صفحہ ١٦٨
[١٢] نوشیروان بادشاہ ایک کتاب سنسکرت موجودہ معروف پنچ تنتر کا
عربی مین ترجمہ کرا کر عادل نام رکھایا تھا اوس کا نام کلیلہ دمنہ ہے جسکا
شیخ ابو الفضل نے ترجمہ کر کے عیار دانش نام رکھا۔ دیباچہ انوار سہیلی
لائق ملاحظہ ہے۔
[١٣] مسٹر ولیم جونس جج سپریم کورٹ فرماتے ہین کہ یہ منو سمرتی کسیوقت مین
ملک یونان و مصر مین رائج تھی واوسپر عمل درآمد ہوتا تھا۔ مانو دھرم سار
مولفہ راجہ شیو پرشاد سنگہ الہ آباد سنہ ١٨ صفحہ ١ ملاحظہ فرمائے۔
[١٤] سری منو مہاراج۔ مصری و ایرانی و یونانی و رومی کے قانون کی سبب ہوئے
منو مہاراج کے قوانین کا اثر ملک یورپ کے قوانین سیاست مین پایا جاتا
ہے۔ دیکھو رسالہ انگریزی بائیبل ان انڈیا
[١٥] علم نجوم یعنی جوتش سورج سدہانت مولفہ سری بسشٹ جی مہاراج
مستخرجہ وید اب تک موجود ہے و علم ہندسہ کے نسبت یل سی فادی صاحب
ملک عربستان کے ایک مشہور سیاح ڈاکٹر ہتے فرماتے ہین کہ بجز اصحاب آریا اور
پہلے اس علم کو کوئی نہین جانتا تھا۔ دیکھو رسالہ مفید الحیات صفحہ ١۔
[١٦] میکس مولر صاحب کی تقریر ہے کہ خلیفۃ المنصور عباس کے دربار مین
ایک ہندوستانی نجومی نقشہ حرکات سیارون کا معہ اون کے حرکات کے
لایا تھا خلیفہ موصوف سے محمد بن ابراہیم اہل رازی نے اوسکا ترجمہ کرا کر
سند ہند نام رکھا۔ سائنس آف دی لینگویج صفحہ ١٦٥ و جامع القصیص الہند مطبوعہ
فرانس ١٨٢٥ع قابل درس ہے۔
[١٧] ڈاکٹر تھیبو صاحب پرنسپل سنسکرت کالج بنارس جو کہ بڑے عالم ہین

بعد تحقیقات بسیار ثابت فرماتے ہین کہ آریاورت کے ویدک زمانہ مین بڑے بڑے عالم اقلیدس کے تھے

[۱۸] آریاورت کے لوگ حضرت عیسیٰ سے ۲۰۰۰ سال پیشتر علم ہیئت مین بہت کچھہ ترقی کر چکے تھے برہمنون کے علم ہیئت کی شہرت مغربی حصہ مین پھیلی و قریب سنہ ۸۰۰ع مین اون کی کتابین عربی مین ترجمہ کی گئین و آویسطرح پر یورپ دیش مین پہونچین - دیکھو تاریخ ہندوستان مولفہ ڈبلیو ہنٹر صاحب صفحہ ۸۵

[۱۹] میکس مولر صاحب فرماتے ہین کہ تمام ملکون کے گیرامر سے آریاورت کا ویاکرن (گیرامر) نہایت ہی عمدہ ہے - سائنس آف ڈی لینگویج صفحہ ۱۲۶ یہ بخوبی ثابت ہوا ہے کہ فارسی یونانی لیٹن جرمنی سنسکرت سے نکلین ہین - دیکھو کتاب سائنس آف ڈی سٹڈی آف انگلش صفحہ [illegible]

[۲۰] گولڈسٹکر صاحب متوطن ملک فرانس اپنے کتاب بائبل ان انڈیا مین تحریر فرماتے ہین کہ مخزن علوم و فنون و کل بھلائیون کا آریاورت دیش ہی و کل ودیا کیسی آریاورت دیش ہی سے پھیلے ہین - بعد ازان پرمیشور پرماتما سے منت و سماجت کرتے ہین کہ ہے پرمیشور جیسی ترقیات علوم و فنون وغیرہ کی زمانہ سابق آریاورت دیش مین تھی ویسی ہی ہمارے ملک مین ہوے

[۲۱] ا- دارا شکوہ بادشاہ نے اپنشد ہون کی ترجمہ مین تحریر فرمایا ہے کہ ہمنے عربی و فارسی وغیرہ علوم کامل طور پر حاصل کیا مگر شکوکات رفع نہ ہوئی لیکن جب علم سنسکرت حاصل کیا اوسوقت کل شکوکات رفع ہوکر نہایت ہی شادمانی حاصل ہوئی - اور اپنے کو آریا کہتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ مین آریون کے اولاد سے ہون کیونکہ اوسکے پردادا کا نام اریا رمینا تھا (سائنس آف ڈی

لینگویج صفحہ ۲۸۰-

۲۳- سب[۲۳] مورخون کا اسبات پر اتفاق ہے کہ تمام علوم پہلے ہند سے اہل یونان و مصر اور روم نے اہل یورپ نے حاصل کئے تاریخ نادر العصر

صفحہ ۲ و ۴-

قسم دوم دربیان سبب زوال وادبار آریاورت دیش معروف بہ تعصبانہ ملک ہندوستان-

اب شہسوار خامہ بے زبان کو میدان صفحہ قرطاس احوال پرملال دیش آریاورت مین بنا بر رہنمائے اسیران دام حسرت و صعوبت و گرفتاران مجس محنت و مصیبت کے یون سبک رفتار کرتے ہین و عاقلان و عالمان مضامین تعاقب گمراہان و نافہمان مین یون اظہار کرتے ہین کہ یہ آریاورت دیش ہر طرح سے بوجہ علوم و فنون کے مثل آفتاب لاجواب درخشان و قابل تحسین و آفرین کے تھا و دیگر تمام ممالک اسی سرشٹ آریاورت دیش کے شعاع علوم و فنون سے ہر ایک امور مین منور و فیضیاب ہوتے رہے و محکوم فرمانبردار رہے جیسے۔

अथ किमेतैर्वा परेऽन्ये महाधनुर्धराश्चक्रवर्तिनः
केचित सुद्युम्न भूरिद्युम्नेन्द्र द्युम्न कुवलयाश्वयौवना
श्ववध्र्यश्वाश्वपति शशबिन्दु हरिश्चन्द्राऽम्ब
रीषोननक्तु सर्याति ययात्य नरण्याक्ष सेनादयः अथ
मरुत्तभरत प्रभृतयो राजानः॥ मैत्र्युपनि०

متیری اپ نشد (ارتھ) سودیومن- بھوری دیومن اندر دیومن کوبلیا سوہ- یوبنا سوہ- اسوہ پتے- ششے بندو- ہرشچندر امبرش

سریا تے۔ ایاتے۔ اکہیہ سین۔ مروت۔ بہرت۔ وغیرہ تمام دنیا مین مشہور چکرورتی مہاراجون کے نام مندرج ہین اوسی طرح پر سوایمبھو وغیرہ چکرورتی مہاراجون کے نام کتب مستندہ ومعتبرہ منوسمرتی جوآغاز دنیا کے چندہی روز بعد سری مہاراجہ منوجی نے بنایا تہا جسکو اب لاکھون برس گذر گئے و نیز مہابھارتہ وغیرہ مین مندرج ہین۔ الغرض آغاز دنیا سے مہابھارت جنگ جسکو قریب پانچہزار برس کے گذرے ہونگے چکرورتی مہاراجہ ایسے آریا خاندان مین گذرے ہین جو اب اون کی اولاد کی بد قسمتی ونحوست ایام کے وجہ سے سلطنت غارت ہوکر فرمانروا ے ملک غیر کے باندار ہورہے ہین۔ واضح ہو کہ چند سال پہلے ہی سے باہم تخم عداوت ونفسانیت وغیرہ برائیون کی نشو نما ہونے لگی تہی جو بعدہٗ عظیم الشان درخت ہوکر جنگ مہابھارت کا باعث ہوا جن مین بڑے بڑے راجہ مہاراجہ چہتری ورشی ومنی ودوان (ذلیعلما) ملک الموت کے غذا ہوئے اور یہ قاعدہ عام ہے کہ جب باہم دو شخصون کے تکرار ہوتی ہے اوسیوقت ضرورت تیسرے پنچ اوسکی ہوتی ہے اور جب بھائی بھائی کا جانی دشمن تو طرفین کے نیست ونابود ہونے مین کیا سخن۔ اصلیت مین اس آریاورت دیش کو جنگ مہابھارت سے ازحد بلکہ سخت گزند پہونچا یا جس سے یہ کہنا واجب آیا الاماں۔ الاماں الاماں۔ کیونکہ اس جنگ سراپا ناموس وننگ مین بڑے نامی گرامی چہتری ودوان (ذلیعلما) رشی منی جان بحق تسلیم ہوگئے کوئی بھی ست اپدیشک (ہادی) وید ودیا باقی نرہ گئے وباوخودہا بوجہ نفسانیت ازحد دشمنی ونفاق اور حسد کینہ کا شہرہ آفاق ہوا اور جو زبردست اہل حشمت جاہ وجلال ہوا وہ کچہ حصہ ملک کا قابض ودخیل ہوکر مہاراجہ اہل کمال ہوگیا اسی طرح پر تمام آریاورت دیش مین

ملک سے ملک سے ملک پائمال ہوکر بار خود باجنگ و جدال کے اشکال ہوگئے
جب اپنے ہی ملک کی یہ حالت ہوگئی تو انتظام و اہتمام مملکت غیر کے
خود بخود جاتی رہی۔ اور خاندان برہمنان جاہل اوّدوان ہونے لگے تو
چہتری و ویش و شودر کے جاہل ہونے مین کیا تامل۔ اور وید وغیرہ ست
شاستروں کا اصول و تحصیل قطعی مسدود ہونے لگا اور اصحاب برہمنان خود غرض
طبعان صفات بابرکات سے موہنہ موڑ بیراے نام کسی قدر سنسکرت جو دلپسند نشش
یا بہی چہتری وغیرہ کو تحصیل علوم سے ممانعت و خود موقع و مصلحت وقت پا کر
اُوپدیش کرنے لگے کہ اصحاب برہمن ہی تمہارے پوجا (پرستش) کے قابل
اور انہین موصوف تا صفت کے خدمت سے عظمت حاصل ورنہ جہنم واصل
ہوگے۔ جو عالم و فاضل وید وغیرہ و وّدیا و خداشناس رشی مہرشی منی وغیرہ
کے نام برہمن ست شاستروں مین مندرج ہین اوس کو اپنے ایسے جاہل
مشغول لذات جسمانی پر قائم کرلئے اور دیگر اقوام کو اپنے حکم کی تعمیل کی تاکید کرنے
لگے نتیجہ یہ ہوا کہ اصحاب ہر اقوام ناخواندہ تاریکی جہالت مین مجبور و ناچار و کل
امور دینی و دنیاوی مین حکم حضرات خود غرض کے انتظار۔ پہر کیا تہا جیسا
چاہا پابند حکم کرلیا اور اوسوقت بجز سنسکرت کے دوسرے علم کا خواب و خیال
و بغیر علم کے عقل کا ہونا بالکل امر محال لہذا حضرت دشمن عیش آریاورت
دیش نے اپنا پورا پورا تحکم و تسلط کرکے اس عیش و نشاط کے ساتہہ گذر
کرنے لگے کہ راجہ مہاراجہ کی اون کے مقابلہ مین کیا حقیقت بلکہ وہی حاکم
و اہل سلطنت محکوم۔ اور جو برن بیوستہا۔ (امتیاز قومی) صفات بابرکات پر تہی
اوسکو پیدایش و ذات پر قائم کرلیا اور علے سے ادنےٰ تک خانہ بخانہ اپنے
سنبر قدم کی پوجا (پرستش) کرانے لگے اور یہ خیال نکلا کہ گوتم و بہار دواج

وبالمیک وغیرہ رشی منی بوجہ صفات و کمالات کے عالی منزلت ہوئے تھے
یا تمہارے ایسے بوجہ جہالت کے - اب دیکھئے سری منو مہاراج فرماتے ہین

स्वाध्यायनजपैर्होमै स्त्रैविद्येनज्यया सुतैः महायज्ञै

श्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥ मनु०

ارتھہ - پڑہنے پڑہانے - بچار کرنے کرانے - انیک طرح کے ہون کے
انوستہان - تمام ویدون کو شبد ارتھہ سوّر اوچارن پڑہنے پڑہانے
اور وہی پورنک دہرم سے سنتان اوتپتے کرنے اور برہمہ یگیہ - دیو یگیہ
- پتر یگیہ - بالیشوہ یگیہ - اور اتتھے یگیہ وغیرہ - اور ودوانون کا ساتھہ
- سنسکار - ست بہاشن - پراوپکار وغیرہ ست کرم اور تمام سلپ ودیا -
وغیرہ پڑہ کر دوشٹ آچار چہوڑ کر سرشٹ آچار کے کرنے سے یہ شریر برہمن
کا کیا جاتا ہے - پہر بہگوت گیتا کا قول ہے -

अध्यायन मध्ययनं यजनंयाजनं तथा ॥ दानं प्रतिग्रह

श्चैव ब्राह्मणानाम कल्पयत ॥ भ०गी०

ارتھہ - برہمن کے پڑہنا - پڑہانا - یگیہ کرنا - کرانا - دان
دینا اور لینا - یہ چھہ کرم ہین - پہر گیتا مین لکہا ہے

शमोदमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जव मेवच ॥ ज्ञानंवि

ज्ञान मास्तिक्यं ब्रह्म कर्म स्वभावजम ॥ भ०गी०

ارتھہ - (من) دل مین برے کامون کی خواہش نکرنے اور اوسکو
ادہرم مین کبہی رجوع نہ ہونے دینا - گوش اور چشم وغیرہ اجزا جسمانی کو ادہرم
آچرن سے روک کر دہرم مین چلانا - ہمیشہ برہمہ چاری جیت اندری ہو کر دہرم
انوسٹہان کرنا - ان سب صفات بابرکات سے برہمن کہا جاتا ہے -

धर्मचर्य्यया जघन्यो वर्णः पूर्वंपूर्वं वर्णमापद्यते जा

तिपरिवृत्तौ ॥१॥ अधर्मचर्यया पूर्वो वर्णोजघन्यंज

घन्यं वर्णमापद्यते जाति परिवृत्तौ ॥२॥

یہ آپستمب کے سوتر ہیں۔ ارتھ۔ نکرِشٹ برن اپنے سے اُتّم
اُتّم برن کو دھرم آچرن سے پراپت ہوتے ہیں اور اوسکو اوسی برن میں
شمار کرنا چاہیے جو جس برن کے لائق ہووے۔ اوسی طرح اُتّم برن والے
منش اپنے سے نیچے والے برن کو ادھرم سے پراپت ہوتے ہیں
اور اوسی برن میں شمار کیا جاوے جو جسکے لائق ہو۔ اس سے یہ تصور کیا گیا
ہے کہ اس طرح ہونے سے سب برن والے اپنے اپنے گن کرم اور
سوبھاؤ یُکت ہو کر ہمیشہ اپنے خاندان کے گن کرم اور سوبھاؤ کو قائم رکھینگے
اور اگر قائم نہ رکھینگے تو فخر قومی جاتی رہیگی۔

اب راجہ کا دھرم دیکھنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے۔

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि परि विश्वानि भूषथः स

दांसि ॥ ऋ० मं० ३ सू० ३८ मं० ६

یہ رگوید کا منتر ہے۔ ارتھ۔ پرمیشور کا اوپدیش ہے کہ راجہ اور پرجا
دونوں باتفاق راے سکھ پراپتی اور وگیان وردھی راجہ اور پرجا کے سمبندھ
روپ بیوہار میں تین (سبھا) مکتی یعنی ودّیاریہ سبھا۔ دھرم آریہ سبھا۔
راجاریہ سبھا۔ قائم کر کے ہر اقسام کے تمام پرجا (منشیادی پرانیون)۔
انسانون کو (ودّیا) علوم۔ (سوتنترتا) خود مختاری۔ دھرم۔ (سوشکشا) عمدہ
نصیحت ہدایت اور دولت وغیرہ سے شادان اور فرحان
رکھیں۔

ब्राह्मं प्राप्तेन संस्कारं क्षत्रियेण यथाविधि ॥
सर्वस्यास्य यथान्यायं कर्त्तव्यं परि रक्षणम्। मनु०

یہ منو مہاراج فرماتے ہین جیسا پرم ودوان برہمن ہوتا ہے ویسا ہی
ودوان سوشکچھت ہو کر راجہ کو یوگ ہے کہ سب راج کے رکہیا۔ نیای سے
جہتا وت کرین یعنی بلا تعصب منصفانہ ٹھیک ٹھیک سلطنت کی حفاظت کرین

तं सभाञ्च समितिश्च सेनाञ्च ॥ अथर्व० का०१५
अनु०२ वां० ९ मं०२

सभ्य सभां मे पाहि येच्च सभ्याः सभासदः ॥ अ०का०
१९ अनु०७ वा० ५५ मं० ६

یہ اتہرب وید کا منتر ہے۔ ارتھہ۔ اوس راج دہرم کے تینون سبہا
(سنگرام وغیرہ) لڑائی وغیرہ کے بیوستہا اور معہ لشکریان کے با انتظام
و بحفاظت تمام (پرجا) رعایا کی پرورش کرے۔ سبہا سدا اور راجہ کو
چاہیے کہ راجہ ہر ایک سبہا سدون کو ہدایت کرے کہ ہے سبہا کے
یوگیہ سبہا سد تو میرے سبہا کی دہرم یوکت بیوستہا کا پالن کر اور
جو سبہا کے یوگیہ سبہا سد ہین وہ بھی سبہا کے بیوستہا کا پالن کیا کرین
۔ یہ مختصر طور پر راجہ کا دہرم لکہا گیا۔ ایسا ہی بجنسہ انتظام پارلیمنٹ گورنمنٹ
انگلشیہ کا ہے ایسے انتظام کے وجہ سے باہم خاندان فرمانروا کے وقت
مین کبہی کسی قسم کا نزاع باقی نہین رہتا اور روز بروز ترقی سلطنت کا باعث
ہوتا ہے۔

اب واضح ہو کہ جب تک راجہ مہاراجہ۔ رشی منی۔ آریہ لوگ برہمچریہ
آشرم سے ودیا حاصل کر کے (سویمبر) برضامندی باہم فریقین شادی کرتے

تھے تب تک اس آریاورت دیش کے ہر اقسام کی ترقی ہوتی تھی۔ مگر جیسے یہ برھم چریہ آشرم سے تحصیل علوم کا نہ ہونا اور عمر طفولیت مین باختیار والدین شادی کا ہونا اختیار کیا گیا و نیز دیگر امورات متعلق دین و دنیا مندرجہ وید مقدس سے انحراف کیا گیا۔ اوسیوقت سے اس آریاورت دیش کی حالت بہ ضلالت ہوتی چلی آئی ہے بقول شخصے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ دیکھیے خداوند نعمت اہل ولایت انگلشیہ پیش نظر موجود ہین کہ اول اولاد کو برہم چریہ آشرم کا پورا پابند کرلیتے ہین دوسرے شادی بھی (سوامبر) باہم رضامندی فریقین سے ہوتی ہے جسکے وجہ سے آسایش دنیا اور آخرت دونون حاصل ہین سخت افسوس یہ ہے کہ وید مقدس و ست شاسترون مین باوجود ہدایت و اجازت کل امور دینی و دنیاوی کے عمل درآمد نہین ہوتا اور جہان کچھ ہدایت وغیرہ کا نشان بھی نہین پایا جاتا وہان بوجہ علم اور عقل کے عملدرآمد ہوتا ہے زیادہ کہان تک تحریر کرون بقول شخصے حضرات اصحاب برہمن آپ آپ سے گئے اور ججمان ہی کھو گئے۔ برہمنان زمانہ حال کے نسبت کسی نے سچ کہا ہے۔ برہمن کل کے مورکھ نر۔ پیر بورچی بھشتی خر۔

परम स्वतंत्र नसिर पर कोई

भावत मनहि करो तुम सोई

واضح ہو کہ پیشوا کاران آریاورت دیش حضرات برہمنان نے خود اختیار ہو کر جیسا چاہا اصول قائم کرکے پوری پابندی کرائی اور دیگر اصحاب بھی جو وہان ہوتے وہ بھی بوجہ خوشامد و رداب ناجایز کے حضرات کے ہون مین ہان ملاتے گئے جیسے سری مت بھاگوت وغیرہ کہ جنمین جو کچھ مولفہ ہو کے لیہ برادر جیدیو مصنف گیت گوبند کے ہے سو تر ذیل کا ارتھ بر خلاف ست

شاستروں کے تحریر کئے گئے ہین جس کو کسی (وِدّوان اور دہیوان) عاقل اور عالم کو نہ ماننا چاہیئے وہ یہ ہین -

इन्द्रा गच्छेति० गौरावस्कन्दिन्न हल्यायैजारे
ति० तद्यान्येवास्य चरणानि तैरेवैनमेतत्समु
नोदयिषति ॥ शत० कां० ३ अ० ३ ब्रा० १ कं० १८
रेतः सोमः । श० कं० ३ अ० ३ ब्रा० ५ कं० १
रात्रिरादित्यस्यादित्योदये ऽन्तर्धीयते ॥ निरु०
अ० १२ खं० ११ ॥ सूर्यरश्मिश्चन्द्रमा गन्धर्व इत्य
पि निगमो भवति सोपि गौरुच्यते । नि० अ० २ खं०
६ ॥ जारआभगः । जार इव भगमादित्योऽत्र जार उच्य
ते रात्रेर्जरयिता । नि० अ० ३ । ऐश्य एवेन्द्रो यऐषत
पतिः । श० कं० १ अ० ६ । ब्रा० ३ कं० १८

اب ہمارا راجہ اندر وا ہلیا جی زوجہ گوتما چاریہ کی حکایت جو کہ بالکل دروغ اور برخلاف اصلی روایت شاستروں کے ہے اوس کی معنی و مطلب سری ست یہا گوت پوران مین مندرج ہین، ملاحظہ فرمایئے اور یہ ہے اول یہ کہ دیوں کے راجہ اندر دیولوک مین رہتے تھے وہ سری گوتم رشی کی استری اہلیا جی کے ساتھ زنا (جارکرم) کیا کرتے تھے ایک روز ان دونوں کو سری گوتم رشی نے بچشم خود معائنہ کیا اوسوقت اسطرح سے (سراپ) بد دعا دیا کہ ہے اندر تو ہزار (بہگ) والا ہو جا - اور اہلیا اپنے عورت کو (سراپ) بد دعا دیا کہ تو (پاشان) پتھر ہو جا - مگر جب اون لوگوں نے سری گوتم رشی سے بہت کچھ آرزو منت سے کئے کہ اس بد دعا سے ہم لوگوں کی نجات کیسے اور کب ہو گی

اوسوقت سری گوتم رشی نے مہاراجہ اندر سے فرمایا کہ تمہارے بجاے
ہزار بھگ کے ہزار چشم ہوجاوینگی ، اور اہلیاجی اپنے عورت کو کہا کہ جسوقت
سری رام چندر جی مہاراج اوتار لیکر تیرے اوپر اپنا قدم مبارک رکھینگے
اوسی وقت تو اپنی اصلی صورت کو پاویگی - اب مختصراً نیر وکت اور ست پتھ کر
وغیرہ مین جو معنی و مطلب اوسکے بیان کئے گئے ہین تحریر کئے جاتے ہین
معاینہ فرماکر خود ہی ناظرین اہل انصاف بہ نسبت راست او دروغ کی
داد دیوینگے وہ یہ ہین - اول سورج کا نام اندر اور رات کا نام اہلیا اور چندرمان
کو گوتم کہتے ہین اور رات و چندرمان کا بیوہار استری - پورش کے طرح پر
تمثیلاً لکھا گیا ہے کہ چندرمان اپنے استری راتری سے تمام اہل عالم کو
آسایش و آرام کراتا ہے اور اوس راتری یعنی رات کا جار (آدتیہ) سورج ہے
یعنی جسکے منور اور طلوع ہونے سے (راتیری) شب غائب ہوجاتی ہے
اسوجہ سے راتیری کا (جار) یعنی دشمن سورج ہی (راتری) شب کی صورت
موجودہ (سرنگار) بناوٹ کا بگاڑنے والا ہوتا ہے واضح ہو کہ یہ استری پورش
کا تمثیل دیا گیا ہے کہ جیسے استری پورش یعنی عورت مرد باہم ملکر رہتے ہین
ویسا ہی چندرمان اور راتری بھی ساتھ ساتھ رہتے ہین - چندرمان کا نام
گوتم اسوجہ سے ہے کہ وہ بہت ہی تیز رفتار والا ہے اور راتری یعنی شب کو
اہلیا اسلئے کہتے ہین کہ اوس مین روز یعنی دن (سلے) غائب ہوجاتا ہے
اور (سورج) آفتاب (راتری) شب کو (نیورت) دور کر دیتا ہے اسوجہ سے آفتاب
شب کا (جار) دشمن کہا جاتا ہے - دوم - راجہ اندر اور برتراسر کی حکایت
ہے اسکو بھی پوران والون نے بالکل دروغ بے فروغ کے ساتھ بیان کیا
ہے وہ یہ ہے کہ توسٹا کے فرزند ارجمند برتراسر نے دیوتاؤن کے راجہ

راجہ اندر مہاراج کو مثل لقمہ طعام نگل لیا تب تمام دیوتا بڑے مخوف ہو کر نزدیک سری بشنو مہاراج کے گئے اور سری بشنو مہاراج نے اوسکے قتل کی تدبیر یہہ فرمائی کہ مین دریاے سمندر کے (پہین) کف مین مل جاون گا تم لوگ اوس کف کو اوٹھا کر اوسکو مارنا وہ فوت ہو جاوے گا۔

اب اوس کی راست معنی و مطلب کے طرف توجہ فرمایئے —

اربہتہ ساب یہان آفتاب کا نام اندر ہے جو کہ (برہم الیتوشج) تیز تیج دہاری ہے وہ اپنے (کرنون) شعاعون سے (برتیر) ابر یعنی میگہ بادل کو مارتا ہے جب وہ مردہ ہو کر زمین پر گر جاتا ہے تب وہ اپنے (جل روپ شریر) آب مثل جسم کو تمام (پرتہوی) زمین مین پہیلا دیتا ہے بعد اوس کے تمام دریاو طغیانی اور سیلابی ہو کر دریاے عظیم الشان سمندر مین جا ملتے ہین کیسے دریا ہین کہ (میگہون) ابرون سے پیدا ہو کر آب ہی کے روان رہنے کے لئے ہوتے ہین جسوقت اندر مثل میگہہ روپ برتراسر کو مار کر آکاش سے زمین مین گرا دیتا ہے تب وہ زمین مین سو جاتا ہے بعدہ وہی ابر ہو کر آکاش مین رہتا ہے بعد ازان آفتاب اپنے شعاعون سے زمین مین قطرہ قطرہ کر کے گرا دیتا ہے۔

واضح و لائح ہو کہ اس قسم کی روایات اور حکایات ہزارون پورانون مین مندرج ہین جس کی تائید مین وید وغیرہ ست شاسترون کی شہادت جیسا چاہا معنی اور مطلب تحریر کر کے مندرج پوران کر دیا اسوجہ سے جین وناستک مت والے اور نیز مسٹر موکش مولر مترجم وید بہاشہ وید نے اپنی کتاب انگریزی ترجمہ وید وغیرہ مین تحریر فرمایا ہے کہ وید وغیرہ مین ایسی واہیات و حکایات خرافات مندرج ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وید وغیرہ کسی بہت بڑے زنا کار انسان کا تالیف و تصنیف کیا ہوا ہے۔ اور خاص یہی وجہ تہی

کہ لاکھون اصحاب ترک مذہب ہو کر اہل اسلام و اہل عیسائی ہو گئے
اور وید وغیرہ ست شاستروں کی از حد شکایت ہو کر نظر نفرت سے دیکھنے لگے
چونکہ سری سوامی دیانند جی مہاراج سرستی دل و جان سے مستعد ہو کر اس
دریا پر جوش جہالت اور اودّیا اندہ کار کے سیلابی اور طغیانی کو راست معنی
و مطلب وید وغیرہ ست شاستر ن سے روک کر تمام آریاورت دیش کو
غوطہ زنی سے پناہ دی ورنہ اب تک نہ معلوم کیا حالت ہوتی۔ اب حضرات
کے طلسمات کے طرف متوجہ کرتا ہون کہ حضرات بلا خیال کسی امر کے بلا
خوف دنیا اور آخرت مردون کی بھی خیرات ساتھہ اس دروغ اعتقادات کے
لینے لگے کہ مردون کے نام سے جو کچھ اشیا وزر و جواہرات بیش بہا
صاحبان فریبی و ہرایے نام برہمنان کو دیجاوینگی وہ کل بلکہ اوس سے زیادہ
اہل مردہ کو پترلوک یا سورگ لوک مین ملینگی جسپر بوجہ جہالت و اودّیا اندہکار
کے کل دار مدار ہو کر عمل درآمد ہونے لگا اور ہوتا کیون نہین ذرا مضمون
ذیل کو ملاحظہ فرمائیے

ब्रह्म वाक्यं जनार्दनः॥

ارتھہ۔ جو کچھہ اصحاب برہمنان کے مکہہ (دہن) سے نکلتا ہے وہ
مثل بھگوان کے مکہہ (دہن) سے نکلا ہوا جاننا چاہئے۔ اب فرمائے کیا
مجال کوئی دم تو مار سکے۔ یہان ایک حکایت پر لطافت واسطے ناظرین
پر تمکین کے تحریر کی جاتی ہے۔

(**پوپ**) لفظ کے معنی رومن زبان مین ذی علم و نیک کردار کی ہین مگر
یہان دروغ کو راست یقین دلا کر اپنا غرض و مطلب حاصل کرنے والے کا
نام پوپ رکھا گیا ہے یعنی رومن کیتہلک کے پوپ پادری صاحب اپنے

شاگردون سے کہتے تھے کہ اگر تم لوگ اپنا گناہ میرے سامنے بیان کروگے تو مین معاف کردونگا اور بغیر ہمارے اطاعت و فرمانبرداری کے کسی کو سورگ لوک نہین مل سکتا اور جسکو سورگ لوک جانا منظور رہو تو وہ اسقدر یعنی حسب حیثیت روپیہ وغیرہ میرے پاس جمع کرے اوسیقدر معہ سامان آسایش اوسکو سورگ لوک مین ملیگا چنانچہ جب کوئی ازحد جاہل سورگ لوک کی خواہش کرتا ہوا حسب حیثیت روپیہ وغیرہ جمع کرتا تھا تو پوپ پادری صاحب بمقابلہ تصویر عیسٰی و مریم دست بستہ کھڑے ہوکر بعد منت و سماجت لیسیا ایک ہنڈوی حسب مضمون ذیل تحریر کرکے مہر بن بدستخط و مہر اپنے خواہشمند سورگ لوک کے حوالہ کرکے تاکید فرماتے تھے کہ پہلے سے اپنے رشتہ داران کو تاکید کردینا کہ بعد وفات تیرے قبر مین اس ہنڈوی کو رکھہ دیوین تاکہ فرشتہ ملک الموت ہمراہ تیرے اسکو بھی لیجاکر حسب مندرجہ ہنڈوی والا دیوینگے۔ مضمون ہنڈوی یہہ ہے خداوند عیسٰی مسیح تیرے نام پر فلان شخص ایک لاکھہ یا جسقدر رہو سورگ لوک مین جانے کے لئے میرے پاس جمع کردیا ہے چنانچہ جب وہ تیرے پاس سورگ لوک مین جاوے تو کرپا کرکے تم اپنے پتا (والد) بادشاہ سورگ لوک کے سلطنت مین اوسکو منجملہ رقم جمع مندرجہ ہنڈوی کے مکانات و باغیچہ ہاے و دسواری وغیرہ ہر اقسام و جملہ آسایش کا انتظام معہ کسیقدر زر نقد کے کردیجیئے گا چنانچہ ایسی برابر عملدرآمد ہوتا رہا اور انجیل کتاب کو اس احتیاط سے رکھتے تھے تاکہ کوئی دوسرا معاینہ و مطالعہ نکرسکے کیونکہ اوسکو ملک موروثی خاص تصور کرتے تھے جو بعد معرکہ عظیم سلطان فرمانروائے اٹھوین ہنری کی عہد سلطنت سے کل طلسمات کے دفعیات ہوگئے اور انجیل وغیرہ کے ترتیب و تعلیم کی اختیارات ہوے وہر شخص تحصیل علوم سے اپنے مملکت کی ترقیات کے باعث ہوگئے حالانکہ اب تک بالکل درموقوف نہین ہے

اسی سے مذہب عیسائی کی قرار واقعی رونمائی ہوگئی زیادہ تردید کی ضرورت نہین اول اس مثلہ پر یعنی خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت نچاہیئے عمل کرکے اب آریاورت دیش کی کیفیت سے طرف متوجہ کراتا ہون کہ اوس سے ہزار ہاگونہ طلسمات و ظلمات کا جلوہ بہ توہمات پیشوا و رہنما حضرات برہمنان اس ملک کے خلاف وید وغیرہ ست شاسترون کے پائدار نمودار ہوا و ہے و نہ معلوم کب تک رہے گا۔ سچ ہے

स्वार्थी दोषो न पश्यति ।

صاحبان خود غرضی دوسرے کے نقصان کا کچھہ خیال و لحاظ نہین کرتے۔ بقول شخصے۔ میان کے میان گئے بڑے بڑے سپنے زمانہ حال مین زندہ موجودہ والدین و نیز دیگر بزرگان اہل خاندان کی جو کچھہ خاطر داری و پرستش و تواضع داری ہوتی ہے اوسکے ہر شخص واقف کار و مددگار ہین احتیاج اظہار نہین مگر بعد وفات ضروری و لازمی موافق وید مقدس واہ کرم (یعنی خوشبودار وغیرہ اشیاء جیسے چندن کی لکڑی و کیسر کستوری و چندن وغیرہ معہ روغن زرد شریر۔ (جسم) کا آتش مین جلانا جس سے آب و ہوا مین کسی طرح کا نقص واقع نہوا ور متحرک و غیر متحرک مخلوقات سے آسایش کا باعث ہو) تک کے ہزار ہا روپیہ برہمن و مکفول جائداد قرض لیکر کام کاج ترین سرادہ و گیا پنڈدان وغیرہ کئے جاتے ہین جس سے اوس بیچارہ اہل مردہ کو تو کچھہ بھی فائدہ و آسایش نہین ہوتا و نہ دنیا کے اوپکار کے لئے نقص آب و ہوا رفع ہوتا ہے مگر سری جت پنڈت جی صاحب برہمن پروہت پراگوال و مہا برہمن گیاوال کے آسایش و فائدہ کی گنجایش کما حقہ ہوتی ہے اور وہی دولت بڑے افعال ناجائز مین صرف ہوکر اوس ترین سرادہ کنندہ کے سر پر گناہ کبیرہ

کا بار پہونچایا جاتا ہے جسکے وجہ سے تب نہ سہی تو اب ہی بے تکلف داخل
جہنم ہوتے ہین کیونکہ منو مہاراج فرماتے ہین۔

यावतो ग्रसते ग्रासान हव्य कव्येष्व मंत्रवित ॥

तावतो ग्रसते प्रेत्य दीप्त शुलष्टी योगुडान। मनु०॥

ارتہہ۔ جگ وغیرہ مین جتنے گراس (لقمہ) مورکھہ (جاہل) برہمن
بہوجن کرتا ہے اوتنے ہی بار بمقدار اوسی گراس (لقمہ) کے اوس سرادہ
کرنے والے کو آگ سے گرم کئے ہوے آہنی پنڈ یعنی لقمہ دوددہارا استر
کا بہوجن کرنا ہوتا ہے

यथा सर्वे नौपलेन निमज्जत्यु दके तरन ॥ तथा निम

ज्जंतो धस्ता द्दज्ञौ दात प्रतीच्छकौ ॥ मनु०॥

ارتہہ۔ جسطرح پتھر کے ناؤ پر چڑہ کر آدمی پانی مین ڈوبتا ہے اسی طرح
مورکھہ برہمن کا دان دینے والا نرک مین ڈوبتا ہے۔

श्रोत्रियायैव देयानि हव्य कव्यानि दातृभिः॥ अर्हत्त

माय विप्राय तस्मै दत्तम्महा फलम् ॥ मनु०॥

ارتہہ۔ دان (خیرات) جو کچھہ اشیاء دیا جاوے وہ ویدیا ٹہی
پوجنیہ (قابل پرستش) دہارمیک (نیک کردار) برہمن گن کرم سوبہاؤ کو دینا چاہئے
اوسی کے دینے کا مہا پہل ہے

واضح ہو کہ ایک مرتبہ گرو نانک شاہ ایام ماہ کنوار پتر پکہہ مین مقام
بنارس تشریف لائے دیکھا کہ ہزارون مردمان کنارہ گنگا جی اشنان کر کے
پانی وغیرہ سے ترپن سرادہ کر رہے ہین دریافت معلوم کیا کہ اپنے بزرگان
وفات شدہ کے ترپن سرادہ کرتے ہین دوسرے روز سب سے پہلے بوقت

صبح تشریف لاکر پانی گنگا جی کا ظرف سے مستعدی کے ساتھہ کسی برتن مین بہرکر
دوسرے جگہہ خشک زمین پر ڈالنے لگے جواب سوال دیگر اصحاب برہمنان
وغیرہ ترپن سرادہ کرنے دکرانے والے کے فرمایا کہ میرا کہیت کاشت مقام لاہور
مین بوجہ نہونے پانی کے خشک ہورہا ہے لہذا اوس کاشت کی سیرابی کر رہا ہون
اصحاب از حد جاہل تصور کرکے بطور ظرافت کہنے لگے کہ واہ باباجی خوب سیرابی
کاشت کی کرتے ہو کہان مقام لاہور وکہان شہر بنارس آپ سے زیادہ عقلمند
دنیا مین کون ہوگا تو گرو صاحب نے فرمایا کہ کیون باباجب باوجود تہوڑے
فاصلہ و واقفیت مقام و کاشت کے یہان کا پانی وہان نہین پہونچ سکتا تو
اصحاب مردگان جنکے فاصلہ و مقام و جاے قیام کا کچہہ بہی پتہ و نشان نہین
ہے اونکو کیسے بذریعہ ترپن سرادہ کے آپ دانہ وغیرہ پہونچتا ہوگا کیون
(زیادہ عقلمند ہم یا تم ہر چند سمجہ گئے اور کیا تہا۔ کرتے رہا تہو کیون رفتہ رفتہ بنا کرولتےکی ادو
تکلیف ہی وقت ہے

विनाशकाले विपरीत बुद्धी

یہ کسی شاعر کا قول ہے کہ ایام نحوست مین عقل پر بالکل پردہ پڑجاتا ہی
اصلیت مین حضرات پیشواکاران ملک کو خودغرض برہمنان نے ہر ایک امور
مین برخلاف معنی و مطلب سمجہا کر عملدرآمد کرایا ہے۔ یہان ایک داستان قابل
بیان واسطے غور و ملاحظہ ہے وہ یہہ ہے کہ ایک مہاراجہ صاحب بہادر جو کہ
نامی گرامی جاہل (مورکہہ) تہے اونکے دربار مین ایک پنڈت بناوٹی بڑے
شان و شوکت سے تشریف لائے اور مہاراجہ صاحب بہادر کو بہت کچہہ
اوپدیش فرمائی اور مہاراجہ صاحب اوس پنڈت بناوٹی کے ایسے دام فریب
مین آگئے کہ اوس کی از حد خاطرداری کرنے لگے یہان تک ہوا کہ مہاراجہ صاحب
اوس پنڈت جی صاحب سے (سکہیا) گائتری منتر لیکر پورے چیلہ ہوگئے جب

مہاراجہ صاحب نے گایتری منتر کا ارتھ پوچھا تب پنڈت جی صاحب بوجہ
لاعلمی و نیز بخیال اسکے کہ مبادا کسی وقت کسی لائق عالم پنڈت کے قبضۂ اختیار
مین ہوکر ہماری قدر منزلت سے منحرف ہوجاوین لہذا ایسا مطلب بتلانا چاہیے
تاکہ دوسرا نہ بتلا سکے اور میرے رازقہ مین کسی طرح کا خلل واقع نہووے
لہذا گایتری منتر کا ارتھ (گڑبھوری) بتلایا اور یہ فرمایا کہ کوئی کیساہی پنڈت
اپ کے سامنے آوے اوس سے گایتری منتر کا ارتھ پوچھیے اگر یہ ارتھ
بتلاوے تو اوسکو لائق و ذی علم تصور کرنا ورنہ فریبی اور جاہل تصور کرکے
اپنے دربار مین ہرگز قیام نہ کرانا۔ اسی پرو ارمدار اور عملدرآمد رہا بڑے بڑے
لائق ذیعلم پنڈت تشریف لائے مگر بوجہ پورا انہوں نے جواب سوال کے بالکل
محروم واپس کیے گئے۔ اتفاقاً ایک پنڈت بڑے ذیعلم و تجربہ کار تشریف
لائے اون سے بھی ویساہی سوال کیا گیا مگر بوجہ نہونے جواب حسب خواہ کے
دربار سے باہر کیے گئے اونھون نے خیال کیا کہ گایتری منتر کا ارتھ گڑ بھوری
اور کیا ہوسکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اسکو (مورکھ) جاہل تصور کرکے
اپنے ہی قدر منزلت کے لیے کوئی برخلاف معنی و مطلب بتلایا ہے اس لیے
اسکا ضرور پتہ لگانا چاہیے اور اسکی جہالت دورکرنی چاہیے۔ بعد قیام چند روز
کے معلوم ہوا کہ ایک پنڈت جی صاحب فلان مقام سے تشریف لائے ہین
اون کی مہاراجہ صاحب بہت خاطرداری و دلجوئی کرتے ہین بیچارہ پنڈت
جی صاحب حیران افتان و خیزان بکوشش تمام اوس مقام مسکن پرگنہ جی
صاحب مہاراجہ بہادر کے پہونچے اور وہان دریافت ہوا کہ ایک برہمن
مہاراج برائے نام سنسکرت خوان ہین مگر ایک کوئی راجہ صاحب اسکے
دام فریب مین آ گئے ہین جس سے بہت دولتمند ہوگیا ہے اور ایک

بھر بھوجن سے اشنائی ہے اور اوسی پر جان گزرانی ہے۔ اب پنڈت
جی صاحب کو پورا یقین ہو گیا۔ المختصر یہ کہ پنڈت جی صاحب اپنے تجربہ
کاری و ہوشیاری سے بذریعہ اوس بھر بھوجن بیاری ہیاس گرو جیسا
سکے ارتھ منظرہ مہاراجہ صاحب کو یاد کیا اور بعدہ دربار سری مہاراجہ بہادر
مین تشریف لائے اور وقت ملاقات مہاراجہ صاحب کے عرض کرنے
کہ پہنچی تا تہہ جو کچھ باقی تہا اب اچھی طرح سے وید و دیا کا ارتھ پڑھکر حاضر
ہوا ہون اب گائتری منتر کا بھی راست معنی مطلب جانتا ہون ہر وقت سوال
مہاراجہ صاحب بہادر فوراً وہی گڑبھوری ارتھ کر دیئے تب تو مہاراجہ صاحب
بڑے خوش ہو کر فرمانے لگے کہ بیشک یا تو میرے گرو جی صاحب اسکا ارتھ
جانتے ہین یا آپ جانتے ہین پہر کیا تہا انکی بھی بڑی خاطر داری ہونے لگی
بعد چند روز موقع مناسب دیکھ کر پنڈت جی صاحب نے فرمایا کہ سری مہاراج
تہوڑا تہوڑا سنسکرت اپ پڑھا کرین تو بہتر ہوتا مہاراج نے منظور فرمایا اوسیوقت سے
سنسکرت پڑھانا شروع کر دیا بعد چندے جب مہاراج کو خوب مہارت سنسکرت
کی ہوئی تب پنڈت جی صاحب نے فرمایا کہ سری مہاراج اب ویاکرن کے
قاعدے کے موافق ملاحظہ تو فرمائیے کہ کون کون الفاظ گائتری منتر مین ایسے
ہین کہ جنکے ارتھ گڑبھوری ہو سکتے ہین۔ مہاراج نے بہت کچھ کوشش کیا
مگر وہان گڑبھوری کہان۔ آخرش ناچار ہو کر پنڈت جی صاحب سے فرمایا
کہ اسکا ارتھ تو یہ ہوتا ہے گڑبھوری نہین ہوتا اوسوقت پنڈت جی صاحب
نے کل کیفیت فریب اور جہالت کے کہہ سنائے اور مہاراجہ بڑے نادم
ہوئے۔ سچ ہے جہالت مین ہر ایک کا رنگ جم سکتا ہے۔
اب (ترین وسراوہ) کا معنی مطلب ملاحظہ فرمائیے (ترین) اتر جی

کرنا وہوتا (آسودہ کرتا ہوتا) (سرادہ) سردیا پھر ایک (دلی محبت سے کہ تمام)
جیسے ماتا پیتا (والدین) کو یا دیگر کوئی وِدوان (اہل علم) تشریف لاوے اور
اونکو بڑے پریم سے (دلی محبت کے ساتھ) اوٹھکر تعظیم کرے اپنے خاص جگہہ
گدی تکیہ پر یا جیسا موقع و حیثیت رکھتا ہو صدرنشین کرنیکے بعد حسب حیثیت اپنی بخاطرداری
تمام موافق خواہش و اجازت اونکے ہتھ دھلاوے آب دواشہ وغیرہ سے خوش و آسودہ
کرے بعد ازاں جو کچھ شکوکات بہ نسبت دنیا و دین کے رکھتا ہو ودوان
پرش (اہل علم) سے رفع کرے یا وہ خود ہی خوش و آسودہ ہوکر جو کچھ مفید
امور متعلق دین و دنیا کے ہونگے اوپدیش کرینگے ہر طرح سے آشیرباد سے
شاد کرینگے اب دیکھنا چاہیئے کہ ترپن سرادہ کا نتیجہ کیسا عمدہ ہوا کیونکہ فعل
بلا نتیجہ کبھی نہیں ہو سکتا اور یہ ترپن سرادہ دونون کے زندہ موجودگی سے
ہو سکتا ہے بغیر موجودگی (ترپن) آسودگی و (سرادہ) محبت کا اظہار
کسی طرح پر نہیں ہو سکتا لہذا طرفین کے زندہ و موجود رہنے ہی آسودگی
و اظہار محبت ہو سکتا ہے پس ذرا غور تو فرماویگے کہ جو اصحاب پنجہ ملک الموت
مین گرفتار ہوکر دوسرے جگہہ جاوے تکلیف یا جاوے آسایش مین حسب اصول
نیارکاری پیشور پرم آتما کے موافق اعمال نیک و بد کے جاوے گذر ہے
اور شریر (جسم) موافق رسم و رواج ملکی یا قومی آتش یا خاک مین سپرد کیے
گئے تو وہ اب کسطرح پر خوش و آسودہ نہین ہو سکتے ہیں تائید اسکے پرشن
اپ نشد کا سوتر تحریر کیا جاتا ہے۔

यच्छ्रद्धं न ... आयुरस्त ...
पुत्रः ... यथा ... लोकं
नमति ॥ अ० ७ अ० ३ सू० १० ॥

ارتھ - شریر کے برتمان و شایین انسان جیسے نیک و بد افعال
کرتا ہے ویساہی اوسکے انتھ کرن مین پربل سنسکار ہوتا ہے وہی سنسکار
یا شنا روپ سے سنچت ہوتے ہین اور ہم انچت (پاپ یا پن) نیک و بد
کہا جاتا ہے اونہین باسنایون کے انوکول مرتے وقت اوسکا چت یعنی خیال
ہوتا ہے - مرتے وقت جیوآتما کا اندریون کے ساتھ پہلے قطع تعلق ہوتا ہے
صرف پران کے آسرے جیوآتما رہ جاتا ہے تب نہ کچھ بولتا نہ سنتا و نہ
دیکھتا ہے مگر صرف سوانس ہی چلتی رہتی ہے اوس وقت تک اصحاب اشخاص
کہتے ہین کہ یہ زندہ ہے بعد ازان اودان پران لنگ شریر کے سمیت جیوآتما
کو شریر سے نکال کر (کرما نوکول) موافق اعمال استھان یعنی جگہہ - یونی یعنی
جسم - اور بھوگ یعنی نتائج کو پراپت کراتا ہے - اسلئے جو (پتر) بزرگان حیات
موجود ہین اونہین کو ہر طرح سے خوش و آسودہ کرنے کو بذریعہ ترپن و سرادھ کے
وید وغیرہ ست شاسترون مین اوپدیش کیا گیا ہے - کیونکہ یہ تو مشہور عام ہے
(جیوا بناشی) فنا سے مبرا کہا جاتا ہے لیکن بوجہ اعمال و کردار نیک و بد بحالت
اہل سلطنت یا بحالت اہل رعیت (شریر) جسم مین جو کہ (سنبوگ یعنی تعلقات
باہمی عورت و مرد کے (ویریہ و بیج) آب منی و خون سے و نیز قدرت کاملہ مظہر
کائنات سے ایجاد ہو کر بہ گردش آفرینندہ عالمیان کے جا کے گذین ہوتا
ہے و تکلیف زائیدن و مردن رنج و راحت حیات و ممات برداشت کرتا ہے
اور بوجہ تعلقات جسمانی فرزند دلبند یا والدین دانشمند کے نام سے موسوم ہوتا
ورنہ اسکی پیدایش و نہ موت اور نہ کسیکا پدر و نہ کسیکا پسر بلکہ دراصل رعایا قدیم
شاہنشاہ ازلی و ابدی [illegible] کا ہے جو بوجہ نتائج اعمال تبدیل قالب کیا کرتا
ہے - چنانچہ اسکے شہادت بھگوت گیتا فرمودہ سری کرشن جی مہاراج بیان کیا جاتا

न जायते म्रियते वा कदाचिन्नायं भूत्वा
भविता वा न भूयः। अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पु
राणो न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥ अ० २ श्लो० २० गी०

جیسے یہ (شریر) جسم پیدا ہوتا ہے اور فنا ہوتا ہے ویسے
یہ (جیو) روح پیدا نہیں ہوتا و نہ کبھی فنا ہوتا ہے اور تعلقات پیدایش وغیرہ
(شریر) جسم کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ (جیوآتما) روح کے ساتھ اسلیو جہ سے
یہ (جیوآتما) روح پیدایش و فنا سے مبرا و ہمیشہ سے قدیم و قایم ہے صرف بوجہ
نتایج اعمال (شریر) جسم کو قبول کرتا ہے مگر (شریر) جسم کے فنا ہونے سے
(جیوآتما) روح فنا نہیں ہوتا - پھر سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہین -

शरीराणि विहाय जीर्णान्यन्यानि संयाति नवा
नि देही ॥२२॥ गी० २॥

ارتھ - یہ (جیوآتما) روح ایک (شریر) جسم کو مانند پارچہ کہنہ کے
ترک کر کے موافق کردار نیک و بد کے اوسیوقت دوسرے (شریر) جسم کو مانند
پارچہ جدید کے تبدیل کرتا ہے - اب (پوجا) شبد کا ارتھ دیکہنا چاہیے -
(پوجا) یعنی (ست کار) خاطرداری - اس لفظ کا بہی افادہ و اصحابت زندہ موجودہ
کے لئے ہو سکتا ہے نہ کہ اہل مردہ کے لئے - (پوجا) پرستش (ستکار)
خاطرداری کے ساتھ (سرادہ) سردہا پوربک یعنی دلی محبت سے بذریعہ
اشیاء و نعمت ہاے آب و دانہ وغیرہ کے (ترپن) ترپتی یعنی آسودہ کیا جائے
اب جو پنچ دیو (پوجنیہ) قابل پرستش وید وغیرہ ست شاستروں مین
بیان کئے گئے ہین وہ یہ ہین -

منتر یجروید وہاب وید وسوتر تیتریہ اپنشد

मानो वधीः पितरं मोतमातरम ॥ १॥ य जु०

आचार्य उपनयमानो ब्रह्मचारिण मिच्छते ॥ २॥

अतिथिर्गृहानागच्छेत ॥ ३॥ अथर्व०

मातृदेवोभव पितृदेवोभव आचार्यदेवोभव अ

तिथि देवोभव ॥ तैतिरीयोपनि० ॥

ارتھہ۔ اول (ماتا دیوتا) والدہ قابل پرستش۔ اولاد کو چاہئے
کہ والدہ کو (تن من دہن) جسم و دل و دولت سے خوش و آسودہ رکھیں۔
(ماٹر نا) کلام ناشایستہ نصیحت آمیز کبھی نکریں۔
دوم (پتا دیوتا) والد۔ کی بھی بطور والدہ کے (شیوا) خدمت کرنی چاہئے
سوم۔ (آچاریہ) معلم جو تعلیم علوم کا دینے والا ہے اوسکی بھی بہمہ وجوہ
(شیوا) خدمت کرنی چاہئے
چارم۔ (اتتھی) ہادی دید و ٹو یا دست دہرم کا ہو۔ پورن ودوان
و دھارمیک خیرخواہ ہر خاص و عام و تمام دنیا مین سفر صورت سفر اختیار
کرتا ہوا ست اپدیش یعنی ہدایت و نصیحت مفید سے عوام کی ترقی و آسایش
کا باعث ہو اوسکی بھی (شیوا) خدمت کرنی چاہئے۔ یہ چار دیوتا مورتمان
اور پانچوان پرمیشور پرم آتما نراکار۔ (مورت رہت) اوسکے بذریعہ استتی اپاسنا
اور پرارتھنا او یوگ ابھیاس (پرانایام) سے (شیوا) خدمت کرنی چاہئے
یعنی اوسکی خدمت اوسکے تعمیل احکام سے کرنی چاہئے۔ یہی پنچ دیو جنکیہ
قابل پرستش جنکے صحبت سے پیدایش و پرورش جسم انسان کی ہوتی ہے
جس سے عمدہ نصیحت و حصول علوم و فنون ہر اقسام سے انسان کامل و عالم
ہوکر بعد لطف و آسایش دنیاوی کے پرم آنند موکش یعنی نجات کو پراپت ہوتا ہے

سری منو مہاراج فرماتے ہیں۔

अभिवादनशीलस्य नित्य वृद्धोपसेविनः। च-

त्वारि तस्य वर्द्धन्त आयुर्विद्या यशोबलम्। मनु॰

ارتھ۔ جو مدام نیک مزاج سوشیل ودوان اور ورد ہون کی (شیوا) خدمت کرتا ہے اوسکے (ایو) عمر (ودیا) علم اور (بل) قوت کی روز بروز ترقی ہوتی ہے اور جو ایسا نہین کرتا اوسکے ان سب امور مین روز بروز کمی ہوتی ہے۔ از روے وید مقدس جس کی تائید ست شاسترون واپ نشد وغیرہ سے ہوتی ہے اول ہی (پرمیشور پراپتی) خداشناسی کیلئے (سیڑھیان) زینہ ہاے بلاخوف وخطر ہین مگر افسوس صد افسوس کہ اب بھی باوجود روشنی علوم ہر اقسام وتجربات عوام کے ایسے قابل پرستش کے پرستش نکرکے سنگ ہاے وغیرہ (مورتی) تصویر جو کہ از حد کم ظرفون کے پا انداز ہوکر تیار کرائی جاتی ہین سر ٹکراتے پھرتے ہین اور زر وجواہرات بیش واشیا نفیس سے اپنا گھر خالی کرکے (مورکھون) جاہلون (دشٹاچاریون) بدکردارون کی خانہ پوری کرتے ہین جس سے انواع اقسام کے افعال ناجائز زناکاری ومقدمات فوجداری وغیرہ کے مرتکب ہوکر خیرات دہندہ کو بھی گناہ کبیرہ کے معاون مددگار بناکر جرم اعانت مین شریک کرتے ہین۔ اور دیگر بہت سے پوران جیسے گرڑ پوران وغیرہ کتابین جو کہ خود غرضی واقوام پروری اور مخالفت وید وغیرہ سرتی واسمرتی سے خالی نہین ہین رشی منی کے نام سے تیار کرکے بیچارے ترید ھی کے پیارے اور لاعلمی کے دولارے سیدھے سادے منشون کی دولت کے غارت گری کے لیے بلا محنت ومشقت بالکل دروغ بے فروغ اعتقاد دلاکے ٹٹی کے آڑ مین شکار کرتے ہین۔ اور مرد

بہشت جاوے یا دوزخ مگر اپنے مطلب سے شاد و فرخ۔ اب جو پنچ دیو پوجنیہ موافق پوران برخلاف وید وغیرہ ست شاسترون کے ہین اونکو وتیرا و نکے باہمی جھگڑون کو ملاحظہ فرما کر بلا تعصب داد معدلت دیجئے کہ کسپر اعتقاد و ایمان درست آتا ہے جیسے۔

اول بشنو پوران۔ جس مین علاوہ دیگر امورات کے خالق دو جہان وغیرہ کل بشنو جی مہاراج کو تحریر کیا گیا ہے۔

دوئم شیو پوران۔ اس مین بھی رب العالمین وغیرہ کل بہ نسبت شیو جی مہاراج بیان کیا گیا ہے۔

سوئم۔ دیبی بھاگوت۔ اس مین کل سرشٹی کرتا جس مین آفتاب وغیرہ سے لیکر زمین وغیرہ کل شامل ہین سری دیبی جی مہارانی کو بتایا گیا ہے۔

چہارم۔ گنیش پوران۔ اس مین بھی دنیا کا پیدا کرتا و قایم رکھنا و قیامت کرنا بشرح ایضاً کل سری گنیش پر منحصر کیا گیا ہے۔

پنجم۔ سورج پوران۔ علی ہذالقیاس بشرح ایضاً۔ اس مین باہم اتفاق کا نام بھی نہین بلکہ دوام نفاق سے کام ہے۔ اور ایسے ایسے حکایات بعید العقل دنیا برخلاف یکے بادیگرے بیان کئے گئے ہین کہ جسکو کوئی بھی سلیم العقل ہرگز بجز فضول و لغو کے صحیح قبول نہین کر سکتا نہ کہ عالم و عاقل۔ اگر اختلاف مفصل تحریر کیا جاوے تو فسانہ میر حمزہ و طلسم ہوش ربا و بوستان خیال بھی سربسجود ہو جاوے لہذا بخیال طول باقی فضول تصور کیا گیا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ راست اعتقادی و استقلال فراجی ایسے اختلاف بیانی پر کیسے ہو سکتا ہے جبکہ کل باہم بہ تردید ایک دیگر موجود ہین۔ اور صدہا دیگر اوتار پر بھی بشمول پروردگار سرب شکتمان و نرنکار کا ایسے قایم کئے گئے ہین

کہ معاذ اللہ منہا اور یہ زبانی ہی نہین بلکہ علیحدہ علیحدہ کتابین موسوم بہ
پوران رشی منی کے نام سے ورد زبان ہر خاص و عام ہین الغرض کسی طرف
بجز تاریکی و گمراہی کے روشنی رہنمائی کا نام بھی نہین ہے اور بد اعتقادی کا
تو یہان تک طشت از بام ہوا کہ برخلاف اصول مذہب اپنے اہل اسلام کے
قبور پرستی و پیر پرستی و تعزیہ پرستی کا از حد ازدہام ہوا اور لاکھون ترک مذہب ہوکر
قائم مقام حضرت اسلام و ہزارون مقبول بارگاہ حضرت عیسے علیہ السلام ہوگئے
جو مثل بھائی دام محبت مین گرفتار اب وہی مثل قصاے صورت سے بیزار
اور جو بجاے پسینہ خون ٹپکانے کو تیار اب وہی خون کے خواستگار اور
جو ہر وقت کے مددگار یار وفادار اب وہی نفرت سے درپے آزار ہین۔ اب
قابل غور و انصاف یہ ہے کہ اول تو جو شئے غیر محدود ہے وہ محدود ہرگز نہین
ہوسکتے۔ دوم۔ پرمیشور پروردگار کے (نرا کار) لاجسم ہونے سے (مورتی)
تصویر بھی نہین ہوسکتی اور (اوتار) پیدا ہونا ایک شئے کا دوسرے جگہہ مین اسی حالت
مین ہوسکتا ہے جبکہ وہان نہ ہو اور جو شئے کہ ہر جگہہ موجود ہے تو یہ نہین
کہا جاسکتا کہ وہ شئے یہان پیدا ہوئی۔ اگر یہ کہا جاوے کہ بضرورت جسم فانی
قبول کرتا ہے تو بھی محض لغو کیونکہ پیدائش دنیا جو کہ بڑا بھاری اہم و مشکل کام
اسرار عالانجل کہ جس مین افتاب عالمتاب و غیرہ عجائب و غرائب کرشمات کا جلوہ
ظہور پذیر ہین جو بجز خداوند کائنات قدرت انسانی کے متعلقات کسی طرح پر
نہین ہوسکتے بغیر جسم کے بلا تکلف باسانی انجام کرتا ہے تو اس سے زیادہ
کون سے امور مشکل و دشوار ہین جسکے لئے مجبوراً جسم انسانی قبول کرنا پڑتا
ہے۔ کیا راون و کنس راجہ وغیرہ کا قتل کرنا تھا یا بھگتون کا ادھار کرنا
تھا۔ لعنت اللہ۔ پرمیشور سرب بیاپک ہونے سے راون کنس۔

وغیرہ مین بھی موجود تہا اور ہر مخلوقات مین موجود ہے جسوقت چاہے نیست
ونابود کرسکتا ہے وکرتا ہے ۔ یہ کٹھہ اپنشد کا سوتر ہے۔

यदेवेह तदमुत्र यदमुत्र तदन्विह मृत्योः मृत्यु
माप्नोति यइह नानेपश्यति ॥ क०उ०व०४सु०१०

ارتھہ ۔ جیسے چتین شریر مین رہنے والے جیو کے اوستہا
بہید سے اوسی شریر مین یا ان جنم یا ان یونی کے پراپتی مین گن کرم سوبہا
بدل جاتے ہین ویسے پرمیشور کے نہین بدلتے وہ تو ایک رس رہتا ہوا
شترو متر و بہید سے رہت ہے نہ اوسکا کوئی شترو یا متر نہ وہ کسیکا شترو
یا متر ہوتا ہے لیکن وہ اپنے سوبہاوک شکتی سے سب کا دہارن وپالن
کرتا ہے ۔ سچ ہے رات دن جڑہ مورتی پتھر وغیرہ کے پوجا یعنی پرستش
کرتے کرتے وسر ٹکراتے ٹکراتے (بدھی) عقل و دماغ پر پتھر پڑ گیا کیونکہ
الصحبت مؤثر ۔ اثر صحبت ضرور ہوتا ہے ۔ بقول شخصے ۔
سگ اصحاب کہف روزی چند پے نیکان گرفت مردم شد
جنکی ست سنگت تے نہ بنی تنکی نہ بنی نہ بنی نہ بنی ۔ اب دیکہنا چاہیے کہ مورتی کے
معنی شبیہہ یا تشکل مجسیم کے خواہ وہ سنگی یا دستی و عکسی ہو جو در اصل بطور یادگار
اصل کے ہوتی ہے ۔ اور جبکہ اصل نراکار ہے تو اوسکی مورتی کسیطرح
نہین ہوسکتی ہے اور بوجہ شبد کے اصطلاحی معنی عبادت کے لئے زیادہ
مروج ہین مگر گیانوان لوگ تو پرماتما کی پوجہ اس طریق پر کرتے ہین کہ وید
یوکت گیان کے انوکول اوسکے گن کرم سوبہاؤ کا بچار کرتے ہوئے اوسکی
استتی پرارتہنا کرتے ہین اسی غرض سے کہ اوس سے پریم بڑہے اور
اوسکے احکام کا پورا پورا پالن کیا جاوے کیونکہ یہ امر ضروری ہے کہ عابد

ہین معبود کے گن اور سوبہاؤ کچھ نہ کچھ ضرور آجاتے ہین اسوجہ سے کہ
جب عابد اپنے معبود کو خوش کرنا چاہتا ہے تو وہ ہمیشہ پرمیشور پرماتما کے
منشا اور احکام کے موافق کام کرتا ہے اور چونکہ پرمیشور پرماتما نیارکار
اور دیالو ہے اور دہرم پر چلنے کے لئے حکم دیتا ہے اسلئے اوسکا عابد
راست کسی وقت مین نیار اور دہرم کا راست پیرو کار ہوجاتا ہے اور اوسکے
احکام عوام کی تعمیل عین فرض تصور کرتا ہی اور یہی ایک ذریعہ انسان کے
نجات کا ہے۔ اور جو لوگ اوسکی فرضی مورتی بناکر سنسارک پدارتہون سے
اوسکا فرضی سنمان کرتے ہین وہ اوس نربکار پرماتما مین نانا پرکار کے بکار
کو قایم کرکے اپنے کو دوشی بنالیتے ہین اور پرمیشور اس جاہلانہ عبادت سے
اونکو کسی لوک مین کوئی عمدہ پہل یعنی نتیجہ نہین دیگا اسوجہ سے کہ فعل مذکور
بہ خلاف اصول قانون الہی عمل مین آتا ہے کیونکہ کوئی عاقل اس امر کا اقرار
نہین کرسکتا ہے کہ بادشاہ یا آقا کے قانون اور مرضی کے خلاف جو شخص
کام کرتا ہے (خواہ وہ بوجہ عدم واقفیت یا باعتبار حصول خوشنودی عافیت
اپنے مالک کے کرتا ہو) اوسکو بادشاہ یا مالک کسیوقت سزا ندیوے
اسلئے اوسکے احکام کی تعمیل کرنا ہی باعث خوشنودی اور بہبودی کا تصور کرنا
چاہیے اور وید وکت کرمون کو چہوڑ کر مورتی یا اوتار وغیرہ کو بذات خود پرمیشور
یا ذریعہ پراپت پرمیشور تصور کرکے انسان کے استعمالی اشیاء سے اوسکی فرضی
پوجا کرنا اپنے عمر کو بے فائدہ خاک مین ملاتا ہے کیونکہ پرماتما کا سرب ویاپک
بہاؤ ہر ایک پدارتہون مین یکسان ہے۔ پہر ویاپیہ کو ویاپک پر چڑہانا محض فضول
ہے۔ علاوہ اسکے مورتی ایک ویشے ہے اور پرمیشور سرب ویشے سے پہر
وہ مورتی کی انترگت کسطرح سے آسکتا ہے اور اگرچہ پرمیشور اپنے سرب ویاپکتا

کے خلاف جڑھ مورتی مین داخل ہوے تو جسطرح جسے جڑھ شریر مین جیو آتما
کے داخل ہوتے ہی شریر چیتن ہو جاتی ہے اوسی طرح پر مورتی کو ضرور چیتن
ہو جانا چاہیے مگر ایسا نہین ہوتا - اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جب جیو کا شریر سے
ساتھ سنجوگ اور بیوگ ہونا قدرت انسانی سے باہر ہے تو سرو شکتمان پرمیشور
کو آواہن کرنے سے جڑھ شریر مین بولا لینا اور بذریعہ بسرجن کے اوس سے
علیحدہ کر دینا کسی طرح پر ممکن نہین ہو سکتا - اور یہ پرمیشور پرماتما کی رچنا عجائب
غرائب کے نظارہ سے ضرور وہ صانع عالمیان کا نظارہ ہوتا ہے جیسے فعل کو
معائنہ کرکے فاعل کا یاد ہونا یہ بھی ایک جز عبادت کا ہے نہ کہ صنعت انسانی
بقول کبیر داس - پتھر پوجے ہر ملین تو ہم پوجین پہاڑ - یہ غایت درجہ جہالت
کا ہے کہ ایسے پتھر کے مورتی پوجن و تیرتھ مین نہان اور کاشی اشنان و گیا
وغیرہ پنڈدان سے امید موکش یعنی نجات کی رکھتے ہین - یہ شنکراچارج جی
فرماتے ہین -

तनुमत्यजति वा काश्याम वा स्वपचस्य गृहे ऽथ
वा ज्ञान सम प्राप्त समये मुक्तो सौ विगताश्य ॥

ارتھ - شریر کاشی مین تیاگ کرو یا چانڈال کے گہر مین تیاگ کرو بغیر
گیان کے موکش یعنی نجات نہین ہو سکتی ہے اب تائید اسکے وید منتر وغیرہ
مختصراً تحریر کیے جاتے ہین -

अन्धन्तमः प्रविशन्ति ये ऽ सम्भुति मुपासते ॥
ततोभूय इवते तमोय उसम्भुत्या ꣳ रताः ॥ यजु०
अ० ४० मं० ९

یہ یجروید کا منتر ہے - ارتھ - جو ادو وان لوگ (استیت رہت پیدائش

سے سب اچیتن سروپ کارن پرکرتی کو ایشور مان کر اوپاسنا کرتے ہین وی اگیان روپ اندہکار کو پاکر دریائے تکالیف مین غوطہ کہاتے ہین - اور پرتھوی وغیرہ پانچ بہوتون یا پرتھوی وغیرہ کے بکار یا شان وغیرہ پرکہہ منش شریر کارج جگت کی ایشور بہاونا سے اوپاسنا کرتے ہین وے اوس اگیان روپ اندہکار سے بہی زیادہ گہور دکھہ روپ نرک مین گرکے مہا کلیش کو پراپت ہوتے ہین کبہی کلیان کو نہین پاتے لیکن اتدو تیہ سرو شکتمان پرمیسر پرماتما کے اپاسک ہی سکہہ کو پاتے ہین -

नतस्य प्रतिमा अस्ति यस्यनाम महद्यशः हिरण्य

गर्भः इत्यष मामाहिं ०२ सोदित्यषाय स्मान्न जात

इत्यषः ।।य० अ० ३२ मं० ३।। सपर्य्यगाच्छु क्रमकाय

व्रणा मस्नाविर ०२ शुद्धमपाप विद्धम कविर्मनी

षी परिभुः स्वयम्भुर्याथा तथ्यतो ऽर्था नव्यदधाच्छा

श्वतीभ्यः समाभ्यः ।।यजु० अ० ४० मं० ८

یہ یجر وید کا منتر ہے - ارتہہ - جو پورن ہے اور کبہی جنم نہین لیتا اور جس کی کسی طرح کی مورتی یعنی تصویر بن نہین سکتی وہ پرمیشور ہے اور جو پرمیشور تیج والے سورج وغیرہ لوکون کا پیدا کرنے والا ہے اور پرمیشور کسی ماتا پتا کے وجہ سے پیدا نہین ہوا و نہ ہوتا ہے و نہ ہوگا اور نہ شریر (جسم) لیکر بچہ جوان و ضعیف ہوتا ہے نہ اوس پرمیشور کا پرتمان یعنی (مورتی) تصویر کسی طرح پر تیار ہو سکتی ہے کیونکہ وہ پرمیشور وجود والا نہین ہے اور ہر جگہہ و ہر شے مین بیاپک ہے اور جو پرمیشور سب کا جاننے والا و سب کے (من) دل کا شاہد بہی سب کے اوپر براجمان اور انادی سروپ ہے یعنی

جسکا آغاز و انتہا نہین ہے - اور جو اپنے (انادی سروپ پرجا) رعایا قدیم کو (انتریامی روپ) غیب دان سے اور بذریعہ وید مقدس کے تمام مطالب حصول و دنیا کی اپدیش کیا کرتا ہے - اور جو سب مین بیاپک اور اننت سامرتھ والا اور ہر ایک طرح کی (شریر) جسم و عارضہ وغیرہ سے رہت اور ناڑی وغیرہ کے بندہن سے جدا اور ہر ایک دوش یعنی گناہ وغیرہ سے مبرا ہے وہی پرمیشور ہے -

यद्वाचानभ्युदितंयेनवागभ्युद्यते ॥ तदेव ब्रह्म त्वं

विद्धिनेदंयदिदमुपासते ॥ सा० वे० त० उ० खं० १ सु० ५.

یہ سام وید یہ تولکار اپنشد کا سوتر ہے - ارتھ - جو برہم بانی (زبان) سے نہین کہا جاسکتا یا پرکاشت نہین ہوتا بانی زبان سے (شبد) آواز کا اظہار ہوتا ہے شبد - (آواز) سے بہنہ (علیحدہ) ہونے سے برہم بانی کا وشے نہین ہوتا - جس برہم سے بانی پرکاشت ہوتی ہے یعنی ایشور کرت نیم ہی سے بانی کرکے اوچرت شبد ارتہہ کا بودہ کراتا ہے - اگرچہ وید وغیرہ شاستر کے پرمان ہی کے آسرے سے برہم ایسا ایسا ہے آچاریہ (معلم) لوگ بانی (زبان) سے ہی ششیون (شاگردون) کو اپدیش کرتے ہین اوس سے بدہی (عقل) کے موافق منش لوگ بھی برہم کو جانتے ہین تو بھی گرو لوگون کی وہ بانی شبد اور ارتہہ کا (شنبندہ) تعلق جتانے کے لئے جیسی کارن ہوتی ہین ویسی برہم گیان کیلئے نہین ہوتی لیکن اوچارن کے بانی سننے مین کارن ہوتے ہین اور اپنے سادہنون کے سہت دہیان برہم گیان کا ساکہات کارن ہوتا ہے اوسی بانی کی بانی بھی ہونے کو تو برہم جان اور جو منش لوگ جس بانی سے پرکت ہوتے لوگ

شبد آدی روپ کارج کا سیون کرتے ہین وہ یہ برہمہ نہین ہے۔

यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यति ॥ तदेव

ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ६॥

یہ سام وید یہ تو لکار اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھ — جو برہمہ روپ گیان کے ساو ہین اندریہ یعنی اجزاء جسمانی سے نہین دیکھا جاتا اور جس کی مہر کے کرپا سے جیو آتما یعنی روح انتہکرن یعنی دل کے خیالات کو دیکھتا ہے اسلئے تو چکشو کے چکشو کو برہمہ جان۔ جو اس نتر سے دیکھنے کے لائق اشیاء کا منش یعنی انسان سیون یعنی استعمال کرتے ہین وہ یہ برہمہ نہین ہی اب مختصراً بہ نسبت (موکش) نجات کے تحریر کیا جاتا ہے جو نہایت ہی آسان گنگا اشنان وگیا پنڈدان وغیرہ سے تصور کیا گیا ہے۔ ذرا غور فرماے

मनसैवेदमाप्तव्यं नेह नानास्ति किंचन ॥ मृत्योः

स मृत्युं गच्छति य इह नानेव पश्यति । क॰ उ॰ सु॰ ११

یہ کٹھ اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھ — برہمہ گیان کے لیے بہت تدبیر نہین ہے صرف شاستر یہ سید ہانت سے۔ دہیان سمادہی مین لگی ہوئی شدہ بدہ سے ہی کوئی انسان ایک رس برہمہ کو جان سکتا ہے دوسری تدبیرین درستی عقل کے لیے ہین۔ اور جو انسان انیک اُپایون یعنی بہت تدبیرون کو دیکھتا ہے اوس سے برہمہ گیان یعنی خدا شناسی ہونا غیر ممکن ہے اور بغیر گیان کے موکش یعنی نجات نہ ہونے سے منش یعنی انسان باربار جنم مرن یعنی قید تناسخ مین گرفتار رہتے ہین۔

पुरमेकादशद्वारमजस्यावक्रचेतसः । अनुष्ठाय न

शोचति विमुक्तश्च विमुच्यते एतद्वै तत् ॥ १॥

क॰ उ॰ व॰ ५

یہ کٹھہ بلے اپ نشد کا سوتر ہے ارتھہ - جیسے راجہ شہر پناہ بنوا کر چند دروازہ آمد رفت کے لیے مقرر کر دیا ہو اور وہ موافق اغراض اوسکے منصفانہ عمل ور آمد کرنے مین اندوہگین نہین ہوتا اوسی طرح سے جس نے متھیا گیان (دروغ علمی) چھوڑ دیا ہو وہ تتو گیانی پرش کار جون کی سندہ کرنے والے اگیارہ چھدرون (سوراخون) والے (سات سر مین اور دو نیچے یہ تو مشہور ہین مگر ایک ناف مین ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے رس پہونچکر گربہ کا شریر بنتا ہے اور ایک سوراخ دماغ مین ہوتا ہے جو بعد پیدائش بھی چند برس تک سر پر پھڑکتا رہتا ہے بعدہ پر ہو جاتا ہے اور عورت کی اندام نہانی مین دو سوراخ ہوتے ہین ایک الہ بول دوسرا الہ پیدائش جسم اسلیے عورت کی بارہ اور مرد کے اگیارہ سوراخ ہوتے ہین) نگر استہانی شریر کا تین آشرمون مین یعنی برہمچریہ آشرم - گرہست آشرم - بانپرست آشرم دھرمانکول (شیون) استعمال کرکے انسان چوتھے سنیاس آشرم مین شوکاتر نہین ہوتا اور شریر (جسم) کو چھوڑکر موکش یعنی نجات کو پراپت ہوتا ہے - یہ مہہ گیان کا پہل موکش یعنی نجات ہے

अविद्या स्मिता रागद्वेषाभिनिवेशाः पंचक्लेशाः

यो० द० समा० पा० १ सु० ३

अविद्या क्षेत्र मुत्तरेषां प्रसुप्ततनु विच्छिन्नोदाराणा

म ॥४॥ अनित्याशुचि दुःखानात्म सुनित्य शुचि

सुखात्म ख्याति रविद्या ॥५॥

दृक् दर्शन शक्त्यो रेकात्मते वास्मिता ॥६॥

सुखानुशयी रागः ॥७॥

یہ جوگ شاستر کے سوتر ہین - ارتھہ - اول - اودیا - دوم - اسمیتا

سیوم - راگ - چہارم - دویش - پنجم - ابہنویش - یہ پانچ اقسام کے کلیش ہین - اودیا وغیرہ پانچ کلیش یعنی جب پانچ پرکار کے میتھا گیان ادہک یعنی زیادہ ہوتے ہین تب اپنے اپنے گنون کو مضبوط کرتے ہین اور جب (اسمیتا) زیادہ ہوتا ہے تب (اہنکار) غرور ہوجاتا ہے اور چیت کے برتیون کو بدل دیتے ہین اور سنسارک سکھہ دکھہ کے ندی کو بہانے لگتے ہین اور ایک دوسرے کے مددگار ہوکر نتائج اعمال کو ظاہر کرتے ہین - یہ ترجمہ بیاس کرت ہے - ان سب کلیشون کا مول کارن اودیا ہے - لیکن چیت کے پانچون برتیون کو چہادت یعنی ٹہیک روکنے اور موکش کے سادہن مین شب و روز مشغول رہنے سے پانچون کلیش مذکورہ بالا نیست و نابود ہوجاتے ہین - اور اوس مین سے (اسمیتا) وغیرہ چار کلیشون دروغ بیانی وغیرہ دوشون کی ایک اودیا ماتا ہے جوکہ جاہل انسانون کو اندہکار مین پھنسا کر جنم مرن وغیرہ دوکھہ ساگر مین ڈوبوتی ہے مگر جبکہ ودوان دہرم آتما اپاشکونکی ستّ ودیا سے اودیا دور ہوکر نیست و نابود ہوجاتی ہے اوسوقت انسان موکش یعنی نجات کو پراپت ہوتا ہے - اودیا حسب ذیل کو کہتے ہین - (نتیہ جیسے پرمیشور و جیو) خدا و روح (پرکرتی) سامان پیدایش دنیا ازلی و ابدی کو (انتیہ) حادث و فانی جاننا اور کارج یعنی (شریر) جسم اور اشیاء موجودہ دنیاوی وغیرہ کو (نتیہ) ازلی و ابدی جاننا - یہ اودیا کا اول حصہ ہے اور (اشوچی) جیسے بول و براز وغیرہ اشیاء بدبودار وغیرہ سے بہرا ہوا (شریر) جسم کو پاک جاننا اور تالاب یا دریا سے وغیرہ کو تیرتہہ اور اوسکے اشنان سے دافع گناہ و باعث مغفرت تصور کرنا اور اشیاء پاک جیسے حصول علوم و راست گفتاری و راست کرداری وغیرہ کو ناپاک خیال کرنا یہ اودیا کا دوم حصہ ہے - اور

دوکھہ مین سکھہ اور کام - کرودہ - لوبھہ - موہ - شوک - اپرشا - دویش - وغیرہ دوکھہ مین سکھہ ملنے کی اُمید رکھنا - اور ضبط حواس ظاہری و باطنی و نسکام - سنتوکھہ - بیبک - پرشننا - پریم - اور متراوغیرہ سکھہ مین دوکھہ جاننا - یہ اودّیا کا سیوم حصہ ہے - اسی طرح پر (جڑہ) غیر متحرک مین (چیتن) متحرک اور متحرک مین غیر متحرک تصور کرنا - یہ اودّیا کا چہارم حصہ ہے - یہ چار اقسام اودّیا کے تمام دنیا مین جاہلون کو ہوکر ہمیشہ اون کو حالت خراب وخستہ مین رکھتی ہین مگر جب بوجہ ودّیا (جو شئے جیسی ہو اوسکو ویسا ہی ٹھیک ٹھیک جاننے کو ودّیا کہتے ہین) کے اودّیا سے رہائی ہوتی ہے تب (جیو) روح موکش یعنی نجات کو پاتا ہے - دوم - (اسمیتا) ابہمان یعنی غرور سے اپنے کو سب سے بڑا دلائق وغیرہ جاننا - سیوم (راگ) خواہشات آسایش دنیاوی مین فکرمند رہنا چہارم - (دویش) خودغرضی کی وجہ سے حصول مقاصد کے لئے غصہ ہونا اور مغموم رہنا - پنجم - (ابہنویش) ہر شخص چاہتا ہے کہ یہ جسم مدام قیام پذیر رہے موت نہو اور بجز آسایش کے تکلیف کا نام نہو یعنی جسکا ہر خاص و عام کو ایک طرحکا خیال ہو اوسکو - (ابہنویش) کہتے ہین - اس سے حفاظت اوسوقت ہوسکتی ہے جبکہ (جیو) روح (برمہہ) پرمیشور پروردگار و (پرکرتی) سامان پیدایش دنیا کو (نتیہ) ازلی اور ابدی اور دیگر ہر موجودات عالم گوناگون کو جو کہ ایک دوسرے کے خاصیت سے پیدا و معدوم ہوتے ہین اون کو (انتیہ) حادث فانی تصور کرے - ان کلیشون کے دفعیات سے (جیو) روح کو (موکش) نجات حاصل ہوتی ہے یعنی کل امور قبیحہ کو ترک کر کے امور حسنہ کا عادی ہو اور جوگ ابہیاش (پراناپام) موافق وید وغیرہ ست شاسترون کے (تپ) عبادت کا کرنے والا ہو اوسوقت بعد مہارت کامل جوگ ابہیاش کے

(موکش) نجات ہوتی ہے ورنہ بجز جوگ ابھاش (پرانا یام) کے (موکش) نجات کے لیے دوسری کوئی تدبیر نہین ہے۔ اب تائید اسکے اپنشدون کے سوتر تحریر کیے جاتے ہین۔

यदा पंचावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह॥ बुद्धिश्च

नविचेष्टतेतामाहुः परमांगतिम्॥ क० उ० सु० १०

یہ کٹھ اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھ۔ جب منش کے اندر سیم روپ چھدرون دوآراسکلنی والی پانچ پران اور انتہکرن مین قیام کرتے ہوئے بدھی روپ برتی سب اپدرون سے شانت استھت ہوتی ہے کسی طرح پر ورودہ (برخلاف) نہین ہوتی تب جیون مکت دشا کو پراپت ہوتے گیانی جیو آتما کے لیے موکش کا دروازہ کھلا ہوا جاننا چاہیے۔

यदा सर्वे प्रमुच्यन्ते कामायेऽस्यहृदिश्रिताः॥ अथ

मर्त्योऽमृतोभवत्यत्र ब्रह्मसमश्नुते ॥१४॥ क० उ० व० ६

یہ کٹھ اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھ۔ جب تک وشئے بھوگون مین رگ دویش ودھ وردوہ (برخلاف) مین دویش کی نیورتی نہین ہوتی تب تک (موکش) نجات نہین ہوسکتی جب انادکال (اوقات لاانتہا) سے سنچت وشئے کی خواہشات بذریعہ جوگ ابھیاش (پرانایام) کے دور ہوجاتی ہین تب یہی پرش (جنم مرن) زائیدن ومردن کے تکالیف سے رہائی پاکر (برہملوک) حالت نجات کو پاتا ہے

यदा सर्वे प्रभिद्यन्ते हृदयस्येह ग्रन्थयः॥ अथमर्त्यो

ऽमृतो भवत्येतावदनुशासनम्॥ क० उ० व० ६ सु० १५

یہ کٹھ ولّے اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھ۔ جب منش یعنی انسان

سے کے ہر دو سے یعنی دل کے بندھن یعنی تعلقات چھوٹ جاتے ہین تب وہ
(مکت) نجات ہوتا ہے اسلئے تعلقات دلسے رہائی کے لئے بہت ہی
(جتن) تدابیر کرنا چاہیے اس سے زیادہ گیان یعنی عالم کو کچھ (کرتبہ)
کرنا اور (اُپدیش) ہدایت نہین ہے - اب مورتی پوجن کے اصلیت
کی نوعیت تحریر کیجاتی ہے واضح ہو کہ جب پیشوا کاران حضرات برہمنان کا
اعلےٰ سے ادنےٰ یعنی راجہ سے لیکر پرجا تک پورا پورا تسلط و قابو بذریعہ
فریبانہ اعتقاد دلانے و داب ناجائز کے ہوگیا او سوقت بڑے عیش و نشاط
یا حکومت بلا محنت و مشقت لطف زندگی اوٹھانے لگے - اور قاعدہ عام
ہے کہ جب آزادی و عیش عشرت کی زیادتی ہوتی ہے تو ضرور ہی لذات
جسمانی اور روحانی کے طرف طبیعت مائل ہوتی ہے چنانچہ حضرات لذات
جسمانی و روحانی مین مشغول ہو کر مثل چھپے درویش کے (مدیرا مانس و
استری گمن) شراب و قلیا و زناکاری پوشیدہ طور پر کرنے لگے کیونکہ بغیر
اسکے لطف زندگی نہین ہو سکتی مگر چونکہ کچھ خوف و خیال رسوائی کا بھی
بھی تھا لہذا ایک کتاب معروف و مشہور تنتر شاستر کہ جسکو پانچوان وید مولفہ
سری مہادیو جی سوامی بھی کہتے ہین تیار کرکے ایک مذہب اسم با مسمےٰ
بام مارگ قائم کر لئے اب تو بلا خوف رسوائی و بدنامی دنیا و آخرت پنچ مکار
کرکے عیش و آنند کرنے لگے - مختصراً مثل نمونہ واسطے نظارہ اہل دانش
تحریر کیجاتے ہین

मद्यं मांसंच मीनंच मुद्रा मैथुन मेवच ॥ एते पंच
मकारास्यु मोक्षदा हि युगे युगे ॥
प्रवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वरणा द्विजातयः ॥ निवृत्ते
भैरवीचक्रे सर्वे वरणा पृथक पृथक ॥

ارتھہ ۔ (مدیہ) شراب (مانس) قلیا گوشت (مین) مچھلی (مدرا)
پوری کچوری وغیرہ (میتھن) عورت ۔ اسی کا نام پنچ مکار ہے اور بھیروی چکر
اسی مین ہوتا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی قوم ہو اوسوقت سب ایک
ہین کسی کو کسی سے کچھہ پرہیز کھانے وغیرہ کا نہین ہوتا ۔ یہان یہ بھی جاننا
چاہیئے کہ احاطہ مندر سری جگننا تھہ جی اسی بھیروی چکر کے اصول سے تیار
کرایا گیا ہے جو ایک بام مارگی راجہ کا بنوایا ہوا ہے اسیوجہ سے وہان کچھہ
پرہیز کھانے پینے کا نہین ہے اور درمیان دونون بھائی سری کرشن جی
مہاراج و بلبھدر جی مہاراج کے بجاے استری ہمشیرہ سیری سبھدرا جی کو جگہہ دیا گیا
ہے کیونکہ اوس بام مارگ مذہب مین کوئی عورت کسی قسم کی ہو مثل زن
منکوحہ تصور کیجاتی ہے ۔ وقت پنچ مکار بھیروی چکر کے مرد سب شیو روپ
و عورت سب مثل پاربتی جی کے تصور کیئے جاتے ہین ۔ اب تائید اسکے
اسلوک جو کہ منوسمرتی مولفہ سری منو مہاراج مین بنا کر شامل کی گئی ہے زیب قلم
[illegible] ہے

[illegible] वृत्ति
रेषाभूतानां निवृत्तिस्तु महाफला॥ मनु० अ० ५
अ० ५६॥

ارتھہ ۔ (مانس) گوشت کھانے (مدیہ) شراب خوری (میتھن)
زناکاری مین کچھہ دوش یعنی گناہ نہین ہے اور زناکاری مین اسوجہ سے
دوش نہین ہے کہ وہ تو جیونکا سوبھاوہی ہے

اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ بدون تکلیف دہی کسی روح کی گوشت ملیں
نہین ہو سکتا و بیدون قصور کے تکلیف دنیا سراسر داخل عذاب ہے نہ کہ داخل

اور شراب کے لئے تو قطعی ممانعت ہے کیونکہ اوس سے ضرور ہی عقل سلیم مین فتور واقع ہوتا ہے۔

बुद्धिं लुम्पति यद्द्रव्यं मदकारि तदुच्यते । मनु० ।

ارتھ۔ عقل سلیم کی خرابی کرنے والے اشیاء کا کبھی استعمال نکرنا چاہیئے۔ اور بہ نسبت گوشت خوری کے زیادہ لطف یہ ہے۔

वैदिक हिंसा हिंसा न भवति ॥

ارتھ۔ از روے وید وغیرہ جو ہنسا ہے یعنی جانوران جو قتل کئے جاتے ہین وہ داخل عذاب نہین ہے بلکہ داخل صواب کیونکہ دوسرے اشلوکون مین تحریر کیا گیا ہے کہ از روے وید وغیرہ جو جانوران قتل کئے جاتے ہین اوسکو نیز قتل کرنے والے کو یعنی مقتول کو فوراً اوسیوقت اور قاتل کو بعد وفات سورگ لوک ملتا ہے لہذا داخل صواب ہے

چنانچہ از روے شرع شریف اہل اسلام بھی جو جانوران ذبح کئے جاتے ہین بہشت نصیب ہوتے ہین لہذا جائز وروا ہے۔ اون اصحاب اہل اسلام و بام مارگی سے کہا جاوے کہ (بیکنٹھ یا سورگ لوک) بہشت کی خواہش ہر شخص کو ہوتی ہے اور اسی واسطے عبادت پوجہ وغیرہ کئے جاتے ہین تو اپنے ہی خاندان والد وغیرہ بزرگان کو قتل کرکے بہشت نصیب کیون نہین کراتے جنکو بڑے اشتیاق بہشت ہے اور وہ بیچارے جانوران ناکردہ گناہ تو بہشت کیلئے اشتیاق بھی نہین ظاہر کرتے اونکے قتل پر کیون سرگرم و تیار ہو۔ یارو یاد رکھو کہ یہ بہانہ بازی ایک بھی اوس (نیاے کاری) منصف مزاج خداوند عالمیان شاہ جہان کے مقابلہ مین کارگر ہرگز نہوگی۔ حالانکہ اوسی اوپنیشد مین سری متو مہاراج فرماتے ہین

नाकृत्वा प्राणिनां हिंसां मांस मुत्पद्यते
क्वचित्। नच प्राणिवधः स्वर्ग्यस्तस्मा
न्मांसम्विवर्जयेत्॥ मनु०॥ ४८॥

ارتھ - بدون ہنسا جیون کے مانس پیدا نہیں ہوتا اور جیونکی ہنسا سورگ لوک ملنے کے واسطے نہیں ہے لہذا مانس کھانا نہ چاہیے -
اور لیجیے -

मांसभक्षयिता मुत्र यस्य मांस मिहाद्म्यहम्॥
एतन्मांसस्य मांसत्वम्प्रवदन्ति मनीषिणः॥
मनु० अ० ५५॥

ارتھ - جسکے مانس کو مین یہان اس لوک مین کھاتا ہون وہ پرلوک مین مجھکو کھائے گا پس فرمائیے اسکو کون آنکھ کا اندھا غلط کہہ سکتا ہے اور حضرات نے گومیدھ آسومیدھ وغیرہ یگیہ موافق پوران مصنفہ اپنے بزرگان وید وغیرہ سے کرانے لگے جیسا کہ تک پنڈتان مقام بنارس وغیرہ کا اصرار ہے حالانکہ - مضمون ذیل کو ملاحظہ فرمائیے -

राष्ट्रं वा अश्वमेधः अन्नं हि गौः अग्निर्वा अ
श्वः॥ आज्यं मेधः॥ श० प० ब्राह्मण०॥

یہ ست پتھ برہمن گرنتھ کا سوتر راجنیت مین ہے - ارتھ - راجا نیایا دھرم سے پرجا کا پالن کرے اور وِدیا دان کا دینے والا ججمان دان دینے اور اگن مین گھی وغیرہ سے ہون کرنے کو اسومیدھ - اور (ان) غلہ جات - (اندریان) حواس ظاہری و باطنی اور ہوا و زمین کو پاک رکھنے کو (گومیدہ) اور بعد وفات انسان کے (شریر) جسم کا موافق وید وغیرہ کے دہ کرم کرنیکو (نرمیدہ)

یگیہ کھایا جاتا ہے۔
اور اکثر اصحاب فرماتے ہین کہ منوسمرتی مین لکھا ہے کہ یگیہ کیلئے پرمیشور نے خود ہی جانورون کو پیدا کیا ہین۔ یگیہ مین جانورون کے قتل کرنے سے سب کا کلیان ہوتا ہے اسلئے یگیہ کے لئے قتل جانوران داخل عذاب نہین ہے بلکہ داخل صواب ہے لہذا یگیہ مین جانورون کو قتل کرنا چاہئے اور گوشت جو ہون سے بچے اوسکو بطور پرشاد کھانا چاہئے چنانچہ منوسمرتی و نیز دیگر کتابون مین ایسا مندرج بھی ہے اسیوجہ سے ویدک ہنسا ہنسا نہین کہنا چاہئے۔ اب واضح ہو کہ یگیہ وغیرہ اوتم کرم مین مدوماس یعنی شراب و گوشت کا کھانا پینا داخل صواب منوسمرتی و نیز دیگر کتابون مین اونہین خود غرض و شراب گوشت کھانے والے بام مارگیون کا مندرج کیا ہوا ہے اور اون لوگونکا یگیہ کرنا یا کرانا صرف فریبانہ کام تھا کیونکہ گوشت و شراب کھانے پینے سے جو گناہ و بدنامی ہوتی ہے اوس بدنامی اور رسوائی سے بچنے کیواسطے یگیہ کا بہانہ بازی کیا گیا ہے کیونکہ وہ دوان عالم اور گن کرم اوتم سوبھاؤ ویدک صاحبان برہمنان نے یگیون سے آپاشنا ایک پرمیشور ہی بپرم آتما و نیز تمام خلایق کا اوپکار و اپدرا تصور فرماتے ہین بلکہ راون وغیرہ کی کیفیت ولادت وغیرہ سے ہر شخص واقف ہے کہ نہایت اوتم کل برہمن اور عالم تھا مگر بوجہ گوشت و شراب خواری جو کہ مخزن کل عیوب دنیاداری کا ہے راچھس کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ اور جو یہ کہا گیا ہے کہ ویدوکت ہنسا ہنسا نہین ہے اوسکا یہ مطلب یعنی ہے کہ راجہ و نیز دیگر دہرم کے رکھیا کرنے والے کو لازم ہے کہ چور ڈاکو۔ یا جو اسے کو تلوار لیکر قتل کو موجود ہو یا شیر و بچھو و سانپ وغیرہ جن سے دوسرون کو نقصان پہونچ سکتا ہے اوسکو قتل کرے یہ ویدوکت ہنسا یعنی موافق

ویدکے قتل واجب ہے گوکہ اونکے قتل مین بھی گناہ ہے کیونکہ اون کے قتل مین بھی اونکو تکلیف ہوتی ہے مگر اونکے قائم رہنے سے جسقدر تمام دنیا کے لوگون کو نقصان پہونچتا ہے اور اون کے قتل سے بہ نسبت عذاب کے صواب بجہ ہے ۔ اور منوسمرتی کی ترجمہ کرنے والے پنڈت سروگہہ نارائن نے جو لکھا ہے کہ یگیہ کرنے سے بارش اور بارش سے اوشدہے ان ۔ اور ویریہ (آب منی) کی ہیشہ سے پیدایش ہوتی ہے اور اوس سے (شریر) جسم انسانی بنتے ہین اسوجہ سے ایک جانور کو قتل کرکے یگیہ کرنے سے انسانون کی پیدایش ہوکر بہ نسبت عذاب کے صواب زیادہ ہوتا ہے ۔ یہ مترجم صاحب کا بیان محض لغو اور بہتان ہے کیونکہ گوشت کے ہون کرنے سے بارش کی وجہ مفید نہین ہوسکتی بلکہ سراسر غیر مفید اور باعث نقصان ہے ۔ جیسے آکاش مین زیادتی گرمی کی ہونے سے بارش ہوتی ہے (اور یہی وجہ ہے کہ ایام گرما مین سخت گرمی ہونے سے بارش اچھی ہوتی ہے) اور گھی وغیرہ خوشبودار اشیار کے زیادہ ڈالنے سے قوت آتش زیادہ ہوتی ہے وجسقدر گھی وغیرہ ڈالا جاتا ہے اوسی قدر شعلہ ہاے زیادہ ہوتے ہین بلکہ گوشت کے ڈالنے سے شعلہ آتش بھی کم ہوسکتے ہین و آتش کے معدوم ہوجانے کا بھی اندیشہ ہے اور اگر خشک لکڑی و گھی وغیرہ کے مدد سے گو جل بھی جاوے گا ۔ تو ضرور ہی (دُرگندہ) بدبو سے ہوا و پانی کی خرابی کا باعث ہوگا جس سے تمام عالم کو ہر ایک اقسام کے عارضہ ہاے سے تکلیف شدید ہوسکتا ہے ۔ تو یگیہ کے نتایج جو کہ تمام اہل عالم متحرک و غیر متحرک کے افادہ کے لئے ہے وہ تبادلہ ساتھہ مضرت کے ہوجاویگا لہذا یگیہ وغیرہ مین گوشت کا ہون کرنا و تہاپر شاد اوسکا کھانا بالکل ادہرم اور اعلے درجہ باعث عذاب

کا ہے اور ویدک شاستر مین جو طریقہ گوشت خواری وغیرہ مندرج ہین وہ صرف
عارضہ مہلک کے لئے کہ جسکے واسطے کوئی دوسری دوا و تدبیر نہین ہی یا ایسے
وقت مین جبکہ دوسری کوئی اشیاء باعث قیام زندگی نہو مجبور و ناچار اور
زندگی کا قیام رکھنا امر دشوار ہو تفریحاً لذات جسمانی اور فربہی کے لئے ہرگز
نہین ہے حالانکہ یہ بھی گوشت خواری باعث صواب نہین ہے داخل گناہ
ہی ہی مگر مجبوری سے ناچاری ہے ایسی حالتون مین بھی پرہیزگاری باعث
مغفرت و نیاداری ہے - اور سری منو مہاراج کا یہ اصول ہرگز نہین ہے جوکہ
حسب مذکورہ بالا و نہین بہمہ صفت موصوف کے اشلوکون مندرجہ منوسمرتی
سے ظاہر ہے بلکہ سری بیاس جی مہاراج نے بھی فرمایا ہے

अहिंसा परमो धर्मः ॥

یہ سری بیاس جی مہاراج فرماتے ہین - ارتھم اہنسا پرم دہرم ہے
انسان و غیرہ کل جیوون کا رکہا کرنا ہے لازمی و فرضی کام ہے - اب اصحاب پنڈتان
و برہمنان بام مارگی کی کیفیت عجیب و غریب کو کہان تک معارض بیان مین لاؤن
بلکہ ناگفتہ بہہ - الغرض مذہب و ملت موجودہ ہندؤن مین سب سے اول
ایسے طریقہ بام مارگی ذات شریف کے تشریف آوری کا جلوہ بالکل برخلاف
وید و غیرہ ست شاسترون کے محض نفس پروری و لذات جسمانی کے لئے
نمودار ہوا جسکے وجہ سے ایک بڑا بھاری تامنزا و ارنندک و پرہیزگار وید وغیرہ
ست شاسترون کا جین مت کے نام سے آشکارا و اظہار ہوا اور اوس کی
دن دونی رات چوگنی از حد ترقی ہونے لگی اور بجز چند مقامات کے تمام
۲۴ آریاورت دیش مین جین مت کا پرچار ہو گیا از ان بعد اون لوگون نے چوبیس
تیرتھنکر جو انکے دیوتاؤن کے نام ہین مندر وغیرہ بنوا کر بہت مورتی قائم کرکے

پوجہ یعنی پرستش کرنے لگے چونکہ ہندوستان بہٹریا دہسان کا مسلہ مشہور ہے - اب لوگ بوجہ جہالت بکثرت جین مندر و مت کے طرف متوجہ ہوے لہذا فوراً حضرات برہمنان نے بھی مورتی یعنی تصویر معہ زیورات و پوشاکات سے آراستہ عمدہ شان و شوکت سے مندر بنوا کر استہاپنا کرکے گہڑی گہڑیال و سنکہہ ہرتال سے گانا بجانا آغاز کرکے موہن بہوگ وغیرہ عمدہ و لذیذ پرشاد چکہانے لگے مگر اوسپر بھی جین مت کا زور شور از حد رہا آخرش سری سوامی شنکر اچاریہ دکھنی ڈراوڑی برہمن ودوان تشریف لاکر بڑی کوشش و جانفشانی سے جین مت کا کہنڈن و ویدمت کا منڈن کرنے لگے اور جہان تک ہوسکا بہت کچہہ ویدمت کا استہاپن اور پرچار فرمایا مگر افسوس کہ سوامی جی مہاراج بھی بتیس برس کی عمر مین رہگراے بہشت ہوے - بعدہ روز بروز یکے بعد دیگرے ترقیات (مت متانتر) ملت و طریقت برخلاف وید وغیرہ ست شاسترون کے ہوتی گئی جو اب تک باعث ضلالت آریاورت موجود ہین جیسے بشنو چکرانکت مت وغیرہ جو کہ ستہہ کوپ نام جوگی کا ایجاد کیا ہوا ہے اوسکا چیلہ منی باہن جو کہ چانڈال برن مین پیدا ہوا تہا اون کا چیلہ یامناچاریہ جو کہ الیون یعنی خاندان اہل اسلام سے تہا اونکا چیلہ رامانوج جی جو کہ برہمن خاندان کے تہے سنسکرت حاصل کرکے اونکے کچہہ کتابین سنسکرت زبان مین تصنیف کرکے اس طریقت کے ترقیات کے باعث ہوے اُن کی اوستاد ستہہ کوپ کے نسبت اونہین کے کتاب چکرانکت مین حسب ذیل تحریر ہے -

द्वितीय सूर्य्य विचार योगी

ارتہہ - ستہہ کوپ جوگی سوپ کو بنا اور بیچکر بیچتا تہا - اب دانشمندان

خود تجویز فرمالیوینگے کہ کون قوم تھے۔ اور ہزار ہا مندر یا صراف لا انتہا روپیہ تیار ہو کر گوسائین جی مہاراج کے بھوگ بلاس ہوتے ہین۔ ذرا اس کبت کو ملاحظہ فرماتے

کبت

چیلی جی کہہ کے لیوا سے گتے گرو دکھا کے مس بہتر شالا
باندہ کے کنٹھی کنٹھو رکھے کچھ کنٹھہ لگاسے لنے تت کالا ہو
کبت سکت نیچی پڑے اور سکے کہین بیج با لا ڈٹ
ہان ہان گوسائین جی ہوسے بلو نہین ٹوٹے گی کہا کی کنٹھہ کو بالا

بخیال طول باقی فضول۔ اور ایک طریقت از روے اصول ویدانت جاہیہ جوکہ کل طریقت مذکورہ بالا کے مخدوم مکرم (اہم برہم) ہین جو کل ارواح کو خود خدا تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم و تم سب خدا ہین بجز خدا کے روح کوئی دوسری شے نہین ہے وہی خود نیک و بد وغیرہ کا کرنے والا وہی سزا برداشت کرنے والا وہی حاکم وہی محکوم غرض جو کچھ ہے وہی ہے جیسے

जीव ईश्वर ईश्वर रेजीव ॥

ارتھہ۔ جو جیو (روح) ہے وہی ایشور (خدا) اور جو خدا ہی وہی روح

بشرح ایضا کبت کو ملاحظہ فرماے

ایک سمے بن کے اندر گرو جی کے ناری سے نا ہر جایو
کا ہو گڈریے کے پالے پر یو سو کاندہے دہری کے بھٹرن لایو
بھول گیو گن کو ہر اکرم سو بھیڑن سنگ مین دوب چرایو
تیسی برہمہ شریر کے سنگ مین برہمہ کو بھاڑ کے جیو کہایو

اب فرمائیے ستیارتھ پرکاش ہونے مین کچھ شک ہے جبکہ (اہم برہم) مین خدا ہون۔ کہا جاتا ہے تو پھر خوف کسکا جو چاہو کرو۔ واہ رے صاحبان (اہم برہم) سوجھی تو یہ سوجھی کیون نہو۔ بڑے گھر چھاپا مارا۔ آپ ہی لوگون کا کام تھا۔ کیون پیارے بھائیو۔ ایسی دعوی خدائی پر اہل یونان تھہ طوفان سے آگے گئے ہوتے یا پیچھے رہتا ایک فرق تو ضرور ہے کہ اہل یونان جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے بڑے بڑے عاقل اور عالم تھے اور یہان تو اسقدر جہالت قابل نفرت مین یہ دعوے ہو رہا ہے جو خدانخواستہ اہل علم ہوتے تو شاید ایک دو درجہ خدا سے بھی (اگر ہوتا) فوقیت پہ کمر ہمت باندہتے مگر نہین اس آریاورت دیش کی کچھ حیات مستعار باقی تھی جسکی وجہ سے کچھ اصحاب ایسے باقی رہ گئے تھے جو خدا کو حاضر ناظر و خالق مخلوق مثل بادشاہ منزہ اکا دینے والا اور اپنے و نیز دیگر ارواح کو مثل رعایا خدا کا محکوم اور ماتحت تصور کرتے ہین ورنہ مثل یونان تھہ طوفان ہونے مین کیا شک تھا تو بھی حالت بجہ سے قابل حیرت و عبرت لائق نفرت ہے پوری تردید قسم سیوم مین کیجاوے گی۔

کیون میرے پیارے بھائیو حکایت چند راست مندرجہ تواریخ ہند بہ نسبت مندر سومناتھ مہادیوجی کہ بڑا نامی گرامی مندر احاطہ گجرات متعلق راج ریاست سری مہاراجہ بھیم کے تھا جسکو محمود غزنوی بادشاہ نے غارت و شکست کیا تھا بالکل فراموش کر دیا افسوس صد افسوس کیفیت یہ ہے کہ یہ مشہور معروف مندر سومناتھ واقع گجرات مین یہ کرشمات عجائب تہے کہ بہانے لوگون کو دکھایا گیا تھا کہ مندر مین اوپر نیچے چار و طرف سنگ ہائے مقناطیس لگا کر اہنی مورتی مہادیوجی کے قائم کی گئی تھی جو کہ بکشش

مقناطیس بغیر کسی وسیلہ و ذریعہ کے بیچ ادہر مین لٹکتی تھی جسکو اصحاب
بوجہ لاعلمی و تاریکی جہالت کے عظمات و کرشمات سیری مہادیوجی تصور
کرتے تھے اسیوجہ سے آمدنی لاکھون روپیہ سال علاوہ حقیت ملکیت
وقف شدہ متعلق مندر کے تھی جبکہ محمود غزنوی نے کچہ تھوڑی سی فوج
لیکر چڑہائی کیا تو پنڈتان و پوجاری برہمنان نے مہاراجہ صاحب والیہ
ریاست سے فرمایا کہ ملیچھون کا درشن کرنا بھی داخل گناہ ہے وہ پنڈت
جوتشی جی مہاراج تشریف لاکر فوراً بھرنے و ہندرا قائم کرکے بجاے اجازت
مخالفت لڑائی کی فرمانے لگے کہ کسی قدر لڑائی ہوا سے نام ہوگی مگر راجہ صاحب
شکست فاش کھاکر عیش و آرام سلطنت سے دست بردار ہوکر داخل جہنم
ہوے حالانکہ صدہا پنڈتان برہمنان مندر مین درگا پاٹھ بطور یہ آشیرباد واسطے
کامیابی کے کرتے تھے مگر وہان تجربہ اینٹھ پتھر و جواہرات و زر کے اور
کیا تھا اگر درحقیقت سری مہادیوجی جنتر منتر بل و ترسول بل اظہر من الشمس تھا
موجود ہوتے تو نہ معلوم کیا کر ڈالتے - الغرض جسوقت محمود غزنوی نے
مندر کے شکست کا حکم دیا تو پنڈتان و پوجاریان نے دست بستہ عرض کیا
کہ تین کروڑ روپیہ نقد لیجیے مگر مندر کو شکست نہ کیجیے جواب اوسکے یہ جواب
ملا کہ مین بت پرست نہین ہون بلکہ بت شکن ہون اب تمہارے مہادیو کی
عظمت دیکھونگا (نہایت افسوس ہے کہ ان خودغرضیون نے ہملوگونکی
ایسے نامی گرامی منی رشی و دیوتا کی ایسی ایسی نندا و شکایت کرائے ہین
اور ذرا بھی شرم نہین آتی -) حاصل کلام یہ ہوا کہ تیغ اوپر کا شکست ہوتے ہی
اپنی مورتی مہادیوجی زمین پر لیٹ گئے - اور زیر ارگہہ مہادیوجی تہہ خانہ زر
وجواہرات کا تھا سنا جاتا ہے کہ اوسنے اٹھارہ کروڑ کا جواہرات اونہین

پنڈتان و پوجاریان معہ اون کے عورات کے سر پر بابر داری کر کے لپنے ملک کو لے گیا اور جو کچھہ اون برہمنان پوجاریان و پنڈتان کی ورد شا حالت اندوہ افزا ہوئی وہ قابل تحریر نہین - اور فسانہ عالمگیر شاہ بہ نسبت مندر و مورتی وغیرہ کے بتائید بیان ورد زبان ہر خاص و عام ہے - جس طرح پر عظمت و کرشمہ اوہی مورتی مہادیو واقع مندر سومنا تھہ کی تہی اوسی طرح پر کل مندر و مورتی موجودہ کے نسبت بلا حجت و اعتراض کے تصور کرنا چاہیئے اصل مورتی پوجن کے جتہ جین مت کے وقت سے ظہور پذیر ہوئین ہین ان تحریرات سے ہرگز یہ خیال نکرنا چاہیئے کہ مین اون اصحاب بہمہ صفت موصوف کی شکایت کرتا ہون بلکہ آپ اصحاب اون مہاتماؤن کی شکایت خود کرتے ہین وغیرہ دوسرون سے کراتے ہین کیونکہ جہان تک جس مین گن اور کرم ہون وہان تک کہنا داخل توصیف اور اوس سے تجاوز کرنا داخل شکایت ہوتا ہے جیسے ایک شخص زمیندار کے تعریف مین کہا جاوے کہ آپ تو بادشاہ وقت ہین یا یہ کہ آپ تو بڑے مفلس ہین دونون حالتون مین ایک ظرافت کے ساتھہ دوسرا حماقت کے ساتھہ شکایت ہی ہے - اور یہ اصحاب جیسے سری بشنو جی مہاراج و سری اوت - و سری انگرا - سری برہما جی مہاراج - سری مہادیو جی مہاراج - سری اندر جی مہاراج وغیرہ آدھرشی آدسرشٹی مین قدرت کاملہ پرمیشور سے پیدا ہوئے جو بعد اوپکار دنیا و پرچار وید وغیرہ ودیا کے موکش کو تشریف لے گئے اوسی طرح پر سری رام چندر جی مہاراج و سری کرشن جی مہاراج وغیرہ بڑے بڑے دہارمیک ودوان پر اپکاری تجسے پرش اپنے کرپا نکول اوتم اوتم استہان کو پراپت ہو کر بعد اوپکار سنسار کے شریر تیاگ کر سورگ لوک کو جلوہ فرما ہوئے اون اوصاف حمیدہ

سے کہ یادگاری سے انسان اپنے اعمالون کو بھی درست کر سکتا ہے
کیونکہ اچھے اصحاب کی صحبت و اچھے اصحاب کے اعمال و افعال کے یاد
کرنے سے اونکے عمدہ اعمال اور افعال کا یادگار ہوتا ہے جس سے
اپنے چال چلن کو بھی درست کر سکتا ہے و بدکردارون کی صحبت و یاد کرنے
سے برائیون کی خواہش ہوتی ہے اسوجہ سے اصحاب موصوفین سے گیان و
کرم کا دھیان و بچار کرنا اور اون کا جس کا نام ہلوگون کا پرم دھرم ہے گو یہ
خیال کرنا کہ وہ اصحاب ابتک برہم پرمیشور پرم آکار وپ قائم رہین یہہ
میتھا گیان ہے کیونکہ پرمیشور تو وہی ہے جس سے کل دنیا کو جس مین آکاش
وغیرہ سے لیکر پرتھوی وغیرہ تک موجود ہین پیدا کیا اور اوسی سرشٹی مین اصحاب
موصوفین و نیز کل اہل عالم اپنے اپنے کرمانوسار پیدا ہو کر موت کے غذا ہوتی
رہتے ہین کیونکہ ویدانت مین مندرج ہے کہ۔

पञ्चीकृत पञ्च महाभूतैः कृतं सत्कर्मजन्यं सुखदुःख
भोगायतनं अस्ति जायते बद्धते विपरिणमते अप-
क्षीयते विनश्यती इति षड्भाव विकारे वन्तं
एतत्स्थूल शरीरम ॥

ارتھہ - پنچ مہا بھوت پنچ کرت شریر جو اول سکھہ و دکھہ بھوگ کرنیکا
آلہ ذریعہ ہے دوئم پیدا ہونا - سیوم - بڑھنا - چہارم - تبدیل ہونا - پنجم -
ضعیف و کمزور ہونا - ششم - ناش ہونا - یہہ چھہ طرح کا بیکار ہے - اور گوسائین
تلسی داس جی نے بھی لکھا ہے -

کبت

سنگ گئے بلی بکرم مین و دھیچ گئے جن پار تھہ بہار تھہ ٹھاٹا -
بال بلی بلہ و پ گئے جنکے وسکندھر کا نکھہ سماتا -
سنگ گئے ہرچند دہن جنگ سی جن چو تہہ کوس کو چھتر لے تا تا -
دہر اکو پر بھاؤ یکھی تلشی جو پھر اسو جرا جو برا سو بوتا تا
اور خود سری کرشن جی مہاراج نے گیتا مین فرمایا ہے کہ

परोपकाराय सतां विभूतयः॥

ارتھہ - پر اپکار ہی کے لیے ست پرشون کا جنم ہوتا ہے - اور نیز بالمیک رامائن مولفہ مہرشی بالمیک جی مہاراج و سری بیاس کرت شاد بہگوت مین سری مہاراج رام چندر جی کے لیے اور سری کرشن مہاراج کے لیے سوائے راج پوتر کے برہمہ پرمیشور کا نام یا اوتار وغیرہ کا کچھہ بھی نشان نہین پایا جاتا - اب تو یہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ پرمیشور پر ناتما سرب بیاپک سرب شکتمان او ر نرنکار نرنکار آتما سب کو دھارتا و پر لے کرتا ہے اوسکے جگہہ پر کسی دوسرے کو ہرگز ہرگز پرمیشور پرم آتما و سرشٹی کرتا نہین تصور کرنا چاہیے اور یہی خاص باعث قہر خدائی کا اس ملک پر ہے کہ ایسے انت بل پراکرم والے و سرشٹی کرتا کے جگہہ پر اوسکے پیدا کیے ہوے (مثل انسان و چیز دیگر مورتی وغیرہ کو تصور کرکے اوسکی استتی اور پاٹھ اور پوجا ارچنا کرتے ہین جیسے بادشاہ وقت کے جگہہ پر کسی رعایا کو بادشاہ قرار دیا جاوے تو فرمانروائے وقت ضرور ہی اون رعایا کے نیست و نابود کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھہ سکتا اوسی طور پر اس ملک کی حالت پر جہالت کو دیکھنا چاہیے اور واضح ہو کہ اس اریاورت دیش سے نزول دا و بار کے خاص وجوہ یہین اول یہ کہ برہمچریہ آشرم کا پرتپالن نکرنا و سنسکار کرت و دھاکا نہ ہونا اور یہ کہ اگر

اگنی ہوتر جس سے تمام اہل عالم کی بھلائی ہوتی ہے اوسکا قطعی مسدود
ہونا۔ اور گئو دان کی پالن کا جس سے گھی و دودھ وغیرہ اوتم اشیاء ہوکر
بل پراکرم کا باعث ہوتا ہے انتظام نہ ہونا۔ اور انیک مت مذاہب کا بھید
ہوکر باہم (دویش) نفرت و نا اتفاقی کا ہونا۔ اور بلا علم و ہنر ذات کی ابھمان میں
پرسشار رہکر ہٹ ہوکر مغرور رہنا۔ اور باہم اہل غذا ہوکر مذہب کا ناش کرنا۔ اور
بغض عداوت و نفرت سے دوسرے کو نیچ سمجھنا۔ اور جڑ مورت پاشان وغیرہ
اور انسان کو پرمیشور کا تصور کرکے بعد وفات بھی اون سے امید بہبودی کی
رکھنا۔ اور (اہم برہم) میں خدا ہوں کہکر غارت ہونا۔ اور اصل خالق مخلوق
رکھشک نیا کاری پرمیشور کو فراموش کرنا۔ الغرض وید یوکت و دھرم کا تیاگ کرنا
یہ سب باعث زوال اور ادبار کا تصور کرنا چاہئے زیادہ تر قابل افسوس ہے یہ
کہ راجہ مہاراجہ سیٹھ ساہوکار دولتمندان بھی ایسے خواب غفلت اور فریب
دغابازی حضرات برہمنان میں از خود فراموش ہو رہے ہیں کچھ بھی خیال نہیں
فرماتے لاکھوں روپیہ مندر وغیرہ کے اینٹھ و پتھر میں خرچ کرکے گوسائین جی
مہاراج کے ڈوشٹ آچار اور بیوپار میں مدد دیتے ہیں اور پراگوال گیال
اور رامیشور ناتھ و جگناتھ جی وغیرہ کے پوجاری اور برہمنان اتیاچاری کو
از حد دولت دیکر شریک اور مجرم اعانت بدکرداری کے ہو رہے ہیں۔ اور
اوس سے بجز زناکاری و مقدمات فوجداری کے اور کچھ بھی نتایج عمدہ ملک
کی بہبودی اور عاقبت کی خوشنودی کا نہیں ہوتا اگر اوسی دولت کو وید یوکت
کرم اور دھرم میں جیسے پاٹ شالا یگیہ شالا اور اناتھالیہ یا کسی کارخانجات
ترقیات قومی اور ملکی میں جس میں ہزاروں غریب مفلس کے لڑکے وغیرہ کی
تعلیم علوم و پرورش پرداخت ہو   خرچ کرتے جس سے علاوہ ترقیات

ہر اقسام ملک کے فوائد دنیاوی و صواب دینی سے از حد مستفید ہوتے۔
اور جائے تعجب ہے کہ اعلیٰ سے ادنیٰ تک باوجود واقفیت و چشم
دید واقعات نسل کے لکیر کے فقیر ہو رہے ہیں اور لکیر کے فقیر ہونے کی
وجہ یہی معقول ہے کہ ابتدا سے پیدائش سے حضرات برہمنان اور بزرگان
انہیں امورات اور دستورات لغو و لاطائل کے آپ پیشک اور ہادی ہوتے
ہیں اور علوم جس سے ہر اقسام کی عقل حق ناحق راست اور دروغ کی شناخت
کا باعث ہو ان کے سے بالکل محروم ہوتے ہیں اور کل دار مدار فوائد دنیا و آخرت
متعلق علوم کے ہیں مگر چونکہ علوم سے محروم لہذا ہر اقسام فوائد دین اور
دنیا سے محروم رہتے ہیں صرف حضرات برہمنان خود غرضی سے مرضی پر کل
امور دینی و دنیاوی کا قیام اور ان لوگوں نے کچھ طلسمات قائم کر رکھا ہے
اظہر من الشمس کہ ابتدا سے حمل سے بعد وفات چند برس تک کل کارروائی
دغابازی اور فریبی کا اپنی ہی اقوام پروری کے لئے ایجاد فرمایا ہے اور
اسی کارروائی فریبی میں کل متوطنان آریاورت دیش مجبور و ناچار گرفتار ہیں
اور راجہ مہاراجہ اور سیٹھ ساہوکار وغیرہ بھی اپنا فرض و کار لازمی علاوہ تین
چار شادی کے کم سے کم شش و ہشت عورات منکوحہ سے حظ نفس اوٹھانا
و شراب پینا و تمام شب بیداری اور نو دس بجے دن تک خواب غفلت
سے جلوہ افروز ہونے کی اختیاری تصور فرما لیا ہے جس سے مدام تندرستی
کا انہدام اور عوارض کے تشریف آوری کا ازدحام اور ڈاکٹر صاحب اور
حکیم وغیرہ کے ادویہ کے مفید ہونے کا الزام اور سراپا لاولدی کا قیام رہتا
کیوں صاحبان کسی اہل انگلستان اعلیٰ سے ادنیٰ درجہ تک کو بھی کبھی
ایک عورت منکوحہ کے دوسرے عورات کا جائز یا ناجائز طور پر معاشرت اور مشاہدہ

فرمایا ہے اور بہ نسبت اولاد کے بجز تعلیم علوم عمر طفولیت مین شادی وغیرہ
کا کرنا بھی ملاحظہ کیا ہے ؟ ہرگز نہین اب تو ضرور خجالت اور ندامت
سے اور رنج کھینچیئے گا - خیر جو کچھ ہوا گذشتہ را صلوٰۃ - اب بھی ترقی علوم
کے لیے مستعد ہو کر برہمچریہ آشرم و گرہست آشرم کی پوری پابندی
کرنی و کرانی چاہیے جس سے آسایش دنیا و آخرت کا متصور ہے
اور یہی مقدم ہے اسپر اگر اصحاب متوطنان ہند یہ اعتراض پیش کرین کہ اسوقت
تمام ملک ہندوستان مین لاکھون مندر ہر ایک مذہب و ملت کے علیحدہ علیحدہ
موجود ہین اور کڑورہا روپیہ کا مندر وغیرہ کے لئے صرف ہو رہا ہے اور
ہزارہا طریقت عبادت کے اصحاب رنگ رنگاے مونچھ منڈاے اور کان
کٹاے بھبوت رماے اپنے اپنے طریقت عبادت مین مصروف اور
کاربند ہین اور اسکا چارم بھی کسی دوسرے ملک مین نمایان نہین ہے تو
کیا یہ دھرم یعنی داخل نیک کرداری نہین ہین ؟ تو اس موقع پر تھوڑا عرض
کرنا لازم آتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ اظہر من الشمس ہے کہ (دھرم) نیک کرداری
کے نتائج (سُکھ) آزادی اور آسایش کے ہین اور (ادھرم) بدکرداری کی
نتائج (دُکھ) تکلیفات ہر اقسام کے ہین - اب اصحاب خود بلا تعصب منصفانہ
تجویز فرمالیوین کہ اگر یہ کل کارروائیان موجودہ مذکورہ بالا داخل (دھرم) نیک
کرداری کے ہین تو اول براہ مہربانی و قدردانی اپنے اور اپنے ہموطنان اور
نیز اپنے ملک ہندوستان کے طرف معائنہ و مشاہدہ فرماوین کہ کس -
(سوتنترتا) آزادی اور آسایش بہبودی کی حالت مین مسرور و شاد ہین اگر حالت
عالی منزلت مثل دیگر ممالک کے ہین تو بیشک داخل (دھرم) نیک کرداری
کے ہین اور اگر حالت پر مصیبت مین گرفتار ہین تو اسمین کیا عرض کرون -

اصحاب فیضیاب خود عاقل و ہوشیار ہین احتیاج تحریر نہین خود بخود تصور کر سکتے ہین۔ اور اگر اس پر بھی خیال اور عمل در آمد نہ ہو تو سچ ہے یہ کسی کیشور کا قول ہے

विनाश्य काले विपरीत बुद्धी ॥

ارتھ۔ جب ایام نحوست کے ہوتے ہین تو بدہی یعنی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے یعنی اگر کوئی راست کہے تو دروغ معلوم ہوتا ہے۔

नष्टे मूले नैव फलं न पुष्पम् ॥

یہ سری منو مہاراج فرمایا ہے۔ ارتھ۔ جبکہ درخت کا (بیخ) جڑ کاٹ دیا جاوے تو گل و ثمر کہان سے ہو سکتا ہے۔ واضح ہو کہ مخزن علوم و فنون و ترقیات گوناگون کا وید مقدس ہے بپابندی اصول وید اقدس کے ترقیات حسنات ہر اقسام سے اریاورت دیش حسب مذکورہ قسم اول ہرا بھرا تھا اسیلئے انسداد سی کل ترقیات کی انسداد ہو کر باعث مصیبت نزول ہو رہا ہے۔ زیادہ تر قابل اندوہ یہ امر ہی کہ اب تک ہمارے آریہ بھائی باوجود حصول واقفیت و تجربات علمیت کے خواب غفلت مین بے حس و حرکت پیر پہیلا سے ہیں برخلاف دیگر اقوام عیسائی و اہل اسلام کے بے فکر سو رہے ہین۔ محبان ہزارون سال نشئہ جہالت مین خواب غفلت سے سیری نہین ہوئی اب تو بیدار رہو کہ کیفیت پر صعوبت اپنے ملک آریاورت دیش کو ملاحظہ فرمائیے اور بے حیائی کو کام مین نہ لائے دیکھئے تو کھین از حد تر در شور اسکول مشن و امریکن اور کھین مدرسہ علم الٰہی دہائی اسکول یورپین و کھین کارخانہ جات تار برقی و ریلوے انجن و کھین بصد قیل و قال کالج محمڈن تیار ہین اور ہر اصحاب نشئہ ترقیات ملکی قومی اور علمی مین مخمور ہین مگر اصحاب آریاورت دیش نشئہ جہالت خودغرضی و لاعلمی مین مسرور رہین۔ حضرات یہ مسلہ مشہور ہے کہ خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ بدلتا ہے

مگر سخت افسوس ہے کہ اس ترقیات گوناگون کے مشاہدہ کرنے سے بھی ندامت نہین ہوتی اب تک کہین ویدک پاٹ شالا اور ویدک ہدایت اور روایت کا نام بھی نہین ہے۔ اے صاحبان نیکوکیش و خیرخواہان اریاورت دیش اب مادر مہربان خدیو زمان سری ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کا سلطنت وقت ہے کوئی کسی کی ترقیات و کوششات کا مانع نہین ہے جہان تک ہو سکے تن من دھن سے وید و ودیا اور ویدک دھرم کے رواج کی کوشش و پیروی کرو اور یہ یاد رکھو کہ جسوقت وید و ودیا و ویدک دھرم کا آفتاب تمام دنیا مین منور ہوگا اوسی وقت کل طلسمات و ظلمات لاعلمی و خود غرضی خود بخود نیست و نابود ہو جاوینگی۔ اور یہ کثرت جہالت و تاریکی کو معائنہ کر کے کچھ بھی وسواس اور خیال ناامیدی و ناکامیابی دل مین نہ لائے کیونکہ —

مشکلے نیست کہ آسان نشود　　　مرد باید کہ ہراسان نشود —

اور یہ ہلوگو سنگھ او تشنا یعنی شوق کا زیادہ سبب ہونا چاہیے کہ صرف تنہا سری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج اپنے ودیا اور اپدیش کے شعاع آفتاب سے تمام اریاورت دیش بلکہ دیگر ممالک کو بھی فائدہ بخش انواع اقسام روشنی علوم و فنون وغیرہ کی فرمائے اور انھین بہمہ صفت موصوف کے وجہ سے متوطنان اریاورت دیش کے آنکھون مین روشنی ترقیات علوم وغیرہ کے ہوئین اور انہین کے وقت سے ہر اقسام کی کمیٹی و سبھا کا نام قائم ہوا ورنہ مدت دراز سے سبھا یا کمیٹی کا کوئی نام بھی اریاورت دیش مین نہین جانتا تھا۔ لہذا بڑے مستعدی کے ساتھ ترقیات علوم مین کوشش بدرجہ کرنا چاہیے ورنہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین۔ یہ پیشور پرم آتما سرب شکتمان نیاےکاری دیالو تو ہی اپنے کرپا اور دیالتا سے اریاورت دیش باسیون کے

اوڈیا اندہکار کا جلد ناش کرکے ست وڈیا کا پرکاش کر۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

قسم سوم - دربیان تردید وحدانیت خدا و روح (کھنڈن ایکتا برہم و جیو)

اب واقفان اسرار حقیقی و مقبول بارگاہ ایزدی و شناوران دریائے بے پایان خدادانی اور مشتریان جواہرات و دکان رحمانی اپنے لیاقت علمی اور جوہر ... روشنضمیری سے اوس شاہنشاہ ازلی و ابدی سر و شکتمان و سروگیہ خداوند کریم کی اور نیز اوسکے رعایا ازلی و ابدی (اناد جیون)- ارواح قدیم کی بڑے تجسس و تلاش علمی عقلی اور عملی سے واسطے فوائد وحصول مقاصد گمراہان و نافہمان اہل دنیا کے یون اظہار کرتے ہین اور ناظرین اولوالابصار عالی وقار خریداران متاع سخندانی کو جوہر قدرت پنہانی ظل سبحانی کا تماشا عجیب دکھاتے ہین اصحاب صادق الاعتقاد پر مخفی نرہے کہ دو کتابین بخط اردو مولفہ حال بتائید ویدانت جدید مصنفہ چند سال انجہانی عکر یہ منکشف کیا گیا ہے گویا گمراہی و دعوی خدائی کی ترقی دیکھی ہے وہ مضمون سراپا گمراہی کا افسون یہ ہے کہ مایا - اوڈیا اور اگیانتا کے وجہ سے برہم رو بیاپک پرم آتما جیو نانک برہم موسوم ہوا ہے وہ نہ دراصل (برہم و جیو) خدا اور روح واحد ہین کسی طرح کا کچھہ بھی فرق نہین ہے - اب دیکھنا چاہئے کہ یہ مکر اور کلمہ کفر کیسا سخت ہے کہ اوس سروشکتمان پرمیشور رب العالمین کو (جیو من) ارواح مین قائم و شمار کرکے کل نیک اور بد کا مرتکب بنایا ہی - اول بہ تردید اسکے وید مقدس کلام ربانی کو پیش کرتا ہون کہ وید مقدس کیا ہے اور اوس مین کیا کیا ہدایتین مندرج ہین-

स्वयम्भुर्याथा तथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः

यजु० अ० ४० मं० ८

یہ یجروید کا منتر ہے - ارتھہ - جو سوئمبھو سروبیاپک (شدہ سناتن اور نراکار) پاک ازلی وابدی لاوجود خدا ہے وہ (سناتن جیو روپ پرجا) رعایا لروح قدیم یعنی ازلی وابدی کے کلیان ارتھہ جتھاوت ریت پور بک (ویدو دوارا) بذریعہ وید مقدس ست ودیاون کا پرکاش کرتا ہے - اب معروضہ بالا سے ثابت ہوگیا کہ وید مقدس منجانب رب العالمین جس مین ہدایات واحکامات اوامر و نواہی وغیرہ مندرج ہین بذریعہ الہام واسطے فواید عوام کے شرف صدور پایا ہے اور یہ مسلمہ کتاب مذکورین ہین پس غور کے قابل ہے کہ لفظ (اپدیش) ہدایت الہامی ہے ہر شخص جسکو کچھہ بھی عقل سے تعلق ہوگا بخوبی سمجھہ سکتا ہے کہ (اپدیش) ہدایت کرنے والا اور جسکے لئے ہدایت کیجاوے یا کی گئی ہو باہم مغائر اور مختلف ہین کیونکہ بیدون موجود ہونے دوسرون کے لفظ (اپدیش) ہدایت اور احکامات یا الہام کا استعمال نہین ہو سکتا دوم یہ کس قدر کلمات نا ملایم اور پر از اتہام ہین کہ اوس ذات با برکات ستودہ صفات اور نراکار نربکار کے شان مین لفظ اودیا - مایا - اور اگیانتا کی قائم کیجاوے جنکو اوسطے درجہ کا آدمی بھی کبھی پسند نہین کر سکتا اور تمام وید وغیرہ ست شاسترون مین وہ پرمیشور پر ہم اتما - اودیا - مایا - اور اگیانتا کے کل اوپادہیون سے (رہت) مبرا مندرج کیا گیا ہے - سوم کتاب مذکورین مین یہ بھی درج ہے کہ خدا جوارواح کے نام سے موسوم ہے بوجہ افعال اور اعمال ماضیہ قید تناسخ مین گرفتار رہتے ہین بلکہ کبھی وجہ اختلاف پیدایش کی بھی نمایش کی گئی ہین وغیرہ - اب اس سے زیادہ کیا لکھہ سکتے ہین

کیونکہ قید تناسخ متعلق اعمال بد کے ہین جسکے نتائج زائیدن اور مردن علاوہ تکالیف دنیاوی کے ہین۔ واہ صاحب واہ آفرینش بائین دانش ۔اب اس لفظ قید تناسخ سے بھی مرتکب افعال و گرفتار کنندہ قید تناسخ دونون باہم مختلف پائے جاتے ہین کیونکہ کوئی مرتکب افعال از خود قید تناسخ یا دیگر رنجات و تکلیفات مین گرفتار ہونا ہرگز پسند نہین کرسکتا نہ کہ آزاد اور خود مختار۔ اور حسب قول مصنف کتاب مذکورین وہی فاعل وہی مفعول اور وہی غالب وہی مغلوب اور وہی حاکم وہی محکوم غرض کل نیک و بد خیر و شر رنج و راحت شاد و مغموم کا مرتکب اور مفہوم وہی ہے۔ افسوس صد افسوس۔

واضح رہے حق شناس ہو کہ اس ملک ہندوستان سے کہ مثل یونان تھا طوفان ہوئے ہین کیا شک تھا اگرچہ تک بہت اصحاب (وید وان) عالم اور کامل۔ برخلاف اس جہالت کے موجود تھے اور اب تک ہین لہذا پروردگار نظر ترحمانہ ستایا شہ زیادہ دی مگر تو بھی جو کچھ جہالت پر صعوبت بوجہ عنایت سلطانی و خدائی ہے۔ اظہر من الشمس۔ اب صاحبان سے جو کہ (اہم برہم) وحدانیت خدا و روح کے خیالات مین غلطان و پیچان ہین دریافت کرتا ہون کہ حضرات ہدایات اور احکامات وید مقدس۔ سزا و جزا۔ رنج و راحت۔ عبادت منت و سماجت۔ مورتی پوجن۔ اور اوتار از حد ناچار کسکے لیئے اور کیا ضرورت تھی کیونکہ جز و کل وہی دوسرا کچھ بھی نہین۔

ابیات

جو حق ہے خالق افعال مخلوق — اوسی سے خیر و شر ہین جملہ مصدوق
تو پھر بتلا جزا کس کے لیئے ہے — ذرا فرما سزا کس کے لیئے ہے

قبائح سارے عالم کے عیاں تر — اوسی پر جو کرتے ہین سرا سر
تو پھر عصیان سے بھی ہے پاک از پہ — یہ سب اللہ کا ہے مکر و کارن
غرض ہے قول سے تیرے دلائح — کہ جائز ہے کرے گر حق قبائح
جو وہ ہے ضال و ہادی وہی ہے — دلیل رنج و ہر شادی وہی ہے
تو ہی پھر نا سمجھ پر ہے بجا تیرا — کہ سب تلبیس ہے تیرے خدا کا
نہین ابلیس پر لعنت ہی ولے — کہ بانی ضلالت خود خدا ہے
نہین اس نقص سے واقف جو وہ ہین — اسی سے غوطہ زن دریا سہو ہین
تکیون نکر دل کو ہوا اس سے رکاوٹ — کہ ہے حضرات کی یہ کل بناوٹ
پڑین ایسے سمجھ پر کیون نہ پتھر — کہ عیب ظاہر و باطن ہے حق پر
کہان تک دوں مین اس تقریر کو طول — تو دیکھہ ابطال کو ہوتا ہے معقول

اب اس سے زیادہ نا گفتہ بہ پر عمل کر کے وید وغیرہ ست شاسترون مین جو (پرمیشر وجیو) خدا و روح کے نسبت مندرج ہین ناظرین کے نظارہ اور سقران و حدانیت خدا و روح کے کفارہ کے لیے تحریر کیے جاتے ہین اسکو ملاحظہ فرمائے۔

ऋचो अक्षरे परमेव्यो मन्यस्मिन्देवा अधिवि
श्वेनिषेधः। यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति
ये तद्विदु रत इमे समासते ॥ ऋ० मं० १ सू० १६४
मं० ३९ ॥

یہ رگوید کا منتر ہے۔ ارتھ۔ جو ست ویہ گن کرم سوبھاو ودیا یوکت اور جس مین پرتھوی سورج وغیرہ لوک اباد ہین اور جو اکاش کے مانند

بیاپک سب دیوتون کا دیو پرمیشور ہے اوسکو جو منش نہین جانتے اور اوسکا دہیان نہین کرتے وے ناستک مند مت ہمیشہ دکھ کے دریا مین ڈوبے رہتے ہین اسلئے اوسی کو جان کر سب انسان سکھی ہو سکتے ہین۔

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्यजातः पति
रेक आसीत ॥ सदाधार पृथिवीं द्यामुतेमां क
स्मै देवाय हविषा विधेम ॥ यजु० अ० १३।४

یہ یجروید کا منتر ہے۔ ارتھ۔ جو سرشٹی کے پہلے سب سورج وغیرہ تیج والے لوکون کا ونیتی استھان اوہار اور جو کچھ پیدا ہے۔ ہوا تھا اور ہوگا اوسکا سوامی تھا۔ ہے اور ہوگا۔ وہ پرتھوی سے لیکر سورج لوک تک سرشٹی کو بناکر دہارن کر رہا ہے اوس سکھ سروپ پرماتما ہی کی بھکتی جیسے ہم کرین ویسے تم لوگ بھی کرو

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोन्तरीय मात्मा नवेद
यस्यात्मा शरीरम ॥ आत्मनोन्तरीय मयति
सतआत्मान्तर्याम्यमृतः ॥

یہ برہدارنیک اپنشد ہے۔ ارتھ۔ مہرشی یاگیولک اپنی استری میتری سے کہتے ہین کہ میتری۔ جو پرمیشور جیو مین استہر (قائم) اور جیوآتما سے بھنہ (الگ) ہے جسکو موڑہ جیوآتما نہین جانتا کہ وہ پرماتما میرے مین بیاپک ہے۔ جس پرمیشور کا جیوآتما شریر یعنی جیسے شریر مین جیو رہتا ہے ویسے ہی جیو مین پرمیشور بیاپک ہے۔ جیوآتما سے علحدہ رہکر جیوآتما کے پاپ پُنیون (عذاب و ثواب) کا ساکشی ہوکر اونکے پھل (نتائج) جیوون کو دیکر نیم (اصول) مین رکہتا ہے وہی اویناشی سروپ سب کا انترجامی آتما ہے یعنی

تیرے اندر بھی بیاپک ہے اوسکو تو جان۔

अयमात्मा ब्रह्म ॥

حالت سمادہی مین جب جوگی کو پرمیشور پر تکچہ ہوتا ہے تب وہ کہتا ہے
کہ یہ جو میرے مین بیاپک ہے وہی برہم سب جگہ بیاپک ہے۔ اب
دیکھنا چاہیے کہ آج کلہ کے نوین ویدانتی جو برہم جیو کی ایکتا (وحدت
خدا و روح) کی کرتے ہین وہ ویدانت شاستر کو نہین جانتے کیونکہ

ऋतं पिबन्तौ सुकृतस्य लोके गुहांप्रविष्टौ प-
रमे परार्द्धे। छायातपौ ब्रह्मविदो वदन्ति पञ्चा-
ग्नयो येच त्रिणाचिकेताः क० व० ३ म० १

یہ کٹھہ ولی اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھہ۔ اس شریر مین جیو و برہم
نامک دو آتما موجود ہین اون مین جیو آتما پن پاپ (صواب عذاب) کے پہل
(نتائج) سکھہ دکھون (تکلیف آسایش) کو بھوگتا ہے اور پرماتما سکھہ دکھ
سے رہت۔ (مبرا) ساچھی روپ (شاہد) ہو جیو آتما کو کرم پہل (نتائج اعمال)
بھوگاتا ہے۔ ایک کرم کرتا دوسرا کرم پھل کا داتا ہے دونون کے
وجہ سے کل امور دنیاوی ہوتے ہین۔ برہم پرماتما کے پراپت ہونے
سے جیو کو سکھہ (آسایش) ہوتا ہے۔ لوک (دنیا) مین سکھہ دینے والے
کے پاس ہی سب جاتے ہین اور سکھہ ہی کی خواہش سے عبادت
وغیرہ عمدہ افعال کیئے جاتے ہین اگر جیو آتما برہم پرماتما سے علیحدہ سوتنتر
(خود مختار) نت الگ سکھہ دکھہ بھوگنے والا کوئی نہوتا تو اندہکار و پرکاش
(تاریکی و روشنی) کے مانند اونکو مختلف کہنا نہین ہو سکتا تھا۔ اوپاسنا
و اوپاسک (حاکم محکوم) بہید۔ (وجہ) نہ ہونے سے اوپاسنا (اتحاد

سے کیرتی پاوک (پابندی) سب وید وغیرہ اپدیش پر تھر (فضول) ہو جاتا ہو
۔ اس سے پرمہ وجیو (خدا و روح) ۔ کی ایکتا (وحدانیت) نہیں ہو سکتی
شریر روپ رتھہ پر چڑھا ہوا رتھی (کوچوان) جیو آتما جسکو پراپت ہونا چاہیئے
ہے وہ اسی پوشیدہ جگہہ شریر (جسم) سے ایک شدہ پردیش (پاک)
جگہہ مین استھت (قائم) ہے اسلیئے اوسکے پراپتی (ملنے) کے لئے پرتھک
(دوسرے جگہہ) جانیکے اوسکا (ضرورت) نہیں ہے۔

यः सेतुरीजानानामक्षरं ब्रह्म यत्परम।अभ

यंतितीर्षतांपारं नाचिकेत शकेमहि ॥२॥

اوسی اپنشد کا دوسرا سوتر ہے ۔ ارتھہ ۔ جیسے دریا وغیرہ کے
پار جانے کے لئے پل بنایا جاتا ہے ویسی ہی دنیا وی تکالیف سے
پار ہونے کی خواہش کرتا ہوا پرش کو لازم ہے کہ اپنے حواسات ظاہری و
باطنی کے ضابط ہو کر اپنے آتما کے انوکول آچرن راست گوئی وغیرہ نیکو
اعمال کی پابندی کرے ۔ اور جو کام کرودھ لوبھہ موہ وغیرہ کے اختیار مین
ہو کر اپنے آتما کے برخلاف دروغ گوئی وغیرہ کام کرتا ہے وہ دنیا و دین دونون
سے جاتا رہتا ہے اسلیئے تمام تکالیف سے نجات ہونے کے لئے پرمیشور
پرماتما کے گیان (علم) کی کوشش کرنی چاہیئے۔

इन्द्रियाणांपृथग्भाव मुदयास्तमयौच्चयत ।पृ

थगुत्पद्य मानानां मत्वा धीरो नशोचति ॥

क० उ० व० ६ सु० ६

یہ بھی اوسی اپنشد کا سوتر ہے ۔ ارتھہ ۔ پرمیشور شریر (جسم) اور
اندریون (حواسات ظاہری و باطنی) کے ساتھہ کبھی سنیوکت (پابند)

نہین ہوتا اگر جیو آتما سنیوکت (بانبد) ہوتا ہے اسلئے پرمیشور کا اندریون
سے علیحدہ ہونا کہا ہے پرکٹ اپرکٹ (وجود عدم وجود) جنم مرن اندریان
سہت شریر (جسم) یا جیو آتما کا ہوتا ہی لیکن پرم آتما پرمیشور کا نہین وہ تو سدا
(دائم) ایک رس نتیہ (حدوث و فنا سے مبرا) شدھ بدھ اور سناتن (ازلی
وابدی) اچھید وناش (وجود عدم) سے دائم علیحدہ ہے ایسا جان گیانی
شوک سے رہت سدا آنند ہوسکتا ہے۔

य एष सुप्तेषु जागर्ति कामं कामं पुरुषो निर्मिमा
णः तदेव शुक्रं तद्ब्रह्म तदेवामृत मुच्यते
तस्मिंल्लोकाः श्रिताः सर्वे तदु नात्येति कश्चन
एतद्वै तत ॥ व० ५ श्रु० ८

ارتھ۔ جو جیون کے سپن یوکت ہونے پر بھی سپن یوکت
نہین ہوتا جگت کے اوپکار کے لیے ہوتا ہے سب لیشون کو رچتا ہی
ونت شدھ سب کا ادھار جسکا نیم اٹل ہے شکت اور جسکے تلیہ یا جس
اوپک کسی کا سروپ نہین وہ برہم کلیان کے اچھا والے کو جاننے یوگ ہی

सूर्यो यथा सर्वलोकस्य चक्षुर्न लिप्यते चाक्षुषैर्बा
ह्यदोषैः एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा न लिप्य
ते लोक दुःखेन बाह्यः ॥११॥

ارتھ۔ جیسے جس کارن سورج کے بنا کوئی کچھ بھی
نہین دیکھتا رات مین بھی چندرمان وغیرہ سورج کے پرکاش کے سہایتا
سے ہی کچھ کچھ پرکاش کرتے ہین اسوجہ سے سورج ہی سب روپ
گیان کا کارن ہے ایسا ہونے پر بھی موافق یا برخلاف دیکھنے سے

نتائج برخلاف کا بھاگی سوریچ نہین ہوتا ویسے ہی سب منش آدمی کے
ہردے مین استہت پرمیشور سوریچ کے تلیہ سو بھاؤ شکتی سے سب جیونکو
کرتبہ (کردہ) کا پرکاش کرتا ہوا بھی جیو کے کئے شبہ اشبہ کرم پہل سے
سمبندھ نہین ہوتا۔

अथैकयोर्ध्वउदानः पुण्येन पुण्यं लोकं न-
यति पापेन पापमुभाभ्यामेव मनुष्यलोकम् ॥७॥

प्र० उ० प्र० ३ सु० ७

یہ پرشن اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھ کٹھ ولی اپنشد مین کہا ہی
کہ ہردے مین ۱۰۱ ناڑی ہین۔ اوس مین ایک ناڑی سیدہی مستک مودہا
(سر و دماغ) کو چلی گئی ہے اسی ناڑی کا نام سوکھمنا ہے اور اسی سوکھمنا
ناڑی مین منجملہ پانچ پران کے ایک اودان پران بچرتا (سائر) ہے ناڑی
مستک سے لیکر پاون کے تلوا تک سیدہی چلی گئی ہے اسی ہردلیست
ناڑی کے ایک پردیش مین جیوآتما رہتا ہے۔ اسی ناڑی کے ساتھ من
(دل) کو یوکت کرتے ہوئے سمادہستہ جوگی لوگ آتم گیان (روح شناسی)
کو پراپت ہوتے ہین۔ اودان ہی لنگ شریر کے سہت جیوآتما کو شریر
سے نکالتا ہے اور کرمون کے انوسار دوسرے استہان کو پراپت کراتا ہے

तस्मै सहोवाच ॥ एतद्वै सत्यकाम परञ्चाप-
रञ्च ब्रह्म यदोङ्कारस्त स्माद्विद्वानेतेनैवा-
यतनेनैकतर मन्वेति ॥

پرشن اپنشد۔ ارتھ۔ مہرشی پپلاد کہتے ہین کہ سب کام پربار رہت
مکتی پہل پراپتی کے کامنا سے برہم کی اوپاشنا کیجاوے وہ (پر)

وسنساری سکھ کے کامنا (خواہش) سے برہم پرماتما کی اوپاشنا کیجاوے
وہ (اپر) اور شیدارتہہ دونون کے گیان سے جو (اوتم) گیان ہے اوسکے
گیانی لوگ اگم گیان کی پراپتی کے سادہن (پر) یا (اپر) اوپاشنا سے
اوپاشنا کے انوسار (پر) یا (اپر) پہل کو پراپت ہوتے ہین۔ اسکے
برہم پرماتما مین کوئی بہید نہین ہوسکتا کیونکہ پرمیشور سنسار و پرمارتہہ دونون
کا سوامی (مالک) اور دونون دشا یعنی حالت مین بیاپت (موجود) ہے
اسلئے سنسار و پرمارتہہ پہل پراپتی کا بہید جیو آتماؤن کے ہین نہ کہ پرمیشور پرماتما کا

कलेशकर्म विपाकाश्यैरपरामृष्टः पुरुष वि-
शेषईश्वरः यो० समाधीपाद सु० २४

یہ جوگ شاستر کا سوتر ہے۔ ارتہہ جس مین کلیش کرم و کرم کے پہل
سنسکارون کا سنبندہ نہین ہے وہ جیو سے بہنہ (علیحدہ) پرمیشور ہے کے —
سری بیاس کرت بہاشیہ ہے (ارتہہ) کلیش اودیا دک ارتہات اودیا۔ اسمیتا
راگ — دویش — ابہنویش — کو کہتے ہین۔ شبہہ اور اشبہہ کرم اور
اون شبہہ اشبہہ کرمون کے پہل کو بپاک کہتے ہین۔ اون کرم پہلون
کے انوسار جو باشنا ہوتی ہے اوسے آشے کہتے ہین اور وے من
(دل) مین ہوتی ہین مگر جیو آتما مین لگائے جاتے ہین کیونکہ وہ جیو آتما اون
کرمون کے پہل یا باشنا کے پہل کو بہوگتا ہے۔ جیسے جیتنا (فتح) ہارنا
(شکست) جو وہان (لشکریان) مین رہتا ہے مگر بوجہ نفع نقصان آسایش
وتکلیف کے راجا (بادشاہ) مین قائم کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے جو اون
کرم پہلون یا آشے کے تعلقات سے رہت (مبرا) ہے جیو آتما سے بہنہ
(علیحدہ) پرمیشور پرماتما ہے۔

واضح ہو کہ جیو اپنے سامرتھ انوکول کرم کرنے مین سوتنتر (خود مختار)
مگر جب وہ پاپ (گناہ) کر چکتا ہے تب ایشور کی بیوستہا مین پرادہین
(ماتحت) ہوکر اوسکے نتایج کو بہوگتا ہے اسلیئے کرم کرنے مین سوتنتر (خود مختار)
اور سکھہ دوکھہ پہل کرمونکے بہوگنے مین پرتنتر (ماتحت) ہوتا ہے۔ اور جیو ابناشی
ہے مگر جیو کا شریر اندریون کے گولک سب پرمیشور کے بنائے ہوے
ہین اور وہ سب جیو کے ادہین ہین جو کوئی من (دل) کرم (فعل) بچن
(زبان) سے نیک و بد کرتا ہے وہی اوسکے نتایج کو بہوگتا ہے پرمیشور نہین
شریر وغیرہ (جسم وغیرہ) کا پیدا کرنے والا پرمیشور ہے اوسکے کرمون کا بہوگنے
والا نہین ہوتا لیکن جیو کو بہوگانیوالا ہوتا ہے اور اگر پرمیشور کرم کرنیوالا ہوتا
تو کوئی جیو گناہ نہین کرتے کیونکہ پرمیشور پوتر (پاک) اور دہارمک ہونیسے
کسی جیو کو گناہ کرنے کے طرف رجوع نہین کرتا جیسے جیو اپنے کام کرنے مین
سوتنتر (خود مختار) ہے ویسے ہی پرمیشور اپنے کام کرنے مین سوتنتر (خود مختار)
اور جیو اور پرمیشور دونون چیتن سروپ ہین سوبہاؤ دونون کے پوتر ابناشی
اور دہارمیکتا وغیرہ ہین مگر پرمیشور کے سرشٹی کی اوتپتی استہتی اور پرلے کرنا
سب کو نیم مین رکھنا اور جیوون کے افعال نیک و بد کے نتایج وغیرہ کا دینا دہرم
یوکت کرم ہین اور جیو کے سنتان اوتپتی اون کا پالن اور شلپ ودیا وغیرہ
نیک و بد وغیرہ کرم ہین اور پرمیشور کے نت گیان آنند انت بل وغیرہ گن ہین اور جیو کے
حسب ذیل ہین جیسے

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो
लिंगमिति ॥ न्याय सु० ॥ प्राणापाननिमेषोन्मेष
मनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः सुखदुःखइच्छा
द्वेषौ प्रयत्नाश्चात्मनो लिंगानि ॥ वैशेषिक सु०

یہ نیای شاستر و بیسیکہ شاستر کا سوتر ہے اربتھ (ایکچھا) پدارتھون کے
پراپتی کا ابھلاکھا (خواہش) دوکھ وغیرہ مین انیکچھا (بیزاری) پریتن پرشارتھ بل
(سکھ) انند (دوکھ) بلاپ پرستتا (گیان) بیبیک پہچاننا - مگر بیسیکہ شاستر
مین (پران) پران بائیو کو باہر نکالنا (اپان) پران کو باہر سے بھیتر کو لینا (نمیکھ)
آنکھ کو مینچنا (انمیکھ) آنکھ کو کھولنا (من) نشچے اسمرن اور غرور کرنا - (گت)
چلنا پھرنا (اندریہ) سب اندریون کو چلانا (انتربکار) بھنہ بھنہ چھودہا و ترشنا
ہرکھ شوک وغیرہ یوکت ہونا یہ سب جیو آتما کے گن پرہا تا سے بھنہ (علیحدہ) ہین
انھین سے جیو آتما کا پہچان کرنا چاہیئے کیونکہ وہ استھول نہین ہے جبتک
جیو آتما (روح) شریر (جسم) مین رہتا ہے اوسی وقت تک یہ گن پرکاشت
رہتے ہین اور جب شریر (جسم) کو ترک کرکے چلا جاتا ہے اوسوقت یہ گن
بھی شریر مین نہین رہتے - جسکے ہونے سے جو ہو اور نہ ہونے سے
نہ ہو وہ گن اوسی کے کھلاتے ہین جیسے چراغ و سورج وغیرہ کے ہونے سے
پرکاش (روشنی) کا ہونا اور اوسی کے نہونے سے پرکاش (روشنی) کا نہ ہونا
اوسی طرح پر پرمیشور و جیو آتما کے بگیان و گن کو جاننا چاہیئے - جیسا سوتنترتا
(خودمختاری) سے جیو آتما کرم کرتا ہے ویساہی پھل بھوگتا ہے ایشور جانتا ہی
اور ایشور کا انادی گیان ہونے سے جیسا کرم کا گیان ہے ویساہی ڈنڈ
(سزا جزا) دینے کا بھی گیان انادی ہے اور پرمیشور انت سروگیہ سرب بیاپک
سروپ ہے اسی لئے پرمیشور اور جیو آتما کا بیاپیہ بیاپک (سنبندھ) تعلق ہے - جیسے راجا
(بادشاہ) کے راج (سلطنت) شاسن مین پرجا (رعایا) آباد ہو کر موافق خواہش
اپنے اپنے ارادہ کار نیک و بد کرتے ہین و عدل شاہانہ سے موافق کردار
نیک و بد سزا و جزا پاتے ہین اوسی طرح پر شاہنشاہ ازلی و ابدی

پرمیشور پرماتما عدل شاہانہ سے اپنے پیدا کئے ہوے اناادی جیو ون (رعایا ارواح قدیم) کو موافق اعمال نیک و بد کے سزا و جزا دیتا رہتا ہے۔

اصحاب نوین ویدانتی سوتر ذیل پر بسیار اصرار کرتے ہین اور وید پاک بیان کرتے ہین۔

अहं ब्रह्मास्मि ॥ तत्त्वमसि ॥ अयमात्मा ब्रह्म:

حالانکہ یہ وید پاک نہین مگر برہمن گرنتھ کے بچن ہین۔ ارتھ ہم۔ (اہم) ہین (برہم) یعنی برہمست (اسمے) ہون۔ یہان اس سے یہ مطلب ہی کہ جیسے کوئی کہی کہ मञ्चा: क्रोशन्ति مچان پوکارتا ہے تو مچان کو یوجہ (جڑہ) بے جاندار ہونے کی طاقت آواز دینے کی نہین ہوسکتی بنا برین ایسا تصور کرنا چاہیئے کہ صاحب مچان یعنی جو صاحب مچان پر تشریف رکھتے ہین وہ آواز دیتے ہین۔ اور اگر کوئی صاحب فرماوین کہ برہمست کل اشیا ہین تو (جیو) روح کے کہنے مین کیا ہرج ہے تو جواب یہ ہے کہ بیشک کل اشیا دنیاوی برہمست ہین مگر جیسا (دہرم یوکت) بوجہ نیک کرداری کے (جیو) روح۔ (نکٹست) قریب تر ہے ویسا دوسرا نہین کیونکہ (جیو) روح کو (برہم) پروردگار کا (گیان) علم ہوتا ہے اور (مکت) حالت نجات مین وہ (برہم) رب العالمین کے ساتھہ (ساکشات سنبندہ) تعلقات خاص رکھتا ہے اسلیئے (برہم) پرمیشور کا (سہچاری) مشاہدہ کرنے والا (جیو) روح ہوتا ہے اس سے (جیو) روح و (برہم) پرمیشور ایک نہین ہوسکتے۔ جیسے کوئی صاحب فرماوین کہ مین و فلان ایک ہی ہون کوئی کسی قسم کا تفرقہ و مغایرت نہین ہے یا کوئی ملازم کسی سے کسی اشیاء اپنے آقا کے نسبت کہے کہ یہ تو میرا ہے تو اس سے یہ لازم نہین آسکتا کہ دراصل خود وہی ہے کیونکہ اوسکا ایسا کہنا

صرف بوجہ تعلقات وادا سے خدمات کے ہوتا ہے اوسی طرح پرجو (جیو) روح (سماد ہست) مراقبہ استغراق مین (پریم پدہ) از خود رفتہ ہو وہ البتہ ایسا کہہ سکتا ہے مگر اس سے وہ خود (برہم) پرمیشور نہین ہو سکتا۔

یہ چہاندوگہ اپنشد کا سوتر ہے۔

सयःएषोणिमै तदात्म्य मिदं सर्वं तत्सत्यं स

स आत्मा तत्त्वमसि श्वेतकेतो इति । छांदो० ॥

یہ چہاندوگہ اپنشد کا سوتر ہے ارتھہ - وہ پرماتما جاننے جوگ ہے جو اینت سوکہم اور اس سب جگت اور جیو کا آتما ہے وہی ست سروپ اور اپنا آتما آپ ہی ہے - ہے سویت کیتو یہ پتر -

यथोर्णनाभिः सृजते गृह्णते च यथा पृथि-

व्यामोषधयः सम्भवन्ति । यथा सतः पुरु-

षात्केशलोमानि तथाक्षरात्सम्भवतीह विश्वम्

- मु०उ०मु०७ खं०१

یہہ منڈک اپنشد کا سوتر ہے - ارتھہ - اس منتر مین جگت کا (اوپادان کارن) علت مادی یعنی سامان پیدایش دنیا (برہم) پرمیشور پروردگار نہین ہے اس امر کے یقین کرنے کے لئے تین تمثیلات دی ہین ان تینون تمثیلات مین سے کسی مین (جڑہ) بے جاندار اشیا کے (اوپادان) علت مادی سامان پیدایش (چیتن) جاندار کو نہین کہا گیا ہے لیکن (جڑہ) بے جاندار (چیتن) جاندار کے (سنجوگ) تعلقات سے ہی (گیان پورک) بوجہ علوم وقدرت کاملہ کے (سرشٹی) پیدایش دنیا کی ہوتی ہے اسی بات کی تائید کے لئے تمثیلات دی گئے ہین - جیسے مکڑی کے (شریر) جسم مین قیام کرنیوالا

(جیو آتما) روح (پرکرتی روپ اپنے شریر ست کارن) پنج عناصر مادی موجودہ جسم سے (تنتو سوتر) سوتر و جالا وغیرہ (جڑہ کارج) فعل بے جاندار کا بستار تو مار کرتا ہے مگر (جیو آتما) روح خود بخود سوت و جالا وغیرہ نہین بنتا۔ اوسی طرح سے جمادات و غلہ جات وغیرہ ہزارہا اقسام کے اشیا زمین مین بوجہ تخم وغیرہ کے بکوشش و ترکیب کاشتکاران کے پیدا ہوتے ہین اسوجہ سے (پرتھوی و جل وغیرہ) زمین و آب وغیرہ اوسکا (اوپادان کارن) علت مادی یعنی سامان پیدایش و کاشتکار (نمت کارن) ترکیب دہندہ علت فاعلی اوسکا ہوتا ہے۔ علےٰ ہذالقیاس جسم انسانی مین ہزارہا (بال) موئے پیدا ہوتے ہین جسکا (اوپادان کارن) علت مادی یعنی سامان پیدایش جسم اور (جیو آتما) روح (نمت کارن) علت فاعلی اوسکا ہے۔ آغاز پیدایش دنیا مین (برہم) خداوند کریم رب العالمین (جڑہ پرکرتی) علت مادی یعنی سامان پیدایش دنیا کے ساتھہ سنجوگت ہوتا ہے اور اوسی (جڑہ اوپادان) علت مادی یعنی سامان پیدایش سے کل اشیا غیر متحرک بے جاندار و نیز اجزا جسمانی وغیرہ کو پیدا کرتا ہے۔ اور جو اس ویدانت شاستر مین (برہم روپ ابھنّ اوپادان) مالک کون و مکان ہی کو علت مادی یعنی سامان پیدایش دنیا قرار دیتے ہین اونکو لازم ہے کہ ان تمثیلات مین بھی سوت و جالا و غلہ جات و بال وغیرہ افعال کو (جیتن اوپادان) جاندار علت مادی یعنی سامان پیدایش سے پیدا ہوے دکھلاوین ورنہ ایسا لغو و لاطائل گفتگو سے پرہیز کرین اور ایسا یقین رکھین کہ پرورندہ آفاق آفتاب عالمتاب وغیرہ سے لیکر زمین وغیرہ تک کل اشیا عجائب و غرائب ظاہر و پوشیدہ کا علت فاعلی او و عالم ہے جسطرح سے کو تمہارا یاد ہوگا کاریگران بڑہئی و لوہار وغیرہ کو ہزارہا اقسام اشیا کے تیار کرنے کا علم ہوتا

اور وہ مٹی و پانی و چاک و ڈنڈ سامان و اوزار ہتھیار وغیرہ سے تیار کیا کرتا ہے اور
خود وہ اشیاء سامان وغیرہ نہین ہوجاتا اوسی طرح پر خداوند کائنات اپنے
علم کامل و قوت لاانتہا سے بذریعہ (پرکرتی روپ) علت مادی یعنی
سامان پیدایش کے کل عالمیان کو پیدا کیا کرتا ہے مگر خود وہ اشیاء علت
مادی نہین ہوجاتا۔ میمانشا شاستر کے (پوربو اوتر پرکار) حصہ اول و دوم
سے (دو بھید) دو اقسام ہین۔ حصہ اول میمانشا۔ مولفہ سری جیمنی جی مہاراج
ہے جس مین بذریعہ اصول وید مقدس سے (کرم کانڈ) افعال کی (پردھانتا)
بڑائی دیکھائی گئی ہے اور (اوتر میمانشا) میمانشا حصہ دوم ویدانت درشن ہے
جس مین (کرم) افعال کا (پھل) نتایج (بھوگنے والا) اوٹھانے والا (جیو) روح
اور نتایج افعال کا دینے والا (برہم) خالق برحق کو قرار دیا ہے اسی وجہ سے
ویدانت (گیان کانڈ) کریا وہی کا اپیوگی ایک سادھن ذریعہ امداد ترکیب
افعال کا ہے مگر آدھونیک ویدانتی اسپر زیادہ اصرار کرتے ہین کہ ویدانت
کریا کا اپیوگی نہین ہے یہ اون کی بالکل غلطی ہے کیونکہ تپ۔ سوادھیائے
سرون۔ منن۔ یگیہ۔ وغیرہ کرمون کا شیون اپنشدون مین گیانی ہی
کے لئے لکھا ہے۔ سکھ بھوگ جو سب کا مول ہے وہ بھی ایک کریا یعنی فعل
ہے۔ ابتک کوئی ایسا ویدانتی نہین نکلا جس نے سب کرم چھوڑ دئے
ہون کرم کے حصون مین کرم کرنے والا بھی ایک حصہ ہوتا ہے کیونکہ بغیر
فاعل کے کوئی فعل نہین ہوسکتا اسوجہ سے جہان کہین (جیو) روح (برہم)
مالک کونین کے (گیان) علم کی زیادہ توصیف کی گئی ہے وہان صرف
بوجہ افعال کے توصیف کی گئی ہے۔ یہان واضح ہو کہ انسان کے کوششات
کے نتایج عمدہ اوسی وقت ہوسکتے ہین جبکہ وہ کل تکالیف سے نجات پاکر عمدہ

آسایش و آرام حاصل کرے کیونکہ کل انسان تکالیف سے نجات و آسایش
و راحت سے کامیاب ہونے کے لیے شب و روز ہزارہا اقسام کے افعال
نیک و بد کیا کرتے ہیں مگر تو بھی حصول مقاصد سے ناکامیاب رہتے ہیں مگر
(برہم گیانی پرش) اصحاب خداشناس عمدہ آسایش کو حاصل کرتے ہیں یعنی
خداشناسی سے زیادہ عمدہ کوئی آسایش نہیں ہے کیونکہ (ستیم) جو اپنے پرکرتی
سے (چھوٹ چلا یمان) باہر نہیں ہوتا اور جس میں کسی طرح کا بیکار یا روپ
بھید نہیں ہوتا (گیانم) جو گیان سروپ یعنی عالم کامل اور جس میں (اگیان)
جہالت (چیتنا رہت) برخلاف جاندار (جڑہ لیشٹو) بے جاندار اشیا کے گن
کا میلاوٹ بھی نہیں ہے یا (جیو آتما) روح میں رہنے والے برخلاف علم کا جس میں
کچھ بھی نشان نہیں ہے۔ (اننتم) جس کی حد نہیں ہو سکتی کہ کسقدر لمبا چوڑا
یا ہلکا و بھاری وغیرہ ہے لیکن کل (چراچر جگت) دنیا میں قائم و موجود ہے ایسے
پرمیشور پرماتما کو جو (جیو) روح اپنے ہردی روپ آکاش میں دھارن کرتا ہے
وہ پرم آنند (مکش) نجات کو بذریعہ جوگ ابھیاس (پرانایام) کے پاتا ہے
۔ اسلئے (برہم) خدا (جیو) روح ایک کبھی نہیں ہو سکتے۔ بہت اصحاب حقیقت
اصلی سے ناواقف و ناکامیاب ہیں و نیز نوین ویدانتی لوگ فرماتے ہیں
کہ جب (جیو) روح دوسرا ہے تو ادویت یعنی یکتائی سیدہ کیسے ہو سکتی ہے
واضح ہو کہ یہ ادویت شبد یعنی وحدہ لاشریک ہی ایک (جیوون) ارواح
اور لاانتہا اقسام کے اشیا موجودہ دنیاوی سے (برہم) پرمیشور یعنی
خالق مطلق کو علیحدہ معائنہ کراتا ہے اور وحدانیت خدا وند جہان پر دلالت کرتا
ہے جیسے کوئی کسی سے کہے کہ اس شہر میں دیودت کے برابر دوسرا
کوئی دولت مند نہیں ہے یا کسی راجہ کے نسبت کہے کہ اوسکے برابر کوئی

دوسرا اچھا صاحب اقبال نہین ہے۔ اوسی طرح پر یہ تصور کرنا چاہیئے کہ لا انتہا
ارواح و اشیاء و بنیادی پیدائش بھا موجود ہین مگر (برہم) پرمیشور پروردگار
رب العالمین کے مانند کوئی بھی دوسرا نہین ہے کیونکہ جب تک دوسرے موجود
نہ ہونگے تب تک ایک کو ترجیح نہین ہوسکتی ہے۔ ہمیشہ ترجیح و تخصیص کسی امر کو
دوسرے کے مقابلہ مین ہوتی ہے تو اس سے صاف پایا گیا کہ ارواح و
لا انتہا اقسام کے اشیاء موجود ہین مگر اوس (برہم) پرماتما سرب شکتمان
کے مانند دوسرا کوئی نہین ہین اور اسوجہہ سے بھی (برہم) پرمیشور (جیو)
روح کی وحدانیت کبھی نہین ہوسکتی کیونکہ پرمیشور پرماتما کے اننت گیان
اننت بل یعنی لامحدود زبردست۔ اور بیا پکتا گن وغیرہ علیحدہ ہین اور (جیو) روح
الپگیان الپ بل یعنی کم [illegible] اور زبردست والا ہوتا ہے اس سے (برہم) خدا (جیو)
روح ایک ہرگز نہین ہوسکتے جیسے پرتھوی آدی یعنی کل اشیاء و بنیادی آکاش
ہی مین سب علیحدہ رہتے ہین اوسی طرح پر (برہم) پرمیشور کے بیاپک ہونے سے
(جیو) روح اور آفتاب سے لیکر زمین وغیرہ تک کل اشیاء اوس سے علیحدہ
نہین رہتے اور سروپ سے ایک ہی نہین ہوتے اور یہان یہ بھی واضح ہو کہ
اصحاب نوین ویدانتی (جگت) دنیا کو مثل خواب و تیز رسی مین (سرپ) یعنی مار و
(سیپ) مین چاندی کا (بھرم) خیال ہونا بیان کرتے ہین اور دنیا کو بالکل
جھوٹھا صرف (برہم) رب العالمین کو سچا قائم کرتے ہین اب یہ کہنا چاہیئے
کہ جھوٹھا اوسکو کہتے ہین کہ کوئی اشیاء نہو اور اوسکا اعتبار کرایا جاوے اگر
تو یہ مسلمہ ہے کہ پیدائش دنیا خاص کام پرمیشور پرماتما کا ہے جسکو سچا کہتے
ہین تو وہ سچا ہوتا ہے اوسکا فعل جھوٹھا ہرگز نہین ہوسکتا اگر اوسکا فعل جھوٹھا
قرار دیا جاوے تو فاعل اوس فعل کے نسبت بھی الزام جھوٹھا ہونیکا ضرور ہی ہے

نا پید ہو سکتا ہے لہذا اوس خالق مخلوق کے افعال کو بیہودہ قرار دینا بالکل لغو ہے
اور قابل قبول دانشمندان ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس تمثیل سے بھی وحدانیت
خدا اور روح ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ خود اونہیں کی تمثیل سے وہ اشیا علیحدہ علیحدہ
ہیں علیحدہ علیحدہ اوصاف سے پائے جاتے ہیں اگر (صدف) مار کوئی شے
پیدا ہوتا اور اوسکا خیال پیشتر سے نہ ہوتا تو رسی میں اوسکا بھرم کیون ہوتا اسی طرح
سے (سیپ) وغیرہ میں چاندی کے (بھرم) خیال ہونے کی نسبت بھی تصور
کرنا چاہیے اور دنیا کی نسبت جو تمثیل خواب سے دیا گیا ہے وہ بھی
محض غلط ہے کیونکہ خواب کی نسبت جیسا کہ عام طور پر بیہودہ ہونا یا وہم کیا
گیا ہے اسکے تسلیم کرنے میں افعال اوس خالق عالمیان کی نسبت بیہودہ
احتمال ہو سکتا ہے حالانکہ خواب بھی کسی طرح بیہودہ نہیں ہو سکتا کیونکہ خواب میں وہ
چیزیں اور دیکھے جاتے ہیں جو کہ حالت بیداری میں موجود و نیز دوسرے
قالب تبدیل شدہ میں دیکھے گئے ہیں بنا براں اسکا اشلوک ویدانت سری
مصنفہ سری شنکراچاریہ جی تحریر کیا جاتا ہے

जाग्रद् वस्थायां च दृष्टं च श्रुतं तज्जनित वा-
सनया निद्रा समये या प्रपञ्चं प्रतीतिः सा
स्वप्नावस्था ॥ पै०ल०

ترجمہ - (جاگرت) حالت بیداری میں جو کچھ دیکھا یا سنا
جاتا ہے اوسکے باسنا یعنی خیال سے جو حالت خواب میں دیکھا یا سنا
جاتا ہے اوسکو سپنا یعنی خواب کہتے ہیں اور بنا بریں قالب تبدیل شدہ
کے واقعات حالت خواب قالب موجودہ میں مشاہدہ کرنے کی نسبت مشرح
اور مفصل کیفیت صفحہ چار سو چھ پانچ قسم اول رسالہ ہذا میں تحریر کیا گیا ہے

وہان ملاحظہ فرمالیجئے - اوسی طور پر اصحاب فرین ویدانتی (گھٹاکاش مٹاکاش
میگھاکاش - اور مہاکاش) یعنی گھڑا - مکان - اور میگھ کی تمثیل بھی دیتے
ہین اور کہتے ہین کہ یہ سب جدا جدا اعتبار کئے جاتے ہین حالانکہ دراصل
مہاکاش ہی ہے اوسی طرح پر پایا - اودیا سے بیسٹ او انتہ کرنون کے
وجوہات سے (برہم) خالق برحق (اگیانیون) ناداںون کو علیحدہ علیحدہ نظر آتا
اصلیت مین ایک ہی ہے یہی بتاوسٹ پرا جہالت ہے کیونکہ جیسے گھڑا
گھڑا - (مٹھ) مکان اور میگھون اوراکاش کو جدا جدا مانتے ہین ویسے ہی (کارن)
فاعل (کارج) فعل (جگت) دنیا اور (جیو) روح کو (برہم) خالق معبود کو اون
سے جدا جدا تصور کرنا چاہئے - اور ایک تمثیل (سورج) آفتاب اوراون کے
(کرنون) شعاعون کا دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ جیسے عکس شعاع آفتاب
پانی بھرے ہوے گھڑون مین پڑتا ہے حالانکہ آفتاب ایک ہی ہے گھڑون
کے نیست و نابود ہونے سے یا پانی کے بہنے سے آفتاب نیست و نابود
نہین ہوتا اور نہ پھیلتا اسی طرح پر (برہم) خداوند دوجہان کا عکس جسکو -
چدا بھاش کہتے ہین پڑا ہوا ہے جب تک (انتہ کرن) دل مین جہالت ہے
اوسی وقت تک (جیو) روح کے نام سے موسوم ہے اور جب (اگیان)
جہالت دور ہو جاتا ہے اوسوقت (جیو) روح (برہم سروپ) خود خدا ہو جاتا
ہے اور (اگیانتا) جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے نیک و بد تکلیف و آسایش
زائیدن و مردن اپنے مین قایم کرتا ہے - یہ تمثیل بھی محض نامعقول ہے
کیونکہ (سورج) آفتاب (اکار والا) اہل وجود اور (جل گھڑے) آب و سبوچہ
ہاے بھی (ساکار والے) اہل وجود ہین اور ہر ایک بالکل باہم مختلف اور
علیحدہ علیحدہ ہین اسی وجہ سے (سورج) آفتاب کا (پرتی بمب) عکس ایک

اشیا میں پڑتا ہے اگر (نراکار) لاوجود والے ہوتے تو اونکا پرتی بمب عکس کبھی نہیں ہوتا اور چونکہ پرمیشور یعنی خداوند جہان (نراکار) لاوجود (سروتر اکاشوت بیاپک) دائم و ہر جگہ حاضر و قیام ہونے سے (برہم) پروردگار سے کوئی اشیا یا اشیا سے موجود و نیاوی سے (برہم) پروردگار جدا نہیں ہے و نہ ہو سکتا اور چونکہ پروردگار کل میں قادر و قیوم اور کل اوس میں قیام پذیر اور اسی وجہ سے کل کا شاہد حال اور کل کا منتظر جزا و سزا موافق نیک و بد افعال سے اور جب کہ اہل وجود نہیں ہے تو اوسکا عکس بھی نہیں ہو سکتا ۔ بموجب ابیات

ابیات

جہان در چشم بیدائی　　لیک در چشم من شنی آئی
یکی در ہیچ پنداری جا　　بوالعجب ماندہ ام کہ ہر جائی
اندرون بیرون از پس و پیش　　در چپ و راست زیر بالائی

حضرات نے اس آریا ورت دیش میں ایسا دام نذر و پر پھیلا رکھا ہے کہ جس سے نجات پانا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے کیونکہ اول تو حضرات نے صدہا اوتار و صد تیرتھ جا بجا کا کاروبار تیار کرکے آریا ورت دیش باسیون کو اندھا و بیوقوف بنا کر اپنا غرض و مطلب نکال رہے ہیں اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی تو فوراً ویدانت جدید تائید اپنے مطلب کے تیار کرکے خود (برہم) خداوندگار ساز بن گئے و نیز تمام اہل عالم اور تمام اشیاء کو مثل خدا پروردگار کے جاننے لگے کہ کل (برہم) ہی ہے (جیو) روح وغیرہ دوسری کوئی چیز نہیں ہے ۔ اب ذرا اس سوتر کتھہ بلی آپ نشد کو ملاحظہ فرمایئے ۔

नजायतेम्रियतेवा बिपश्चिन्नायं कुतश्चिन्नबभु
वकश्चित ॥ अजोनित्यः शाश्वतोनहन्युतेहन्य
माने शारीरे ॥ क० उ० ब० २ सु० १८

یہ کٹھ ولی اپنشد کا سوتر ہے - ارتھ - پرماتما و جیوآتما دونوں اس شریرآدی (جسم وغیرہ) کارج جگت میں پاپیہ و پاپک ہوتے استھ ہین تو بھی وہی کارج بستوؤں کے ساتھ نہ اوتپن (پیدا) ہوتے اور نہ اوسکے بناش (فنا) سے نسٹ (فنا) ہوتے ہین - آتما (روح) کا کوئی اوپادان کارن نہین ہے یعنی نہ کوئی اوسکا پیدا کرنے والا نہ وہ کسی (روح) کا پیدا کرنے والا ہے یہ کارج کارن دھرم وکرتی سے علیحدہ ہین -

اب ہر طرح سے ثابت ہو گیا کہ جیوآتما پاپیہ و پرماتما پاپک دونوں مثل راجا (بادشاہ) و پرجا (رعایا) کے ہین پرم آتما راجا (بادشاہ) بموافق اعمال نیک و بد اپنے پرجا (رعایا سے) جیوآتما ونکو نیا سے درسٹ راج سیوتا (عدل شاہانہ) سے سزا جزا کا دینے والا ہے اسلئے ہر خاص و عام کو لازم ہے کہ اوس پرمیشور سرب پاپک کے جاننے کے لئے بذریعہ الہام وید تحریر ست شاستروں کے جوگ ابھیاس (پرانایام) و اعمال نیک و عبادات ظاہری و باطنی کے رو سے ہمیشہ جتن (تدبیر) کیا کرے چاہیے -

इन्द्रियार्थ सन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यम
अभिचारिव्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम ॥ न्याय
अ० १ आ० १ सु० ४

یہ نیایہ شاستر کا سوتر ہے - ارتھ - جو سروتر (گوش) توچا (جلد) چکشو (چشم) جیوہا (زبان) اور گھران (بینی) کا شبد (آواز) اسپرش -

(لمس) روپ (نظر) رس (ذائقہ) گندھ (بو) کے ساتھ سنبندھ (تعلق)
ہوتا ہے اور ان اندریوں (اعضائے جسمانی) کے ساتھ من (دل) کا اور من
(دل) کے ساتھ جیو آتما (روح) کے سنیوگ (تعلق) سے گیان (علم)
(پیدا) ہوتا ہے اسی کو پرتکھش (ظاہر) کہتے ہیں اور انہیں سے ہر ایک امر
کا ظہور کیا جاتا ہے اسی طرح سے آٹھ طرح کا پرتکھش پرمان (ظاہر ثبوت) نیائے
شاستر میں تحریر کیا گیا ہے جس سے علاوہ اشیائے دنیاوی موجودہ وغیرہ
کے پرمیشور نراکار (لا وجود) سرب ویاپک (ہر جا ہے) کا اثبات کیا گیا ہے۔
جیسے چکشو (نظر) کا خاص کام دیکھنے کا ہی (دوسرا کام مثلاً لمس وغیرہ وہ ہوا
وغیرہ کے تعلقات سے ہے) چنانچہ دور سے دھواں نظر آوے تو فوراً ہی
آتش کا گیان (علم) ہو جاوے گا کیونکہ بغیر آتش کے دھواں نہیں ہو سکتا
تو دھواں کارج یعنی فعل۔ و آتش فاعل یعنی کارن اوسکا ہے اور یہ نظر سے
پرتکھش (ظاہر) کیا ہوا کسی حالت میں دروغ نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ کارج
سرشٹی فعل (پیدائش دنیا) کو کہ جس میں آفتاب ماہتاب وغیرہ عجائب غرائب
اشیاء وغیرہ قدرت کاملہ کا جلوہ نمایاں ہیں معائنہ کر کے اوس نمت
کارن (فاعل دنیا) پرمیشور پرم آتما کا گیان (علم) ہوتا ہے کیونکہ دنیا کا پیدا
کرنا یہ خاص اوسی رب العالمین کا کام ہے نہ کہ قدرت کسی انسان کا لہذا اس
فعل پیدائش دنیا و عالمیان سے اوسی فاعل پرمیشور سرب شکتمان کے
پرتکھش (ظہور) کا بخوبی اثبات ہوتا ہے یعنی فعل کو دیکھ کر فاعل کا نشچے (یقین)
کرنا۔ اسی طرح سے بہت سے عمدہ طور پر کافی دلائل ویدانت وید و ست
شاستروں و اپنشدوں وغیرہ میں مندرج ہیں۔ انہیں یادگاروں سے
اوس پرمیشور سرب شکتمان سرب ویاپک کو حاضر و ناظر جان کر بذریعہ جوگ ابھیاس

(پرانایام) مندرجہ جوگ شاستر مولفہ مہرشی پاتنجلی جی مہاراج پرمیشور پراپتی
(خداشناسی) کی جتن (تدبیر) کرنا چاہئے اسی جوگ ابھیاس (پرانایام)
کے کرنے سے اول آتم گیان (روح شناسی) بعدہ پرماتم گیان (خداشناسی)
ہوتی ہے جسکا نتیجہ موکش۔ نجات ہے۔

न संन्दृशीतिष्ठति रुप मस्य न चक्षुषा पश्यति
कश्चनैनम् ॥ हृदा मनीषा मनसाभिक्लृप्तोय
एतद्विदुरमृतास्तेभवन्ति ॥ क०उ०व०६ सु० ९

یہ کٹھ اپنشد کا منتر ہے۔ ارتھ۔ چونکہ اوس پرمیشور کا اندریوں
اجزاء جسمانی یعنی (حواسات ظاہری و باطنی) سے گرہن (معائنہ) کرنے کے
لائق کوئی سروپ (صورت) نہیں ہے تو بھی بہتر سے (اندرونی) بچار (خیال)
میں پرورت (داخل) ہونے سے نشچے آتمک (روح الیقین) سوکھم (لطیف)
بدھی (عقل) سے پرکاشت (منکشف) ہوکر قابل شناخت قابل معائنہ
ہوتا ہے اسطرح گیان (علم) میں کوشش کرنے والے انسان مکتی (نجات)
کو پاتے ہیں۔

तिस्रो मात्रा मृत्युमत्यः प्रयुक्ता अन्योन्यस-
क्ता अनविप्रयुक्ताः क्रियासु बाह्याभ्यन्तरम-
ध्यमासु सम्यक् प्रयुक्तासु न कम्पते ज्ञः ॥ प्र०
उ० प० ५ः सु० ६

یہ پرشن اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھ۔ اکار۔ اوکار۔ مکار۔ ملکر اوم
خاص ذاتی نام پرمیشور کا ہے نہ کہ صفاتی۔ اوم کار کے تینوں ماترے
(باہم) جیسے ہیں ویسے ہی شبد ارتھ اور گیان کے اوکت پرکار

اتر یتیر اودھیاس کے ساتھ اوم - اس نام سے یوکت سمپرگیات اسمپرگیات
سمادھی (جوگ ابھیاس پرانایام کرنے والے کو ہوتا ہے) سب جاگرت
(بیداری) سوپن (خواب) سوشپتی (خواب غفلت) وشا (حالت) میں جگ
تپرشش من (دل) کو جوگ ابھیاس (پرانایام) سے یوکت کرتا ہے تب
سمادھی سے ہونے والے پہل سے نہیں ہچلتا بلکہ خدا شناسی ہوتی ہے

नायमात्मा प्रवचनेन लभ्यो नमेधया नबहुना
श्रुतेन ॥ यमेवैष वृणुते तेन लभ्यस्तस्यैष आत्मा
वृणुते तनुं स्वाम ॥ क० उ० व० २ मु० २३

یہ کٹھ اپنشد کا سوتر ہے ارتھ - وید آدی شاستروں کے پڑھنے والے
اسمرن رکھنے والے یا سننے والے لوگ سنسار ہی میں پرتشٹھ (قابل
اعزاز) ہوتے ہیں وید شاستروں کے جاننے ہی سے برہم گیان ..
(خدا شناسی) نہیں ہو سکتی لیکن وید شاستروں کو پڑھ کر موافق (اندراج)
اوسکے انت چیت ہو کر جب برہم کی اوپاسنا کرتا ہے تب وہ انسان
آتم گیان (روح شناسی) سے ہونے والے سکھ کا مستحق ہوتا ہے اور
برہم پرم آتما بھی خوش ہو کر اوسکے لئے اپنے سروپ (صورت) کا
پرکاش کر دیتا ہے - لہذا جوگ ابھیاس (پرانایام) ضرور کرنا چاہئے
کیونکہ بغیر اس جوگ ابھیاس (پرانایام) کے روح شناسی و خدا شناسی
نہیں ہو سکتی ہے - پوری تشریح اس کی جوگ شاستر مولفہ سری پاتنجلی
مہاراج میں و نیز کل تعلقات دین و دنیا نہایت عمدگی کے ساتھ سری سوامی
دیانند جی سرستی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ مولفہ کتاب اپنے
میں تحریر فرمایا ہے قابل ملاحظہ اور زیادہ آسانی یہ ہے کہ پہلے وید

وغیرہ مت شاستروں کے منتر و شوتر و بعدہ سنسکرت اردہ بعدازان بہاشا یعنی
ہندی ارتہ کیا گیا ہے کہ جس سے ہر شخص تہوڑا ہندی خوان بھی بآسانی
پڑہ کر فوائد دنیا و آخرت حاصل کر سکتا ہے ۔

قسم چہارم - دربیان آریا سماج اور اصول آریا سماج اور افعال آریا سماج

اے عالمیان راست اعتقاد و خردمندان صادق بنیاد مخزن علوم و فنون تشنہ
ترقیات ملکی میں مخمور جوش و فکر و فعیات گردش فلکی ہیں چونکہ استاد وید وغیرہ
ست شاستروں کو لیے ہوئے ناظرین سراپا شائقین قدردان متاع بازار معانی
سخن دانی کو بلا تعصب و خودغرضی راست راست معنی و مطلب کا یوں اظہار و
اشتہار کرتے ہیں کہ گوہر ابدار سخن با معنی بامعانی یوں جلوہ نما کر کے ہر خاص
و عام کے فائدہ بخش پیدائش و آلایش دنیا و آخرت کی کرتے ہیں — واضح ہو کہ جیسے اس
آریاورت دیش میں تمام جین و ناستک مت متاشروں کا از حد زور و شور
ہو گیا تہا جس سے وید کا مت کاندا ہو کر زوال ہونے لگا اور اوس وقت بھی
اصحاب پنڈتان برہمنان بہت و گوان عالم فاضل مقام کاشی وغیرہ میں موجود
تہے مگر اون کو بجز اپنے سوارتہ سدہی یعنی خودغرضی کے ملک کی بہلائی سے
کیا مطلب تہا غرضکہ اونکو تو جس طرف سوارتہ سدہ ہو اوسی طرف مستعد تیار
آخرش وید مت کا کہنڈن و جین مت کا منڈن ہوتا رہا تب سری شنکر
سوامی دہنتی وڑا وڑی برہمن پندرہ برس کی عمر میں ویاکرن وغیرہ علوم حاصل
کر کے سنیاس کرم لیکر بڑا ہی شوک یکت ہو کر جین مت کا کہنڈن و وید مت کا
منڈن کرنے لگے اور جہاں تک ہو سکا بہت کچھ اپکار کر گئے و تیس برس کی
عمر میں پرلوک کو تشریف لے گئے اور بعد اوسکے صدہا (مت متانتر) فرقہ ہا

نکار رواج ہوکر باعث تفرقہ وضلالت آریاورت دیش کا ابتک ہورہا ہے
سری شنکر سوامی کے وقت مین بوجہ ایک ہی قسم کے فرقہ کے بہت آسانی تھی
مگر اب حالت موجودہ مین کہ جس مین اہل اسلام و اہل عیسائی وغیرہ کے علاوہ
صدہا طریقت مذہب ہندوان کے موجود ہین اور ہر ایک اپنے فرقہ و مذہب
کے ازحد پیروکار و مددگار ہین نہایت دشوار و مشکل اور ازحد افسوس کے قابل
ہوتا ہے مگر ہزار ہزار شکر پرمیشور پرم آتما سرو شکتمان کا ہے کہ اوس نے اپنے
کرپا اور دیالتا سے سری سوامی دیانند جی مہاراج سرستی کو جو کہ بوجہ (ودیا ویدیہ)
علم و عقل کے تمام آریاورت دیش و نیز امریکہ و لندن وغیرہ مین اظہر من الشمس
ہین بہیجا کر وید وغیرہ ست شاسترون کا اوپدیش و ودیا گیان کرایا اور اس آریاورت
دیش کو ورطہ بے پایان جہالت و اودیا اندہکار مین ڈوبتے ہوئے سے بذریعہ
جہاز اوپدیش اور ودیا گیان سری سوامی جی مہاراج کے بچایا اور نیز حضرات پادریہ
صاحبان عیسائی کے پنجہ مقناطیسی سے نجات دلوایا۔ اور یہ پادری صاحبان
کو خود تسلیم ہے کہ بوجہ سوامی جی مہاراج و نیز پیروکاران اونکے سے نہایت
نقصان ہوا بلکہ بعد چند سال آریاورت مین رہنا ہی اون لوگون کا بالکل
فضول و بیکار ہو جاویگا۔ اور بہ چند جگہہ سری سوامی جی مہاراج بڑے بحث
مباحثہ سے نامی گرامی اصحاب کو عیسائی و مسلمان ہونے سے صاحب ایمان
کہلوایا۔ جیسے پنڈا جی مہاراج مقام و ہردوون جو کہ نامی گرامی رئیس ہین
و نیز تعلقدار قصبہ جسولا ضلع بلندشہر یہ بھی نہایت اہل اعزاز رئیس نامی سے تہے
الغرض دوبارہ وید وغیرہ ست شاسترون کے رواج و ترقیات ہر اقسام
کے باعث سری سوامی جی مہاراج ہوے ورنہ اب تک نہ معلوم کیا حالت
ہوتی اور اونہین سوامی جی مہاراج کے کرپا و دیالتا و نیز

ست اوپدیش سے بہت کچھہ اودّیا اندہکار (تاریکی جہالت) کا ناش (نیست ونابود) ہوا وہوتا جاتا ہے وویدون کا ترجمہ بخوبی کے ساتھہ اول ویدبہاشیہ بعدہ سنسکرت ارتھہ بعدازان ہندی ارتھہ کہ جس سے ہرخاص و عام باسانی پڑھ وسمجھہ سکتا ہے فرمایا ہے اور بہت کتابین جیسے ست ارتھہ پرکاش ویدوغیرہ ست شاسترون کے پرمان یوکت تیار فرمایا ہے جو پُراثر ولا جواب ولاثانی ہین معائنہ ومشاہدہ سے تعلق رکھتے ہین اور نیز اوسکے مطالعہ سے لطف ومفاد دین ودنیا دونون حاصل ہوسکتے ہین اور اونہین بہمہ صفت موصوف کے وجہہ سے صدہا آریا سماج کل آریاورت دیش ونیز امریکہ ولنڈن وغیرہ مین قائم ہوا ہے وروزبروز بفضل خداوندکریم ترقی پر ہے اور اوجہین مہرشی مہاتما اُور پوجنیہہ (قابل پرستش) کے وقت سے کمیٹیان وسبہائین ہراقسام قائم وقوع پذیر ہوتی ہین ورنہ اس آریاورت دیش مین سبہا کمیٹی کا نام بہی خودغرضیون نے مٹادیا تہا وسنسکرت پاٹہشالا وانا تہالے وغیرہ بہی اونہین کے کوششات وتوجہات کے باعث ہوئے ہین جیسے دیانند ویدک کالج مقام لاہور کہ جس مین قریب سولہ سو ودیارتہی ۱۶۰۰ (طالب علوم) کی وودیادان علم سنسکرت پرجاودّیا وانگریزی راج وودیاکی ہوتی ہین علی ہذالقیاس انگلو ویدک کالج مقام اجمیر اوپدیشک پاٹہ شالا میرٹہہ وغیرہ و اناتہالے مقام پانس بریلی وفیروزپور وغیرہ قابل تحسین وآفرین نمونہ افعال آریا سماج باعث ترقیات آریاورت دیش موجود ہین

واضح ہوکہ ازروئے ویداقدس وغیرہ ست شاسترون کے اصحاب آریا سماج تیرتہہ وبرت حسب ذیل کو مقدم ومفید اہل خلائق تصور کرکے اوکی جہہ تیرتہہ استہان کے لئے ازحد کوشش وجانفشانی کرتے ہین وکامیابی

اور جو کوئی پانی پتھر خدا اور دیوتے لیکن مثل دیگر ہندوستانی کے پتھر
پوجا اور پانی کو جو کہ بالکل جہالت کی نشانی ہے تیرتھ وغیرہ ہرگز تصور نہیں کرتے
کیونکہ اوس میں کچھ بھی مفاد دینی یا دنیاوی نہیں ہے۔

जना, यस्तरन्ति तानि तीर्थानि

اول تیرتھ یہ ہیں۔ ارتھ۔ انسان جسکے سبب سے دریا سے [illegible]
ترتے ہیں یعنی نجات پاتے ہیں اوس کو تیرتھ کہتے ہیں۔ جل و زمین کے نام
تیرتھ نہیں ہیں بلکہ کشتی و جہاز وغیرہ کو بھی تیرتھ اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اونکے
ذریعہ سے بھی دریائے عظیم الشان سمندر وغیرہ کو اوترتے ہیں۔

सामान तीर्थे वासी ॥ पा० ४ अ० ४ सू० १०७

नमस्तीर्थ्याय च ॥ यजु० अ० १६ सू० ४२

یہ یجروید کا منتر ہے ارتھ۔ جو برہمچاری و آچاریہ ایک ساتھ ایک
شاستر پڑھتے ہوں وہ سمان تیرتھ سیوی یعنی کرنے والے ہوتے ہیں اور جو
ویداوی شاستر کے پڑھتے ہیں اور راست گفتاری وغیرہ نیک کرداروں میں
دخیرہ [illegible] ہوں اون کی خاطرداری آب و دانہ وغیرہ سے کرنا و علم حاصل کرنا۔
اوسکو بھی تیرتھ کہتے ہیں۔ اور وید وغیرہ ست شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔
دہارمک و ودوان کا ستسنگ۔ جوگ ابھیاس (پرانایام) کرنا۔ بغض۔ عداوت
کینہ و حسد وغیرہ سے پرہیز رکھنا۔ راست گفتار و راست کردار ہونا۔ والدین
و بزرگان کی خدمت و اطاعت کرنا۔ پرمیشور پرماتما کی استوتی پرارتھنا و اپاسنا
کرنا۔ حواسات ظاہری و باطنی کا ضابطہ ہونا۔ یہ سب (دکھ روپ) سمندر سے
(پار کرنے والے) نجات دینے والے تیرتھ ہیں اس وجہ سے انکا نام تیرتھ
رکھا گیا ہے۔ [illegible] کی نسبت بہشت کے ہدایت اجازت و [illegible]

حسب ذیل بلا اختلاف طلب ہے جس سے راحت دنیا و عافیت عقبیٰ دونون حاصل ہو سکتے ہین نہ کہ برت شرجلا ایکادشی وغیرہ جس سے قوت جسمانی و روحانی دونون کے لیے نقصان بلکہ بوجہ بھوکھہ و پیاس از حد وبال جان جس کیلیے ویدک شاستر مین سخت ممانعت ہے کہ بجز حالت (اجیرن) بدہضمی کے بھوکھے پیاسے رہنے سے عارضہ یا سے وغیرہ پیدا ہونے کا سراسر گمان رہتا ہے

अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं

तन्मेराध्यताम ॥ इदमहमनृतात्सत्यमु

पैमि ॥ ४७। य० १। ५ ॥

یہ یجر وید کا منتر ہے - ارتھ — ہے سچدانند سو پرکاش روپ ایشور اگنی - برہمچریہ - گرہست - بانپرست - سنیاس وغیرہ ست برتو نکا اچرن مین کرونگا سو اس برت کو آپ کرپا سے پورا پورا سدہ کرین اور کل تعلقات دنیاوی سے علیحدہ ہو کر اس ست برت کو جسکا کبھی ناش نہین ہے تا ٹھیک ٹھیک دہرم یوکت کرکے ودیا وغیرہ دہرم یوکت کو پراپت ہون اس میری - (اچھیا) خواہش کو آپ پوری کرین جس سے مین (سبہہ ودوان) عالم و کامل (ست آچری) نیک کردار آپکی بھگت یوکت دہرم آتما ہوون - شائقین و قدردان پر واضح ہو کہ اب جو وید وغیرہ ست شاستر ون مین و نیز جس کو ست بادی - ست کاری پر اپکارک - (پکھپات رہت) بلا تعصب بڑے بڑے عالم و فاضل مانتے آئے ہین وہی ہر کسہ وہہ کو ماننا چاہیے اور برخلاف اونکے ہرگز ماننا نہین چاہیے یعنی سری برمہا جی سے لیکر جیمنی منی جی تک کے مانے ہوئے ایشور وغیرہ پدارتھہ ہین وہ کل اصحاب اہل دانش کے مقابلہ مین (پرکاشت) ظاہر کیے جاتے ہین کیونکہ آریون کا کوئی (نوین) جدید مذہب

وملت جاری کرنے کا کچھ بھی منشا نہین تھا ونہ ہے لیکن جو (ست) راست
ہے اوسی کو ماننا اور منوانا اور جو (است) دروغ ہے اوسکو چھوڑنا وچھوڑوانا
ضروری تصور کیا گیا ہے جس سے فائدہ دنیا وآخرت دونون حاصل ہون
اور جہان تک ہو سکے وہان تک اتیاچاریون کے طاقت کی (ہان)
نقصان اور نیائے کاریون کے طاقت کی ترقی مدام کیا کرے اس کام مین
چاہے اوسکو کتنا ہی سخت تکلیف کیون نہو ون جان تک بھی جاوے مگر
انسانی فرضیات دہرم یوکت سے ہرگز علحدہ نہوے اس مین سری مان مہاراجہ
بھرتری جی کی اشلوک بتائید مضمون مذکورہ بالا تحریر کیا جاتا ہے۔

निन्दन्तु नीति निपुणा यदिवास्तवन्तु। लक्ष्मीः
समा विशतु वा यथेष्टम ॥
अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा न्याया-
त्पथः प्रविचलन्ति पदं न धीराः ।१। भर्तृहरिः

اسی مضمون اشلوک کے موافق ہر خاص وعام کو عمل کرنا چاہیے اب
از روے وید مقدس وغیرہ ست شاسترون کے جن جن پدارتھون کو
جیسا جیسا ہر خاص وعام اہل عالم کو ماننا چاہیے ہر ایک کا مختصر بیان واسطے
اصحاب اہل ایمان کے تحریر کیا جاتا ہے۔
(پرمیشور) پروردگار کہ جنکے برہم۔ پرماتما وغیرہ نام ہین اور جسکے
گن۔ کرم۔ سوبھاؤ۔ (پوتر) پاک ہین اور جو سروگیہ۔ نراکار۔ سرب بیاپک
اجنمان۔ اننت۔ سرب شکتمان۔ دیالو۔ نیایکاری۔ سب سرشٹ کا کرتا دھرتا ہرتا
سب (جیون) ارواح کو کرمانوسار ست نیاے سے پھل داتا وغیرہ لچھن یکت
ہے اوسی کو (پرمیشور) خالق برحق وقادر مطلق ماننا وجاننا چاہیے۔

چاروں ویدوں (رگ و یجر و سام و اتھرو) کو بلاشک و شبہہ (سوتہہ پرمان) خود وجہہ ثبوت تصور کرنا چاہئے کہ جسکے اثبات کے لئے کسی دوسرے (گرنتھہ) کتاب کی ضرورت نہین ہے جیسے آفتاب و چراغ اپنے (سروپ) صورت کا ونیز (پرتھوی یادی) کل دنیا کا (پرکاشک) منور کرنے والا ہے اوسی طرح یہ چاروں وید ہین اور چاروں ویدوں کے براہمن چھہ انگ - چھہ اوپانگ - چار اپوید اور گیارہ سو ستائیس ۱۱۲۷ ویدوں سے ساکھا جو کہ ویدوں کے (بیاکھیان) ہدایت برہما دی مہرشیوں کے بنائے گرنتھہ ہین اونکو (پرتہہ پرمان) موافق ویدوں کے ہونے سے قابل اعتبار بطور نظائر اور جو ان مین بر خلاف وید مقدس ہین اونکو نا قابل اعتبار تصور کرنا چاہئے

۱ - جو (پکچھہ پات رہت) بلا تعصبانہ (نیا آچرن) منصفانہ (ست بہاشنادی) راست گفتاری وغیرہ یوکت ایشور آگیان ویدون سے موافق ہین اون کو دہرم اور جو (پکچھہ پات سہت) تعصبانہ انیا آچرن متھیا بہاشن وغیرہ ایشور آگیان وید کے برخلاف ہین اونکو ادہرم خیال کرنا چاہئے

(جو اچھہا دویش سکھہ - دکھہ - اور گیانادی گن یوکت - الپگیہ - نت - یعنی جا وید انی ہے اوس کو جیو یعنی روح ماننا چاہئے -

(جیو) روح (ایشور) پروردگار - سروپ - اور ویدہرم سے بہنہ یعنی جدا اور بیاپ بیاپک اور سادہرم سے ابہنہ یعنی جدا نہین ہے جیسے اکاش سے مورتمان درب کبھی بہنہ یعنی جدا نہین تہا نہ ہے و نہوگا اور نہ کبھی ایک تہا نہ ہے و نہ ہوگا - ویسے پرمیشور اور جیو کو بیاپ بیاپک اوپاسیہ و پاشک پتا پتر وغیرہ سنبندہ یوکت ماننا چاہئے -

(اناد ی) جاویدانی یعنی ازلی و ابدی تین پدارتهه ہین ایک ایشور - دوم جیو سوم (پرکرتی) جگت کا کارن یعنی علت مادی پیدایش دنیا - انہین کو (نت) جاودانی یعنی حدوث وفنا سے مبرا کہتے ہین جو نت پدارتهه یعنی جو اشیا سے جاویدانی ہین اونکے گن - کرم - سوبهاؤ بهی (نت) جاویدانی ہین ۔

(پرواه سے اناد ی) جو سنجوگ یعنی ملاوٹ سے درب یعنی اشیا کے گن - کرم پیدا ہوتے ہین وے بیوگ یعنی بعد علیحدہ ہو جانے کے نہین رہتے لیکن جس سے پہلے سنجوگ یعنی ملاوٹ ہوتا ہے وه قوت اوس ہین ہمیشہ قائم رہتی ہے اور اوسی سے پہر بهی سنجوگ یعنی ملاوٹ ہوا کرتا ہے اور بعدہ بیوگ بهی ہوا کرتا ہے ان تینون کو (اناد ی) ازلی ابدی تصور کرنا چاہیے

(سرشٹ) دنیا اوسکو کہتے ہین جو علیحدہ علیحدہ اشیا سے کا گیان پورنک ملاوٹ ہو کر انواع اقسام کی صورت اور شکل ایجاد ہو جا دین -

(سرشٹ) دنیا کی ضرورت بهی ہے کہ جس مین ایشور کے سرشٹ نمت گن - کرم سوبهاؤ کے عمدہ نتائج ظہور پذیر ہوون جیسے کسی نے کسی سے پوچها کہ آنکهہ کس لئے ہین اوس نے کہا کہ دیکهنے کے لئے ویسے ہی سرشٹ دنیا کے پیدا کرنے مین ایشور کی قوت اور قدرت کاملہ کی شہادت معقول معائنہ و مشاہدہ ہوتی ہے اور (جیون) ارواح کے افعال و اعمال نیک و بد کے ٹهیک ٹهیک نتائج کا دنیا منجانب اوس رب العالمین کے ہوتا ہے بهی افعال اوس خداوند کریم کا کائنات کے موجودگی کا پورا اثبات کرتا ہے ورنہ اوسکے موجودگی مین سخت احتمال ہوتا -

(سرشٹ) دنیا کا پیدا کرنا خاص فعل اوسی سرب شکتمان پرمیشور کا ہے

کیونکہ دنیا کے عجائب و غرائب کو ایفات کے معائنہ کرنے اور (سرشٹی پدارتھ) اشیائے غیر ذی روح میں خود بخود تخم وغیرہ بننے کی قوت نہ ہونے سے دنیا کا پیدا کرنے والا خالق برحق کو ہی ضرور بلکہ لازمی تصور کرنا چاہیے

(۱۱) (بندھ) او ڈیا تمت سے ہے جو پاپ کرم یعنی الیشور بھشٹر اوپاسنا اگیا نادی سب دکھ پھل کرنے والے ہیں اسی لیے یہ بندھ ہے کہ جس کی خواہش نہیں اور بھوگنا یعنی تکالیف اوٹھانا پڑتا ہے

(۱۲) (مکت) نجات یعنی سب دکھوں سے رہائی پاکر (بندھ رہت) بلا قید سرب ویاپک پرمیشور اور اوسکی سرشٹ میں سوا اچھا یعنی خود مختاری سے بچرنا یعنی سیر کرنا اور وقت معینہ تک مکت سکھہ بھوگ کرکے پھر دنیا میں آنا ہوتا ہے۔ کیونکہ فعل و عمل محدود ہیں تو اوسکے نتائج غیر محدود نہیں ہوسکتے

(۱۳) (مکت) نجات کے سادہن یعنی تدبیر الیشور اوپاسنا بذریعہ جوگ ابھیاس (پرانایام) دہرم انوشٹھان۔ برہم چریہ آشرم سے ودیا پراپتی۔ ودوانوں کا ستسنگ۔ عمدہ خیال پرمارتھ وغیرہ ہیں۔

(۱۴) (ارتھ) وہ ہے جو کہ دہرم ہی سے حصول کیا جاوے اور جو ادہرم سے حاصل کیا جاتا ہے وہ انرتھ کہلاتا ہے۔

(۱۵) (کام) وہ ہے جو کہ دہرم اور ارتھ سے حاصل کیا جاوے۔

(۱۶) (برن آشرم) امتیاز قومی گن اور کرموں یعنی افعال و اعمال کی وجہ سے ہونا چاہیے۔

(۱۷) (راجا) اوسی کو کہتے ہیں جو شبہ گن۔ کرم سوبھاؤ یعنی نیک افعال و نیک اعمال و نیک خواص والا اور (پکشپات رہت) بلا تعصب (نیا ے دہرم) منصفانہ ایمانداری سے (پرجاؤں) رعایا کے ساتھ مثل والدین برتاؤ [illegible]

اور پالن یعنی پرورش کرے اور رعایا کو فرزندانہ تصور کرکے اونکے ترقیات
اسائشات کے لئے پوری تدبیر کیا کرے۔

۱۸ (پرجا) رعایا اوسکو کہتے ہین کہ جو پوتر گن۔ کرم۔ سوبہاو کو دھارن
کرکے پکھہ پات رہت یعنی بلاتعصب نیاو دہرم سے خیرخواہ سلطنت اور ترقیات
راج کی چاہتی ہوئی (راج دروہ رہت) بلاخیال بغاوت مقابلہ و مجادلہ کے
مثل فرزندانہ سایۂ رحمت سلطنت مین لطف اوٹھاتی رہے۔

۱۹ (نیاے کاری) وہ ہے کہ جو ہمیشہ خیال ہر ایک کا کرے (است) دروغ
کو چھوڑکر (ست) راست کو قبول کرے اور انیائے کرنے والون کو ہٹا دے
اور نیاے کرنے والون کی ترقی کرے اور مثل اپنے آسایش و راحت کے
دوسرونکے آسایش و عافیت کے باعث ہون۔

۲۰ (دیو) ودوانون کو اور اودوانون کو (اسر) گناہ کرنے والون کو (راکھشس)
اور اناچاریون کو (پشاچ) کہتے ہین۔

۲۱ اونہین ودوانون۔ ماتا۔ پیتا۔ آچاریہ یعنی معلم۔ اتہتی یعنی ہدایت کنندہ
ویدا قدس۔ نیاے کاری۔ راجا۔ اور دہرماتما لوگ یعنی پرتاستری اور استری
برت پتی یعنی شوہر کا ستکار کرنا دیو پوجا کہلاتی ہے اور برخلاف اس کے
دیو پوجا جو کہ بت پرستی وغیرہ اب رائج ہے وہ نزدیک اصحاب دوراندیش
و انصاف پسند کے قابل قبول نہ ہونا چاہیئے۔

۲۲ (سکھیا) جس سے ودیا یعنی علم و راست گفتاری و نیکو کرداری و
ضبط حواسات ظاہری و باطنی کی ترقی ہووے اور (اودیا دی دوش) جہالت
و بدکرداری وغیرہ دور ہوجاوین اوسکو سکھیا کہتے ہین۔

۲۳ (پوران) جو سری برہماجی کے بنائے اتریادی براہمن پستک ہین

اونہین کو پوران - اتہاس - کلپ - گاتہا - اور ناراشنسی کہتے ہین نہ کہ سری مت بہاگوت وغیرہ کو -

(تیرتہہ)[24] جس سے دکھ ساگر یعنی دریا سے تکالیف سے پار اترین جیسے جوگ ابہیاس (پرانایام) راست گفتاری - نیک کرداری تحصیل علوم صحبت علما ہین اونہین کو تیرتہہ کہتے ہین نہ کہ تہمر - چنڈا - پانی - کاشی گیا وتہر بینی وغیرہ کو -

پرشارتہہ[25] - پرار بدہ سے بڑھکر اسوجہ سے ہے کہ جس سے سنچت پرار بدہ بنتے ہین جس کے درست ہونے سے سب درست اور جسکے خراب ہونے سے سب خراب ہوجاتے ہین -

انسان کو ہر خاص وعام سے جیتہا جوگ[26] - (سواتنتریت) مثل ذات خاص رنج وراحت نفع ونقصان کے ایکسان تصور کرنا نہایت عمدہ ہے برخلاف اسکے بہتر نہین ہے -

(سنسکار)[27] اوسکو کہتے ہین کہ جس سے (شریر) جسم (من) دل اور (آتما) روح اوتم ہووے وہ سولہ[16] قسم مندرجہ کتاب سنسکار بدہی مولفہ سری سوامی دیانند جی سرستی مہاراج کے ہین جسکا کرنا ہر ایک پر واجب وفرض ہے اور دگدہ کرم کے بعد مردہ کے لئے کچھ بہی نکرنا چاہئے

(جگ)[28] اوسکو کہتے ہین جس مین ودوانون کا ست کار جیتہا جوگ سلب یعنی ودیا بہتن جو کہ پدار تہہ ودیا ہے اوس سے اوپکار اور ودیا دہی شبہ گنون کا دان اگن ہوتر آدمی جس سے بایو - برکھا - جل - اوشدہی کو پوتر یعنی پاک کرکے سب جیون یعنی ارواح کو راحت پہونچانا چاہئے جیسے (آریہ)[29] سریسٹ اور (دسیو) دشٹ انسانون کو کہتے ہین ویسے ہی

سب کو ماننا چاہیئے

(آریہ ورت) دیش یعنی ملک اس زمین کا نام اسواسطے ہے کہ اس میں آدی سرشٹی پیدائش دنیا سے آریہ لوگ آباد ہیں مگر اس کی حد بندی اتر میں ہمالیہ دکھن میں بندھیاچل پہاڑ پچھم میں اٹک پورب میں برہمپتر ندی ہے ان چاروں کے بیچ میں جسقدر ملک ہیں اوسکو آریہ ورت کہتے ہیں اور جو اس میں ہمیشہ سے رہتے ہیں انکو بھی آریہ کہتے ہیں

(آچاریہ) جو سانگ وپانگ یعنی ٹھیک ٹھیک وید ودیا یون کا پڑھانے والا ست آچرن کا گرہن کرنے والا اور متھیا آچرن کا تیاگ کرنے والا ہے اوسکو آچاریہ کہتے ہیں

(ششیہ) اوسکو کہتے ہیں جو کہ ست سکھیا اور ودیا کا حاصل کرنے والا دھرم آتما اور ودیا حاصل کرنے کی خواہش کرنے والا اور آچاریہ کا پریہ ہو۔

(گرو) ماتا - پتا - اور جو ست کا گرہن کراوے اور است کو چھوڑاوے انکو بھی گرو کہتے ہیں

(پروہت) اوسکو کہتے ہیں جو یجمان کا ہت کاری اور نیک ہدایت کرنے والا ہووے

(اپادھیائے) اوسکو کہتے ہیں جو ویدوں کا ایک دیش یا انگ کو پڑھاتا ہو

(شسٹاچار) جو دھرم آچرن پورک برہمچریہ سے ودیا حاصل کر پرتیکش آدی پرمانوں سے ست است کا نرنے کر کے ست کا گرہن است کا تیاگ کرتا ہے یہی شسٹاچار کہاتا ہے۔

(پرتیکش آدی) آٹھ پرمانوں کو جو کہ نیائے شاستر میں کہتے ہیں

(آپت) جو یتھارتھ وکتا - دھرم آتما سب کے سکھ کے لئے پریتن کرتا ہے اوسکو آپت کہتے ہیں

(پرکہیا)[39] پانچ طرح کی ہے اس مین سے پہلے جو ایشور اوسکے گن کرم سوبہاؤ اور وید ودّیا دو شرسٹ (پرتکہیہ آدی) آٹھہ پرمان تیسرے سرسٹی کرم چوتھے آپتون کا بیوہار یعنی چال چلن پانچوین اپنے آتما کی پوترتا ودّیا ان پانچ پرکہیاؤن سے ست است کا نرنے کرکے ست کا گرہن است کا تیاگ کرنا چاہیے۔

(پراپکار)[40] جس سے کل انسان کی بدافعالی و تکلیفات چھوٹ کر سرسٹاچار اور ترقیات آسایش کا باعث ہو اسی کو پراپکار کہتے ہین۔

(سوتنتر)[41] خود مختار (پرتنتر) ماتحت جیو یعنی روح اپنے کامون مین خود مختار اور اوسکے پہل بہوگنے مین ایشور کی بیوستہا سے پرتنتر یعنی ماتحت ہے ویسے ہی ایشور اپنے ست آچار آدی کامون مین سوتنتر یعنی خود مختار ہے

(سورگ)[42] نام زیادہ سکھہ بہوگ کرنے اور اوسکے حصول سامان کا ہے

(نرک)[43] جہنم۔ زیادہ تکلیف بہوگ کرنے اور اوسکے حصول سامان کا نام ہے۔

(جنم)[44] جو شریر یعنی جسم دہارن کرکے پرگٹ ہوتا ہی سو قبل و بعد و جسم موجودہ سے تینون طرح کا ماننا چاہیے۔

(شریر)[45] جسم کے (سنجوگ) ملاوٹ کا نام (جنم) اور بیوگ یعنی علیحدگی کو (مرتو) کہتے ہین۔

(وبواہ)[46] شادی۔ نیم پوربک اپنی اچھا یعنی خواہش کے موافق پانی گرہن کیا جاے اوسکو بواہ کہتے ہین۔

(نیوگ)[47] وبواہ کے بعد شوہر یا زوجہ کے مرجانے یا دیگر حالت مجبوری میں مندرجہ وید و دہرم شاستر کے اپنے قوم یا اپنے سے اوتم قوم کے

استری یا پورش کے ساتھ سنتان اوتپتی یعنی اولاد پیدا کرنے کو تیوگ کہتے ہیں ۔

(استوتی) گن گانا سننا اور گیان ہونا۔ اسکا نتیجہ محبت وغیرہ۔

(پرارتھنا) اپنے سامرتھ کے اوپرانت یعنی بیرون حد اختیار اپنے ایشور کے سنبدھ سے جو گیان آدی پراپت ہوتے ہیں اسکے لئے ایشور التجا کرنا اور اوسکا نتیجہ نرابھمان وغیرہ ہے۔

(اوپاسنا) جیسے ایشور کے گن کرم سوبھاؤ پاک ہیں ویسے اپنا بھی کرنا۔ ایشور کو سرب بیاپک اور اپنے کو بیاپ جاننا اور یہ کہ ایشور کے قریب ہیں اور میرے قریب ایشور ہے ایسا یقین کرکے یعنی بذریعہ جوگ ابھیاس (پرانایام) ایشور کا ساکچھات کرنا اوپاسنا کہلاتی ہے اسکا نتیجہ گیان کی ترقی وغیرہ ہے۔

(سگن نرگن استوتی پرارتھنا اوپاسنا) جو جو گن پرمیشور میں ہیں اون سے یکت یعنی بہرہ ور اور جو جو گن نہیں ہیں اون سے علیحدہ کرکے (پرشنسا) توصیف کرنا سگن نرگن استوتی ہے شبھ گنون کے گرہن کی ایشور سے اچھا اور دوش یعنی برائیون سے چھوٹنے کے لئے پرماتما سے چاہنا سگن نرگن پرارتھنا اور سب گنون سے سہت یعنی بہرہ ور اور سب دوشون سے رہت برائیون سے علیحدہ پرمیشور کو مانکر اپنے آتما یعنی روح کو اوسکے اور اوسکی ہدایت اور اوسکے احکام کے پابند کر دینا سگن نرگن اوپاسنا کہلاتی ہے۔

واضح ہو کہ انہیں اصول متبرک وید وغیرہ ستشاستروں پر ہر خاص و عام کو عمل کرنا چاہئے اور ہر ایک مذہب ملت کے باہم اختلافات تنازعات

کو ہرگز نہین ماننا چاہیئے کیونکہ انہین مذہب وملت والون نے اپنے اپنے مذہب وملت کے اجرا کے لئے کل ہندوستانیون کو باہم (شترو) دشمن بنا رکھا ہے اور ایسا جھوٹھا وہم تدبیر پھیلا رکھا ہے کہ معاذ اللہ منہا جو کہ ملاحظہ رسالہ ہذا و نیز ستیارتھ پرکاش مولفہ سری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج سے بخوبی واضح ہوگا۔

ناظرین انصاف پسند پر واضح ہو کہ متقدمین نے تفریق نوع انسان کی دوسرے طور پر کی ہے مگر متاخرین نے کیفیت حال کو دیکھ کر بنوع دیگر تفریق کیا ہے (۱) اول امریکن۔ ہر متنفس اسکا اپنے دل مین بادشاہ ہے (۲) انگلستانی۔ ہر متنفس اس ولایت کا دلشاد اور آزاد ہے (۳) تمام یورپ دلیتر کے باشندے اور ایران و روم کے محمدی اور چینی اور بودہ متی وغیرہ اپنے قوم اور اپنے مذہب کے بادشاہ کے رعیت ہین (۴) پچیس ۲۵ کروڑ ہندوستانی جو ممالک بمبئی مدراس بنگال پنجاب اودھ اور ناگپور وغیرہ مین ہین اور اوسکے متعلق بہت سی ریاستین ہندوستانی ہین۔ بہار وغیرہ حیوان دمدار غیر ناطق ہین اور یہ سب حیوان بے دم ناطق ہین وے زور مین زیادہ ہین اور یہ جہالت اور لاعلمی سے مشرف ہین وے غیر جنس کے زور سے عاجز ہین اور یہ ہمجنس زور آور کے زور سے عاجز ہین اوسکے پکڑنے اور ہلاک کرنے کو بہت زور درکار ہے اسکے عاجز کرنے کو تھوڑا زور کافی ہے وے لاچاری سے ستم برداشت کرتے ہین اور یہ بیوقوفی اور لاعلمی سے۔ وے بے تمیز ہین اور یہ بے حیا۔ اور یہ بے غیرت ہین۔ اونکو ناتوانی قدرتی ہے انکو فطرتی۔ ہندوستانیون پر یہ ذلت اور غضب خدائی بلاوجہ نہین ہے کیونکہ وہ سب پر مہربان مساوی ہے اور شیطان کا سایہ

بھی اسیر نہین ہے کیونکہ اوسکا وجود ہی نہین ہے پس جو کچھہ اونپر مصیبت و صعوبت اونکے عاید حال ہے اونکے افعال کے نتایج کا اقبال ہے کیونکہ جھوٹھہ بولنا اور جھوٹھی باتون کی اجرا کرنا زیادہ حرام ہے اور اوسکے ساتھہ ہی تاریکی جہالت یار وفادار فرخندہ فرجام ہے اور اس ہندوستان مین اسکو باپ اور اوستاد مجلیس و ہمیشہ راجا مہاراجا کوئی بھی منع نہین کرنا اور ان حرکتون سے اعلی و ادنی کوئی محفوظ نہین رہتا ہے بلکہ اعلے سے ادنی تک باوجود واقفیت مددگار و پیروکار ہین افسوس ہے کہ اپنے بدافعالی کو نہین روتے قسمت کو دوش دیتے ہین ۔ اور جو اصحاب حکمت نظری اور عملی کے اصول و فروع کی تلاوت کرتے ہین وے حقیقت دنیا و عقبے اور اعراف کو مثل ہاتھہ کنگن اور آرسی کے دیکھہ سکتے ہین اور جو سواے سچ کے جھوٹھہ نہ بولے اوسکا کلام بیوقوفون کے دلون مین مثل افسون ساحران اور عقلمندون کے دلون مین ملوک الکلام مانند کلام حکما کے اور ضعیف دماغون کے دلون مین اون کا کلام مثل کلام صاحب کراماتو نکے متصور ہووے ۔ اور ایسے کامل الکلام پر بادشاہ بھی سر جھکاوے تمام عمر کبھی ذلت نہ پاوے ۔ اور جب آفتاب وید مقدس آریہ ورت دیش مین روشن و منور ہوے تو اوسکے شعاع سے دیگر ممالک بھی روشن و منور ہو سکتے ہین (اب تو ہندمین صورت ماتمی محرمی نمودار ہین) جب آریہ ورت دیش مین ایسی دیوالی خورشید جمالی ہوا و رصدہا بلکہ ہزارہا برس تک وہ روشنی آفتاب وید دنیا کی نہاوے جیسے دو ہزار برس سے قبل کوئی ایسی سخت تاریکی ہوئی تھی کہ اوس کی تاریکی اب تک چھارہی ہے ۔ دل کی روشنی سے ہمیشہ ایک نئی چیز ہاتھہ لگتی ہے جیسے صاحبان انگلستانون کو ریل گاڑی

تاربرقی ویسے ہی اس ملک کی ترقی ہونا علمی وعملی وعقلی کا کیا مشکل ہے۔ جو تاریخ دان ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ اہل انگلستان پادری پوپ صاحب کے ہاتھ سے ونیز اونکے کارروائی فریبی سے کیسے عاجز و پریشان تھے اور اب یہ کیسی حالت مین ہین اور وہ کس حالت مین۔ خیر گذشتہ الصلوٰۃ صبح کا بھولا اگر شام کو آجاوے تو بھولا نہ کہنا چاہیئے۔

پرمیشور۔ پرماتما یعنی خالق برحق سب کو راہ راست پر لاوے۔ اب اصحاب خیر اندیش ودوراندیش کو اصول آریہ سماج مفصلہ ذیل کے طرف رغبت دلاتا ہون۔

۱۔ سب ست ودیا۔ اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہین اون سب کا ادے مول پرمیشور ہے۔

۲۔ پرمیشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتمان۔ نیایکاری دیالو۔ اجنما۔ اننت۔ نروکار۔ انادی۔ سرویشور۔ سروویاپک۔ سروانتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نت۔ پوتر۔ اور سرشٹی کرتا ہے اوسی کی اوپاسنا کرنی یوگ ہے۔

۳۔ وید ست ودیاؤن کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا۔ اور سننا سنانا سب آریون کا پرم دھرم ہے

۴۔ ست گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے مین سروَدا اودّت رہنا چاہیے

۵۔ سب کام دھرمانوسار۔ ارتھات ست است کو وچار کر کرنی چاہیے

۶۔ سنسار کا اوپکار کرنا اس سماج کا مکھیہ اودیش ہے۔

ارتھیات شاریرک۔ اتمیک۔ اور ساماجک اُنتی کرنا۔

۷۔ سب سے پریتی پوربک۔ دھرم انوسار۔ یتھا یوگ برتنا چاہیئے

۸۔ اودّیا کا ناش اور ودّیا کی بردھی کرنی چاہیئے

۹۔ پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کیونکہ سب کے اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے

۱۰۔ سب منشیون کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے مین پرتنتر رہنا چاہیئے اور پرتیک ہتکاری نیم مین سب سوتنتر رہین۔ تمام دنیا مین کوئی فرقہ بجز اون کے جو تعصبی وخودغرضی کے قابو مین پائے ہو رہے ہین ان اصولون مین کسی طرح کا اعتراض نہین کرسکتا۔ اور نہایت افسوس اس بات پر ہے کہ اب باوجود واقفیت کے اصحاب کو آریہ کے نام سے نفرت وہندو نام از حد رغبت اسکو بجز ہٹھ دھرمی وجہالت کے اور کیا کہہ سکتے ہین کیونکہ لفظ ہندو زبان ایرانی وفارسی ہے جسکے معنی کافر کے ہین غیاث اللغات صفحہ ۵۰۹ مین لفظ ہندو کے معنی غلام کافر لامذہب بت پرست کے ہین افسوس صد افسوس کیا زمانہ ہے کہ دیدہ ودانستہ چاہ ضلالت مین گرکے خوشی سے اپنے کو ہندو ظاہر کرتے ہین۔ بھائیو یہ لفظ تمہاری کتابون مین کہین نہین ہے بلکہ جب اہل اسلام اس ملک کے فرمانروا ہوئے تو بنظر تعصب اس ملک کا نام ہندوستان رکھدیا جسکے معنی۔ کافرون وغیرہ کے بودباش کی جگہہ کے ہین۔ وید وغیرہ شاسترون ومنوسمرتی وغیرہ مستندہ کتابون مین اس ملک کا نام آریاورت وباشندگان کا نام آریہ تمام مندرج ہین علاوہ اسکے ایک اشلوک جو زور ہرہ ایک پلیسے کے وان مین بھی استعمال کیا جاتا ہے آریاورت لکھا ہوا ہے جیسے

कलयुगे वालिप्रथमचरणे जम्बूद्वीपे भरत

खंडे आर्यावर्ते पुण्यक्षेत्रे ॥

اس مین بھی آریہ لفظ ہی آتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے اور اپکے بزرگان آریہ ہی نام سے پکارے جاتے تھی کیونکہ (آریہ ورت) یعنی جو زمین آریہ لوگون سے آباد ہوا اوسکو آریہ ورت کہتے ہین اور آریہ معنی عالم و فاضل نیک اعمال و نیک کردار کے ہین — اسے بہائیو زمانہ سلف مین یہ ملک تمام ملکون مین لاثانی و بوجہہ علمی و عقلی لیاقت کے از حد شریف و نجیب شمار کیا جاتا تھا اس کی شہادت علاوہ کتاب سنسکرت کے کتب انگریزی فارسی اور عربی و تواریخ یونان و انگلستان وغیرہ سے بخوبی ہو سکتا ہے کیونکہ اون اصحاب نے جو جو علوم یہان سے حاصل کئے ہین اون کو ویسا ہی تحریر مین بھی لائے ہین اور اصحاب جاہل بوجہہ حسد و کینہ و نیز بوجہ عدم واقفیت لفظ نمستے پر ظرافت کے ساتھہ پیش آتے ہین او یہ بوجہہ کم ہونے روشنی علم و مادری زبان کی روز بروز تنزلی و دوسرے زبانون کی ترقی ہونے سے ہے جیسا کہ بجاے نمستے زبان مادری کے سلام و بندگی آداب تسلیمات و گڈمارننگ وغیرہ بولی جاتی ہین و باعث فخر او اعزاز تصور کئے جاتے ہین و اپنے اولاد کو بھی ویسے ہی تعلیم و ہدایت کیجاتی ہے افسوس کیونکہ ابر بے علمی و جہالت کی اس ملک پر ایسا گھنگھور چھایا ہے کہ باوجود طلوع آفتاب علوم کے تاریکی ابر جہالت لوگون کے دل سے دور نہین ہوتی نشہ جہالت خود غرضی مین مدہوش اور خواب غفلت مین از خود فراموش ہو رہے ہین اور غیر مین قوم و خاندان کے جان دینے کو تیار رہتے ہین و کہتے ہین کہ

رگوتمی اور یا کمیکی خاندان مین قابل فخر ہین حالانکہ یہ اون کی محض حماقت پر دلالت ہے کیونکہ اون اصحاب نیکوکیش و اہل علم و خداشناس کی توقیر و منزلت اہل صفات کے وجہہ سے تھی نہ کہ بوجہہ ذات - اب بھی اصحاب عالم و فاضل و نیکو اعمال ہی قابل عزت ہوتے ہین و جاہل اور بدکردار قابل نفرت بہائیو اب تو خواب غفلت پر از نفرت سے ہوش مین آؤ اور کُل اپنے عیبونکو دور کرو اب کچھہ موقع و جاے خوف و خطر نہین ہے کیونکہ وہ مسلمانی راج نہین ہے جو کہ ہملوگونکے دہرم کو برہم کرتے تہے وصواً باکافرون کے قتل کو تیار ہوتے تھے اب ہمارے عادل الزمان مادر مہربان سری راجیشری مہارانی ملکہ معظمہ وکٹوریہ دام اقبالہا کا راج ہے - نہایت ہی شرم کی بات ہے کہ اون اہل اسلام کے پاس بیٹہہ کر دعوے ہمسری کا کرین اور وہ اپنے کو مسلم ایمان (مسلمان) کہین اور ہملوگ اپنے آپکو ہندو (کافر لا مذہب غلام) کہین ذرا بھی نادم نہون بلکہ اسکو باعث فخر و اعزاز تصور کرکے اپنے بہائی نصیحت کرنے والے سے لڑنے کو تیار ہون - اب لفظ نمستے کا ارتھہ (معنی) ملاحظہ فرمائیے یہ لفظ مرکب ہے (नम: ते) سے (नम:) نمہ کے معنی جہکنا تعظیم کرنا - مان کرنا وغیرہ بہت سے ہین اور تے (युष्मद्) یُشمد شبد کے چوتھے بہکتی گردان واحد حاضر کا صیغہ ہے جسکے معنی تمہارے لئے و تمکو وغیرہ ہین جب یہ دونون لفظ ملتے ہین تو حسب قاعدہ و یاکرن (नम:) کے وسرگ کا (स) ہو جاتے ہے - نمستے ایک ایسا لفظ بنجاتا ہے جسکے مطلب و معنی یہ ہو جاتے ہین کہ مین آپکو نوتا ہون اور جہکتا ہون - مان کرتا ہون اور تعظیم کرتا ہون وغیرہ اور منجانب بڑے کے چہوٹے کے واسطے بہی معنی مشکار خاطرداری کے ہین جیسے -

नमो ब्रह्मणो नमस्ते इत्यादि ॥

یہ رگوید کے منتروں میں پرمیشور رشیوں کے لئے اپدیش کرتا ہے کہ اس طرح
میری پرارتھنا کرو جس میں نمستے آیا ہے۔ اب فرمائیے پرمیشور سے بڑا دوسرا
کوئی نہیں ہو سکتا اوسکے لئے بھی نمستے جائز ہے اور لفظ
بھی نمستے ہے ملاحظہ فرمائیے۔

नमः कमलनाभाय नमस्ते जलशायिने नम-
स्ते केशवानन्त वासुदेव नमोऽस्तु ते ॥

اب اوسنے سے اوسنے درجہ میں راکشسوں کو سری جانکی جی
مہارانی نے نمستے کیا جو کہ بالمیکی رامائن میں مندرج ہے۔

नमस्ते सामवस्थायान्त शार्दूलद्वीपिनस्तथा ।
नमस्ते रोहजलकौ कुत्सौ नमस्ते राक्षसो नमः ॥

ارتھ ہے راکشسوں تم کو میں نمستے کرتی ہوں مجھے اس میں
شاردول رچھ وغیرہ کہا جائیگا تو مجھکو ہرے اور رام لکشمن کو چھوڑ دے
اب ناظرین پر تحقیق کو چاہئے کہ تعصب و ہٹ دھرمی و خود غرضی کو بالائے
طاق رکھکر منصفانہ راست پسندی سے غور کرکے ست کا گرہن اور اسَت
کا تیاگ کریں آئندہ اختیار بدست مختار کردہ خویش آید پیش۔ اوم شانتی شانتی شانتی

قسم پنجم

در بیان توصیف راج (سلطنت فرمانروائی وقت)
اب گلہائے رنگا رنگ مضامین انتظامات شاہی قابل تحسین و آفرین
جناب مخدومہ مکرمہ مادر مہربان خدیو زمان سری راج راجیشوری رانی جی
سری ملکہ معظمہ وکٹوریہ مہارانی دام اقبالہا قیصرہ ممالک آریاورت کو گلدستہ تحریر

وہ تقریرین سب درست دیکر غنچۂ محفل سامعین و ناظرین مین رنگت شگفتگی
و خوشبوءہ سے اثر لطافت بخشندہ گل سجا شہ دیکھاتے ہین۔ بفضلہ رب العالمین آیان
عہد سلطنت و حکومت جناب فیض مآب فیض بخش فیاض زمان جناب سری
مہارانی صاحبہ بہادر دام اقبالہ قیصرۂ ہند و ہمہ سے روز بروز ترقی سلطنت
و بہبودی خاندان ہوتی چلی آتی ہے یہ سب باعث عدل گستری و رعایا
پروری کا ہے۔ اول تو یہ دیکھنا چاہیے کہ فرمانروا سے وقت جو کہ مثل
والدین رعایا کے ہین اونکا والا و رعایا کے نسبت کیا کیا وہ ہم فرض
ہین بنا برآن واضح ہو کہ والدین پر اولاد کے نسبت پرورش و پرداخت
و تعلیم علوم و رعایا کرنا ہر ایک آفات سے مقدم فرض و دہرم ہین چنانچہ
اول ملک ہندوستان اریا ورت کو دشمنان دین و دنیا مذہب و ملت سے پوری
پوری (محفوظ) حفاظت کرکے ہر خاص و عام کے تعلیم و ترتیب کے واسطے
مدرسہ و اسکول ہزارہا قائم فرمائے جو اب تک موجود ہین جسکے وجہ سے
رعایا عوام لیاقت علمی و عقلی سے فائز المرام ہوکر بڑی عیش و عشرت اور
آزادی حالت سے ترقیات ہر اقسام کے منتفع ہو اور خواستگار ہو رہی ہین
ورنہ ایسے تاریکی جہالت خواب غفلت مین اپنے بزرگان قدامت کی کیفیت
کو فروگذاشت کیے ہوئے از خود فراموش ہوئے جاتے ہین اور ہمیشہ سنتے تہے
کہ شیر و بکری ایک گہاٹ پانی پیتے تہے وہ اب بچشم خود معاینہ کرتے ہین
بموجب مصرعہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ہان اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ راجا
اور ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ تک غریب بیکس پرجا ایک گہر مین بحراست
اہلکاران پولیس کہڑے کیے جاتے ہین اور جہان بہ جماعت کثیر راستہ
چلنا مشکل و آفت جان تہا وہان اب ایک بچہ ہاتہون مین اشرفیان اوچہا

ہوا بخوف چلا جاتا ہے شان اوس خالق دوجہان اور اقبال اوس مادر
مہربان جناب قیصرہ ہند مجدوحہ فیاض زمان کا ہر حالت مین نگران ونگہبان ہے
کیا مجال کہ کوئی دم تو مارے ذرا دم مارا اور واصل جہنم ہوا - اور ویسے ہی
قابل تحسین وآفرین منتظمان ومہتمان سلطنت فرمانرواے وقت کے ہین کہ
باوجود استغراق عیش وعشرت کے کس جانفشانی اور محنت سے کار متعلقہ کو
باوقات معین بآسانی انجام رسانی فرماتے ہین - سچ ہے - وقت ہر کام کا مقرر
- وقت پہ ہوتے تاکہ کام بسبب کاہلی وتساہلی سے از حد خوفناک اور ہر کام مین
سرگرمی سے چستی وچالاک تمام قلمرو مین کس خوبی کے ساتھ سڑکون کا خوشنما
اور سیر ہموار وچوڑے پیچ تکنتیان پختہ وار نمودار - اور نہر ہاے پر از لطافت باعث
سیرابی کاشت کار اور رعایا کے امن امان کے لئے ہر موقع پر پولیس
کی قطار - اور لشکر ہاے بیشمار اندرون بیرون قرب وجوار ملک غیر کے
دشمنان وحاسدان کے دندان شکن مسلح وتیار - اور ہر شہر ودیار مین محکمہ جات
فوجداری وکلکٹری اور ہر پرگنہ جات وقصبات مین تحصیلداری آبکاری - اور کہین صفائی
چنگی ومجسٹریٹی اور کہین دوچار اضلاع کی ایک کمشنری کہین بورڈ
اور سپرنٹنڈنٹی کہین ڈاکٹری اور انجینیری اور کہین مشن اور سشن کہین ماتحت
جج اور کہین جج - کہین عدالت ہائی کورٹ اور کہین عدالت چیف کورٹ اور
کہین ایجنٹ کہین ہز ہائی نس گورنمنٹ - اور مخزن احکام ومعدن اکرام
جناب فیض مآب مستطاب القاب مدار المہام ہز ہائی نس جناب گورنر جنرل بہادر
دام اقبالہ از حد دانشمند واظہر من الشمس - جو نہایت ہی دریا دلی
اور ہوشیاری کے ساتھ کار متعلقہ انجام دے رہے ہین - آفرین صد آفرین ایسی لیاقت
اور جرأت چاہیے - خداوند کریم مدام شاد کام رکھے - اور متوطنان ہندوستان کیلئے

بھی ہر قسم کی آزادی و خود مختاری عطا فرمائی ہے کوئی کسی کے دین و ایمان
مین دست انداز و مخل نہین اور انتظام تعلیم علوم کہ جس سے باعث ترقیات
ہر اقسام ہو رہے ہین نہایت قابل تحسین و آفرین ہے۔

ابیات

حکومت سے آزادیان مجکو دی ہین ترقی کی راہین سراسر کھلی ہین
صدائین یہ ہر سمت سے آرہی ہین کہ راحت سے پہونچا ہے سب شکر کی ہین
تسلط ہے ملکون مین امن و امان کا نہین بند رستہ کسی کاروان کا
کرو قدر اس امن آزادگی کی کہ ہے صاف ہر سمت راہ ترقی
ہر اک راہ رو کا زمانہ ہے ساتھی پھر ہر سو سے آواز پیہم یہ آئی
کہ دشمن کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر ہے نکل جا تو رستہ نہین کچھ خطر ہے

اب کہان تک خامہ بے زبان کو تحریر توصیف راج فرمانروا ے وقت
و نیز اصحاب انگلستان عالی ہمت مین تکلیف دون الغرض ہمہ صفت موصوف
ہین صرف اسقدر گذارش کرنا واجب تصور کیا گیا کہ بنظر رعایا پروری و عدل
گستری اصحاب اوصاف حمیدہ اہل انگلستان ہمکو رعایا مثل فرزندان پر
نظر رحمت و شفقت سے دیکھین نہ کہ نظر نفرت سے کیونکہ دریا سے حباب
کہے یہ جدا تو اور نہین ہین اور نہین وہ اپنے سے سمجھے کہ یہ جدا تو اور نہین
ہین اور نہین چونکہ فرمانروا ے وقت مثل والدین اور رعایا مثل فرزندان
باہمی تعلقات رکھتے ہین لہذا بدعوے فرزندی گذارش کیا گیا۔ خداوند کریم
غفور الرحیم جناب سری محمد و مشیرہ محمد و ... اقبال کو ... و دولت
و خاندان فرزندان و متعلقان سلطنت حکومت کو اپنے سایہ رحمت مین رکھ کر

خدا شاد کام فائز المرام رکھے۔

شکر ایزد و خالق الا نام	گشت این نسخہ عجب تمام
بہرور گشت اندر الہ آباد	گفت اہل خرد مبارکباد

شکر خداوند کائنات کہ رسالہ کاشف اسرار حقیقی نے تکمیل پائی اور دولت سرمدی بکرپا پوجیا لتا سری سوامی دیانند جی صاحب سرستی آریہ بھائیون کے ہاتھ آئی۔

ابیات

خدا کا شکر واجب ہے زبان پر	کرم رحمت ہوئی نازل جہان پر
خدا کا فضل ہو عالم مین شہرت	محبت اسکی ہو کل انس وجان پر

اوم شانتی شانتی شانتی

تمت

قمر الطبع

از جانب سری جت پنڈت لال چند شرما

بدما بہاشکر - ایم - آر - اے - ایس - (لنڈن) - آف - ٹی - ایس - آنریری - وائس پریسیڈنٹ آف دی انڈین - اتھرس - سوسائٹی (کانپور) ممبر لٹریری سوسائٹی - و انٹر برٹش - انڈین - اسوسیشن کلکتہ اینڈ کلکتہ - سوسائٹی فار دی پریونشن - آف - کریولٹی ٹو انیملس - فاونڈر رشٹکار ہسنی سبہا جودھپور - اینڈ گرو مہاراجہ کیشور سنگھ جی کمانڈر ان چیف و برادر ہز ہائینس دی مہاراجہ صاحب بہادر جودھپور - جی - سی - اس - آئی

यह पुस्तक श्रीयुत मुन्शी बालमकुन्द जी सहाय की रचि का शिफ इसरार हकीकी) नाम से है उक्त पुस्तक में समाजिक विषयक तथा वेदादि शास्त्रों के अनुसार समस्त ग्रंथकारों ने दिख ये हैं उक्त ग्रंथ को देखकर मैं अत्यन्त प्रसन्नता पूर्वक सम्मति प्रका श करता हूं कि अगर यह ग्रंथ प्रचलित किया जाय तो भारतवर्ष की प्रजाओं को बहुत ही लाभ पहुंचेगा -

लालचन्द्र शर्मा

ترجمہ ہندی

یہ پستک سری جت منشی بالکمند سہاے جی کی رچت (کاشف اسرار حقیقی) نام سے ہے اس پستک میں سماجک لیشے یعنی ویداوے شاستروں کے اصل مطلب کو گرنتھ کارنے دکھلایے ہیں اس گرنتھ کو دیکھ کر میں بہت پرشنتا پوربک سمت یہ کاش کرتا ہوں کہ اگر یہ گرنتھ پرچلت کیا جاوے گا تو بھارت ورش کی پرجاؤں کو بہت ہی لابھ پہونچے گا

دستخط پنڈت لال چند شرما۔

از جانب محبت انتساب جناب منشی روشن لعل صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لا پریسیڈنٹ آریہ سماج پریاگ راج

این نسخہ لاجواب پر از اصول با صواب موسوم بہ کاشف اسرار حقیقی در حقیقت آئینہ رموز تحقیقی مصنفہ منشی بے بدل و فاضل و مرتبہ عالم بے عدیل و عاقل بلبل شاخسار معانی و ہزار داستان گلشن سخندانی کہ نام نامی و اسم گرامی او در خاطر احباب مسرت افزا ہے یعنی لالہ بالمکند سہاے صاحب من عزو مطابق اصول آریہ سماج است کہ مراد از مجمع اہل بصیرت و صاحبان فضیلت است کہ بودہ اصول راست واجب التعظیم و بر جادۂ راستی وید مقدس کہ علیم لطائم مستقیم اند ام بصدق عقیدت و صفائی نیت کمر بستہ گمرہ گان کوے ضلالت را بہ محبت و خلوص باطن براہ اصل الہام الٰہی رہنما و گم گشتگان بادیہ جہالت را خضر وار مشکل کشا۔ و در ترویج وید مقدس و علم الٰہی و در تحقیق کنہ ذات

تا تنا ہی شب و روز صف آرا۔ مناسب بلکہ انسب است کہ درین مقام ده احکام سماج ہم درج کنم کہ صاحبان ذی ہوش واقفان راستی کوش از مطالعہ ان سرور موفور حاصل نمایند و این نسخہ سپرده احکام سماج مطابقت فرمایند۔

اصول آریہ سماج

(۱) سب سچے علوم اور علوم سے جو کچھ معلومات حاصل ہوتے ہین ان سب کا اصل اصول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتمان۔ نیاےکاری۔ دیالو۔ اجنما۔ سرو انتریامی۔ نربیکار۔ انادی۔ انوپم۔ اننت۔ سرو دہار۔ سرویاپک۔ اجر۔ امر۔ نت پوتر۔ نربھے۔ اور سرسٹ کرتا ہے اوسی کی اوپاسنا کرنی یوگ ہے

(۳) وید سچے علوم کی پستکین ہین وید کا پڑھنا پڑہانا سننا سنانا آریون کا پرم دہرم ہے

(۴) راستی کے قبول کرنے مین اور دروغ کے ترک کرنے مین ہمیشہ مستعد رہنا چاہیئے

(۵) سب کام دہرم کے مطابق یعنی راست و دروغ کو تشخیص کر کے کرنا چاہیئے

(۶) سنسار کا اوپکار کرنا اس سماج کا خاص منشا ہے یعنی جسمانی روحانی اور عام خلائق کی ترقی کرنا

(۷) سب سے باتحاد تمام دہرم کے مطابق جس سے جیسا مناسب ہو برتنا چاہیئے

(۸) جہالت کا ناش اور علوم کی ترقی کرنی چاہیئے

(۹) ہر ایک کو اپنی بہبودی مین خوشنود رہنا چاہیئے بلکہ سب کی بہبودی مین اپنی بہبودی سمجھنی چاہیئے۔

(۱۰) سب منشون کو ان اصولون کے تعمیل مین کہ جو سماجک رفاہ عام سے متعلق ہون پربس رہنا چاہیئے اور اون اصولون کے تعمیل مین جو رفاہ سے متعلق ہون سب خود مختار ہین

کبت اوم چھپے

کاسے بیلاپ کیو ناتھ تم اشٹر جامی
آریاورت پر کرپا کہاں ٹھہری گئی سوامی
سروں تے شکت ہون ہیں ناتھ کلیج اوپکار کو
آریاورت اپدو گت بہت تو پر نو کاری

پیر بس سب ہی رہیو کیو نہ ہت چھو دیش کی
ویدک مان کی ہان بھی تنک لاج نہیں بھیش کی

کاشی باس استھان کہاں ودیا کی سدا لی
ہے کشمیر اکثیر سوا دنہیں کرت سہائی
ندیا شانتی پور اور ایک رہیو ڈھکانا
تھان ہر کری ہان بیچ سب آئی جو لوٹا

پیر بس سب ہی رہیو کیو نہ ہت چھو دیش کی
ویدک مان کی ہان بھی تنک لاج نہیں بھیش کی

جہاں تہاں پنڈت پڑہی پوران کتھا سناوین
سو ارتھ سادھن ہیت سبہی بہو بیدنی گاوین
ناک ساج ہیو کاج جیوتشی دوار اڑے ہیں
کت بہت بکواہی کہن تو چوک پڑے ہیں

پیر بس سب ہی رہیو کیو نہ ہت چھو دیش کی
ویدک مان کی ہان بھی تنک لاج نہیں بھیش کی

ہم جیسا ادویت اتا ہوی اشٹ اوپ اگا یا
سرپ دیا ایک سرب شکتان سرو لیہ اچایا

جا سو سیچ جہان اپار ویداوی میں لگائے
دیو وہ بھانت سیہ سرسٹ دیکھ پرلیا کی بچائے

پیر بنس سب ہی رہیو کیونہ ہست چھوڑ دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

کوئی شیو شاکت ہوا شیو کو بہہ بتاوین
چھپر چھپر سنگ اوا اوتار بتائی
کہیں گنیش اور سوریج راج ہی برہ کہاوین
کرت نرت آنند گھری گھریال بجائی

پیر بنس سب ہی رہیو کیونہ ہست چھوڑ دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

اور ایک اوتار بہو بہکاوہا سوامی
آہم پر سنگے پر اتیہ اپ اپنچ ہین
کرت پیر چار ایک بہانت او نکلے اوگامی
انہد شبد سرتال خیال کے ساج سیجے ہین

پیر بنس سب ہی رہیو کیونہ ہست چھوڑ دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

جس بھیکر اگنت پیپ کر رنگت لگائے
کیت بہرت او پریش سنگ کی سیج سوار رکھے
دریاں ان کی کسے رگان سب بیہوت رمائے
بلیتی سنگل مرجاد وید پیرمار رکھ کیرے

پیر بنس سب ہی رہیو کیونہ ہست چھوڑ دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

پرتھم کیو او پدیش چھتری ارو دیش من کو
تمہیں راج بیوپار کاج کرنی ہے اتم
سب ودیا وید آدی شاستر نہیں تمہیں پڑھن کو
ودیا تپ ارو گیان سب ہی ہمکو پرتھم

پیر بتس سب ہی رہیو کیو نہ بہت کچھو دیش کی
وید کمان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

پر چھتری ارو گرہ آشرم سب دلو بتائی
جوگ نیوگ ارو گن ہو سب تیاگ دکھائی
بانپ ارو سنیاس آشرم سب کیو نسائی
وید وہت سب کرم تیاگ کہر اگ لیائی

پیر بتس سب ہی رہیو کیو نہ بہت کچھو دیش کی
وید کمان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

ودیا بل ارو راج کاج پر بسار تھے جیتے
بھشٹ اودیا کھٹا چھوں دیش یا دل چھائیو
کیو بلی پیر ان پیر سوار تھے جیتے
بہت بھئے مسلمان بہت عیسائی بھئے

پیر بتس سب ہی رہیو کیو نہ بہت کچھو دیش کی
وید کمان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

بودھ جین ناستک متانتر کا جھگڑا اگانا
سب متانتر کا دھول یا ہم ہار گئے تھے
پر تھے ہی نہیں تھوڑا تو حق پاپ یا دھڑ ہاتا
پنچ مکار کے کاج آپ یہ سوانگ رچے تھے

پیر بتیس سب ہی رہیو کیو نہ بہت کچھ دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

ستیاناس کے دیش تمہیں کوئی ہی سمجھاؤن
بڑہیں کل کے سوارتھ بدھ ڈہیو تاپ چھپے ہین

کہت ست اور شوک ہوت دو لکھا ہی غن
تا نامت پاکھنڈ جال کے ڈھونڈ چھپے ہین

پیر بتیس سب ہی رہیو کیو نہ بہت کچھ دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

ستہو بیر مہاراج کرون بھوت پرتامان
پڑہو ویاس ست شاستر کہیوا ویدیش ویدکو

کچھ بات اپ تجھو کرہو ویدک ست گیان
کرہو ویش اُدیکار ستھو سیدو دیش بھید کو

پیر بتیس سب ہی رہیو کیو نہ بہت کچھ دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

وید بہت سب کرہم دہیر اب کرہو کرا دیہو
اب کلنک جنی لیہو موتی تجی جو کہو کیہو متی

تجی کو جال جنجال سکل اپ سو جیس پڑہاؤ
پیچ کر جینی کرہو تجہو تنی کل سو بہاؤ کیتی

پیر بتیس سب ہی رہیو کیو نہ بہت کچھ دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

کرہو بیگ اوپکار سکل پھر چال دوڑائی
تجھکو دات ایمان کرہو گن کرم بڑائی
دیکھہ لاج آور دیرہو دیش کی دشا ہر آئی
مان ہین اتی ذین بکل یہہ کارن ہو بنی

پیرشن سب ہی رہو کیونہ ہت چھکو دیش کی
ویرکمان کی ہاں ہی تنک لاج نہین جھ دیش کی

چھند

آریا ورت دیش ہین اوڈیا آگیا نکو چھپائی ایسی سمے پر اب کا ہو نہین سامجھی ہین
پنڈت پورانی یا سم سارگی آدکو رنگا سے ہو درد تہ آسئے وست السیو دیش پائی ہین
بہارت دیش باسی اتی بہاکل اچیت ہوے کرت بلاپ نا کچھ گمان وید یا گھٹی ہین
سج ادپدیشک و بیدو تیا کی انجمن پر کیجو کرہو سہاے بیگ تاہین بیچ جاتی ہین
آریا ورت دیش اب بکل پوکار کرے دین سے کے دای سے فریاد آج میری ہے
ظلمی قرانی دکیرانی ہین ظلم لئے اتنگی ہے کاسے میری سنگہہ آے گہیری ہے
تو ہی رچھپا لو کریا لوسے دیا ہی پرہو میری بیر کا ہے تم لاسے ایسی دیری ہے
اہو دین بندہو دیا سند ہو راکھو لاج میری ان کاٹ بیری یہہ تو لوہ کی گیری ہے

چھپے

دیا ونت کی دیا ہت دیش پر چھٹے
بہت دو کھت ہین ہیون ناتہہ ات کب لگ
ست اوپدیشک رہیو نہین ہے ادی نشا گئے
ویدمان نہین ہوت کھت یہہ نام پاتر کے

پیر بنس سب ہی رہیو کیونہ ہت چھوویش کی
ویدیان کی ہاں بھی تنا سا لاج نہیں بھیش کی

شن ارت ہے بین کہن پیہو کر پادر بی
تیج تیج کن راس ودیا کی کھان ہی جانو

لگے کہن او ویدیش بیری جہٹ پانہ بری
بادہی سو جنس انور اگہ تیاگ ہے لیے بیاہی نو

پیر بنس سب ہی رہیو کیونہ ہت چھوویش کی
ویدیان کی بیر دہی بھی راکھی لاج بیچ بھیش کی

کیو ویدا ویدیش شاستر کو مان رکھایو
وید شاستر کو ادر تھہ ہیو بیدہی بہاشا بہر لی

پیر بنس بہو چلے تہتے چھوکاج نہ آیو
پڑہت سنت و کہیات ہوت پیر کی کرنی

پیر بنس سب ہی رہیو کیونہ ہت چھوویش کی
ویدگیان کی بیر دہی بھی راکھی لاج بیچ بھیش کی

سکل ویش کے مت متانتر کے کہنڈن کینہون
شدہ سناتن نرادھار سب ویاپک ایشور

وید ودہت سب کرم دہرم کے گیان بہیو
اجر امر نرنکار سگن نرگن پرمیشور رکہو

پیر بنس سب ہی رہیو کیونہ ہت چھو ویش کی
ویدگیان کی بردہی بھی راکھی لاج بیچ بھیش کی

بسن آدی سب تا م پرتھوی کے گونک مان کی　　کیو تیر دین نام اوتم جہی شہرت منی ور
سوئی اودر دیہری انند کرت ہوئے نمستے　　ارتہہ دہرم ارو کام موکش ہوہی ہو نمستے

پرنس سب ہی رہیو کیونہ بہت چھو دیش کی
ویدک مان کی تیر دہی بنتی راکھی لاج نج بھیش کی

ازجانب لالہ رام کشور صاحب ممبر آریا سماج پاک

لاونی - ٹیک

یہ بھارت دین ہین ہوئے کہ جو رہی　　دوکھ ہروا تا تھہ کے ناتھ سرن ہین تیری
(۱) سب تیاگ دیو ست دہرم کو مت آڑی　　نہین رہیو آچار بچار کرت من مانی
چہوا ور کھنا گھنگھور ادویا گھیری　　دوکھ ہروا تا تھہ سے کے ناتھ سرن ہین تیری
(۲) بے ناد پاتر کے ساد ہو سنت بچاو دین　　تا تا پد و پرچ پاکھنڈ سب ہی بکھر یا دین
نج سوارتھ سدہی ہین کرت ہین گھر گھر پھیری　　دوکھ ہروا تا تھہ سے کے ناتھ سرن ہین تیری
(۳) وو ج کرت کرم ہین ہیچ نہ تنک لجا ہین　　اوپدیشک ست کے سب دور ہی بھجا ہین
چھل بل کری پران ہیتین نہین کرت ہین دیری　　دوکھ ہروا تا تھہ سے کے ناتھ سرن ہین تیری
(۴) نہین ہی پیسہ پریت دھہر او چہا ئی　　گھر گھر جن جن ہین ہوت ہے تت لڑائی
بیراگ دویش ار وکپٹ منہی سب کی ہی　　دوکھ ہروا تا تھہ سے کے ناتھ سرن ہین تیری
(۵) کوئی جو رہے بس جس سے دہین بہلائی　　پر دو مات پتا گھر سے نہین دورائی
کوئی نج نار واس بسیا کے بنیری　　دوکھ ہروا تا تھہ سے کے ناتھ سرن ہین تیری

(۴) کھون کرت بیلاپ بال بدھوا بلکھاتی	بھرن بسن دارن دیکھ دو سنکھیپت ہی چھاتی
کھون گون بیران بچاد شیداس بڑی	دوکھ دھروا ناتھ کے ناتھ سرن ہین تیری
(۵) چھتنے یہ گوبند کو کرم کو جال کو ریتی	سبھی سنک بھارت باسی کرت نی پھسیتی
یہ عرض کشتور سناوت بھارت کیری	دوکھ دھروا ناتھ کے ناتھ سرن ہین تیری

دادرا

دھن دھن دھن تم ویدون سے گانو جبائی ہو

ست کو تم گرہن کیو متھیا کو چھوڑ دیو — لوک کی ڈر نا ہین مانی تیاگیو کدراجی ہو

دھن دھن دھن تم ویدون سے گانو جبائی ہو

رنڈن کو نکال دیو بہاڑن کو ٹال دیو — دربار کو ستیہ کا راج لاگی دیو ہر دکھائی ہو

دھن دھن دھن تم ویدون سے گانو جبائی ہو

کھون دیو جگ بہوت دیکھ کے مد بھوت — کھون وید منتر گان ہر کہ کو بڑہائی ہو

دھن دھن دھن تم ویدون سے گانو جبائی ہو

بھارت کے بھاگ جاگ ست کا راج ہو لاگ — نہ رکھو یہ کشتور راج چھو سے نا سمائی ہو

دھن دھن دھن تم ویدون سے گانو جبائی ہو

کبت بزبان فارسی

زندگی خراب گردید در لہو لعب خواب گیران غفلت ہنوز نہ گذاشتی
دو دی راز دل دور ساختی نہ یک ذرہ نرد دغا باختی نہ گشتی گرد اشتی
درم ہدادی محتاج را براہ خیر تخم تکبر در مزرعہ جان کاشتی۔
پند دل بند را نکردی گوش ہوش حیف داؤ را نند را تو فراموش داشتی

دیگر بزبان اردو

دن ناحق کھوئے تغافل مین پل آدہ نہ یاد کیو حق کو۔
دل مین ہو غرور بھرا نہ ذرہ کیو دور و فور علایق کو
اب حیف کے سیف کا طامع ہوا اور آ ماضعف لق ودق کو
کر زود تعرف عارف سے گر انند ہے چہیئے رفع شک کو

دیگر

اب دانتون کی ٹوٹ گئین سلکین چشمون سے سرشک روانہ ہوا۔
تحریر گئی تقریر گئی دل تیر بلا کا نشانہ ہوا
دم پیری آنند یہ سیر بڑھی کہ وہ عیش جوانی فسانہ ہوا
سب یار یگانہ بیگانہ ہوے پے یگانہ کا تو نہ یگانہ ہوا

فریاد دروپتی کبت چھپے

کہاں سلیم اب کیو ناتھ گوکل کے باسی
سرون سنت رہی ہیں ناتھ کارج ایکاسی
بچھا کہی کے مت بھول چکی ہیگ میں اتہاسی
سکل سبھا ہیں کہری ناتھ پت جات ہماری

سرن پوکارت دروپتی ہے تون جگت آدھارنا
دوڑ دوڑ ہم ہے گوبند اب سرت چیر دوشاسنا

جہاں کہڑے ہیں بھیم ارجن بت دہارکے
بڑے بیر رند ہیر پھیڑ ہیں کام نہ آدین
کھڑے جو دوستر انکل تہاں پاسا گئے ہارکے
بھگت ہیت گوبند گرڑ چڑھ آیو ہی دہاوین

تہاں کرشن ایو رہو بھگت لاج راکھیو پتی کو
ہے گوبند ارت ہرن سرن پوکارت دروپتی

جر جودھن اس بلی بیر بھیکھم اس ٹھامان
رہے بیر سب ٹھاڑہ چیر گہہ لیو دوشاشن
تہاں دروں لی قل کرن جیو کیو نہ کامان
مو دکھ نہیں لیو بین جیو رہو کیو تراسن

تہاں کرشن آیو رہو بھگت لاج راکھیو پتی کو
ہے گوبند ارت ہرن سرن پوکارت دروپتی

دو دل گہٹے ہین بیر دہیر دو اپر مین بہاری
چہوٹی تیر کمان بان برچہی ارز و گولا

چلے چمک تلوار دہار چہوا وکٹاری
پنڈو پانچو بہاے پاؤن پاپیچہے نہین ڈولا

تہان کرشن ایورہو بہگت لاج راکہیو ہتی -
ہے گو بند ارت ہرن سرن پوکارت دروپتی

چہند

اہو جدو ناتھہ مین اناتھہ بہی بہا مدہ تے پرے سبراب کاہو نہین ساتہی مین
پانچو بہائی پنڈو پرے وین ٹڑے پارس مین بات کے چپکے سے اب جہونا لبیات ہین
کہینچت ہے چیر دوساسنا سے پیر ہوکے وارد تہ آسنے دوست اسیو اپ بہائی ہے
کمان جہوٹے گرور کمان چکر گدا ہول ہے ہو دہا وہ ہے گوبند ناتھہ میروپتی جاتی ہے
دوارکا کے اورہو سے دروپتی کرے پوکار تندے کے فرزند سے فریاد آج میری ہے
ظلمی دوساسنا ظلم کئے چاہت ہے اتکی ہے گاسے میری سنگ لے کہیری ہے
کہینچت ہے چیر میری پیر نہ اسو ریو سے پنڈو کے بند ہو ناتھہ جیری ایمن تیری ہے
اہو جدو ناتھہ توں تو پانالو گہ ولاج ان کاٹ بیری یہ تو لوہ سے کر بیری ہے

چہپے

ست بہگت کو بیر تہان اٹہو نوا سیری
دیکہہ بہوپ ہے دکہ تہان سیلہ ہی نہین ہے کہا

سو کہیل متو ر تہہ ہتی چیر بڑہ گئی اباری
تہان است اپار تہان لگہیو سرن جن کی

تھان کرشن اپنے رہیو بھگت لاج راکھیو۔ پتی۔
ہے گوبندا رت ہرن سرن پوکارت دروپتی

کرو وہ کیوں بہر ناکش پتر سے پیڑ ہا یہ
کرو وہ وہ شاسن کے وسہا یہم کیوں پتی

کرنہ کیو ہے کو نروپہ وچن بہار تھہ ہٹائو
وہی وہ وساسن سکے رووہ کیہن سنگھارت ورد پتی

تھان کرشن آپو رہیو بھگت لاج راکھیو پتی
ہے گوبندا رت ہرن سرن پوکارت دروپتی

چھچھہ اکبر شاہ بادشاہ پنڈت سری پت جی کیشو رسے

کرو سب آس اکبر کی۔

ایک کو چھوڑ کے دوجو بھجے سو جرور سنا دس ابر کی پُو
اب سے گو نیان دریان جو بہئے وہ تو باندہت موٹ اٹبر کی
سری پت اسر ور اھری کو اب اوٹ گھی بڑے جبڑ کی
جن کو رگھو ناتھ پہ نیت نہیں سو کرو سب آس اکبر کی

کبت گنجیفہ

آج قماس کیو برج راج سواری کے شرح سنگار بنایو۔
چنگ سفید اوڑاے کے ہاتھ مین تہن کے تشبیہ چلایو
سیر غلام بہنے سب لوگ منو سرتاج برات مین آیو۔
تین سکھی مل بیٹھ رہین آلی رنگ میلاپ کے کھیل مچایو

گوپیلاپ کبت چھپے ہنگام

سلطنت اکبر شاہ بادشاہ

تن جگ وقت گو دھرین جن جن جریں دین ہوے
ہا ہم امرت رس شرہین اوپر تھی تھمن بچاوین
شاہ اکبر عرض سن گو جو ر نہ دین کرن

کہہ نہ دھر کیرلے تاہی بارے نہ سو بل ہوئے
ماہو نہ ہندین دیہین کنک کے نہ پاوین
مارئے کبھی ایراد ہو تو ہی شیو ہی چرن۔

کبت دیگر

ستو ہو برچھہ ہم پشپ ہین تمہارے راکھی ہو جو ہمین تو سو بہار اور سے بڑھائی ہین
چھاڑی ہو جو ہمین تو ہر کہہ نا بکہا وچھو جہان جہان جنمی ہین تہان دو نی پہیا ہی ہین

سوترن چیر ہین سکے ترسمرن چیڑہین گے رشک اور ہار آلے اور ن بڑہائی ہین
دیش مین رہین سکے پردیش ہین پاہین سکے گاہو کہیں مین پاہین گے تہان پاوڑے کہائی ہین

دیگر راجنیت

ہنس بکہاوت سوہی ہوتی تجی چوگہوچہیت
نیچ سنگ جن لبہواوده جن تجو اپوکس
ست بچن گشتام ہن آس پاس سنتت ہو شو

ر کنکہ جن گہہ ہاتہہ جن کل سو بہائو گت
روچی اہا ہر دار چیچ تاک لعل سو جس س
نہ ہو ہین نند ہنین ور جن ہستین پا جنیت دن گہہ ہو

کبت دیگر

گیانی ہوا چاہے تو ویدادی شمرن کر دہیانی ہوا چاہے تو جوگ کو بڑہاوے
ستی ہوا چاہے تو ست کو گرہن کر جتی ہوا چاہے تو اندری لبس لاوے
ناچنے کو چاہے تو ناچ او تھم یہ جمہہ آگے گا ئیے کو چاہے تو اونکار گن گاوے
بہاگنے کو چاہے تو بہاگ بڑے پاتن سے اپئے کو چاہے تو اوم سرن آوے

دیگر

گرہن جو نرلبس تو تہ دہر سے ابہمان سرپو سے سپے جو کلبس تو سپے کاہو سے تہ کہتے
سکہہ و دکہہ ہان لابہہ سو تیا سمان جان ستر و متر و راگ دویش سم تا کو سہتے

کہین ہنس داس چپ چشتا نگرین سوجان گیان گن دھیان سدا سجن پاس کہئے
ماتے تہ مان چھو چپاڑیئے گان اپ جاہی دو ہی راکھے پر ہو واہی دوہی رہئے

دیگر

جانت ہون جوتش پوران پڑہون وید کے تے جو رسے جانوا چھر گیت کے آچرن
جانت ہون راگ گھوڑا پھیرت ہون بنیا باگ باندہے جانوا سیر خسرو کو نکہہ پھیرن
بیٹھے جانو سبہا مین رچھاسے راکھون راجن کو ندی دریا ڈا لم جل بنیا تا وا ترون
کہین کب بستا تہہ پھیرے آئون چارون دیش کر نہین یاری دیتا کو مین کیا کرون

مصنفہ دارو غہ شیخ محمد چاند صاحب متخلص سُہیل ساکن موضع سرای بادشاہ قلی پرگنہ سورام ضلع الہ آباد دوست قدیم کا

مطلع

دردِ دل کا جو کوئی بیمار ہے	نسخہ یہ اوسکے لئے طیار ہے

دل کا کیسا ہی کوئی آزار ہو — ناقع اسکا شربت دیدار ہے
دیکھو اسم با مسمےٰ ہے یہ جلد — جو سخن ہے کاشف اسرار ہے
تحریر ہے طائر نشرہ نثار — نظم رشک سلک گوہر بار ہے
مصرعہ برجستہ رشک سرو ہے — رنگ مضمون غیرت گلزار ہے
نہرین ہین جنت کی یا ہین السطور — سطر ہراک گیسوے خمدار ہے
پانچ فصلین ہین کہ ہین یہ پنج باغ — گلشن خلد اسکے آگے خوار ہے
نقطہ ہے ہر ایک سوسن کی کلی — یا کہ خال عارض دلدار ہے
یا سواد دیدہ حوران عین — یا کہ مشک ناقہ تاتار ہے
ما لکلمتہ اسکے مصنف کا ہے نام — اور وہ میرا نہایت یار ہے
وصف اوسکا کس طرح پر ہو بیان — اسجگہہ میری زبان بیکار ہے
مہربان ہے شمس کی صورت سہیل — اور بندہ ذرہ سے مقدار ہے

پوپ لیلا معہ پرارتھنا

اے ہے میرے پیارے سوار رتھ کے ساد ہک اور سوار رتھ کے
لیے بہوت پرستار رتھ و پرمار رتھ بادہک آریا ورت باشی پوپ جی مہاراج
آپ کی ثنا و صفت کون کرسکتا ہے۔ اور کس کی طاقت ہے کیونکہ آپکی دیہہ
سروپ چاند گھوٹی ہوئی۔ توند بڑھی ہوئی۔ دھوتی لتھرائی ہوئی پیچ باتر ہاتھ
مین پتیل ہین پوتھی دبی ہوئی۔ لیلاٹ پر ٹیکا اتیاک رنگ لگا ہوا شاکستا
سینچر اور رہبسپت جی مہاراج آپ کو دور ہی سے پرنام ہے۔

۲- جب ججمان کے گھر کوئی مشکل کارج ہوتا ہے۔ اوسوقت آپ ہی پیشوا کار ہو کر سندر کیدلی تھمب وغیرہ کے منڈپ پھول پھل وغیرہ کے رکھیا سوست بنوائے ہو اور نیوید کے بجائے خشک چاول ہی دھروا لیتے ہو مگر دچھنا کے جگہہ بغیر روپیہ وغیرہ لیئے نہیں چھوڑتے اسوجہ سے ہے شگون کے پنڈ ہو آپ کے کون نہیں ڈر سکتا۔

۳- جب کسی کے گھر کچھ کارج خوشی یا غمی ہوتا ہے تو وہ بغیر آپکے مٹھی گرم کئے بچ نہیں سکتا اسلئے ہے انکم ٹکس کے بھائی نمشکار ہے

۴- جب کوئی ججمان کسی خواہش کے پوری ہونے کے لئے درخواست کرتا ہے تو آپ ہی چون کے پتلے کو خوب درب وغیرہ سے سجائے۔ کالا پیلا منہہ کرائے آدہی رات کو مرگھٹ مین چھوڑ وا دیتے ہو۔ لیکن اوس دولت کے لئے پہلے ہی سے اپنا اجنٹ قائم کر رکھتے ہو۔ اسوجہ سے ہے ریت کے پریت اور اوکھڑون کے اوکھڑیہ آپکی عجیب چمتکاری ہے

۵- دیکھنا چاہیئے کہ خود مختار رعایا کو وید وغیرہ ست شاستر کے پڑہنے کے لئے دیسی ہی سماچار پتر روپی ایکٹ نمبر ۹ آپ ہی جاری فرمایا تھا اسلئے ہے سوارتھ بندہو آپ اس دیش کے پورے ستروہو۔

۶- شرادہی کرمون مین تمام آریاورت دیش یا شی گرڑ پوران وغیرہ مہیا کیا سو تاکرو بالکل دروغ بے فروغ کو سچا یقین کرا کر مثل بندر کے نچاتے ہو اس سے ہے پاجی گرتم عجب نٹوَر ہو

۷- ہے سوارتھی بھائی تمکو بہت لوگ بید ہو اشترو کہتے ہین مگر میری رائے ناقص مین نہ صرف بید ہو استرو بلکہ بید ہو اپند ہو بھی ہو کیونکہ سات برس کے نو بالکون اور بالکیون کو چکرو لوا کر نربل بیچاری لڑکیون کو رانڈون کے

جھنڈے مین شامل کرنے کی ایک ترکیب کر رکھی ہے اسلئے ہے بیدا ہوا جھنڈے بردار کہ تمہارا اصلی مطلب کون کہہ سکتا ہے۔

۸۔ جب لوگ کنوان ۔ تالاب ۔ کہودواتے یا باغ وغیرہ لگواتے یا مکان وغیرہ بنواتے ہین تو گوار شیر ۔ مکھہ بیچارے مین لائق وہوشیار مستریون سے آپ ہی چہ تا لگاتے ہو اور اسی طرح پر بوقت ساعت سعید یاتج وغیرہ کے بھی جیاطون کے کان کاٹتے ہو اسوجہ سے ہے مہراج جدہر کے سبھا بنانے والے میاشر تمکو نمسکار ہے

۹۔ جہوراد کارج مین ساعت سعید آپ ہی بتاتے اور گودان کا اُتم پھل بتلا کر گودان بھی آپ ہی کراتے اور لیتے ہین اسلئے ہے تاؤ کے داؤ اور چھپا کے تاؤ آپکی شکر کیسے ادا ہو سکے۔

۱۰۔ جاہل اور ضعف دماغون کو خزانہ غیب کا آپ ہی بتلاتے ہو اور آٹھ برس کی رانڈ لڑکیون کو شوہر اور اولاد سے دور کراتے ہو اسوجہ سے ہے رانڈون کے ٹھنڈے اور رنڈیون کے جم دنڈی تمہاری عجب حالت ہے۔

۱۱۔ بحالت زندگی ہر شخص معین اور مددگار ہوتا ہے مگر بعد وفات کوئی بھی مدد نہین کر سکتا ۔ اپ لوگ تو اوس حالت مین بھی بیترنی ندی پار ہونے کے لئے گائے پہونچاتے اور تاریکی راہ سے نجات ہونے کے لئے دیپ دان کراتے اور ایک سال کے لئے کافی خرچ اور سامان عیش مہیا کراتے ہو اس سے ہے عرتک او پکارک تم بڑے اندہے بنانے والے ہو۔

۱۲۔ جب کوئی کسی عارضہ مین مبتلا ہوتا ہے تو اپ ہی لوگ گرہ کے

دان کرا لیتے ہو اور مہامرتنجے جپ اور رودر گایا پاٹھ اچھی طرح سے کر کے لڑے
استری سے خوب مونڈتے ہو اس پر بھی صحت تشفی نہین ہوتی تو بیمار ہونیکر
سے بھی اچھی طرح سے خبر لیتے ہو ان ہزارون تدبیرون سے بھی نہ بچا تو پھر پنڈ
پتلا وغیرہ سے دس اگاتر بناتے ہو اسلئے ستیارتھ کے نام پر دھبا لگانیوالے
تمکو بہت ہی بدنام ہے۔

۱۳- دنیا مین اقوام فرنگستان بڑے لائق و منتظم شمار کئے جاتے ہین
اون کی ڈاک بھی بغیر صحیح پتہ نام و نشان کے نہین چل سکتی لیکن آپ لوگوں کے
پاس کیا خوب تار برقی اور انجن ہے جو صرف نام پر بغیر صحیح پتہ مقام سورگ لوک
اور پتر لوک کو پہونچتا ہے۔ اگر ججمانون کو ایسا یقین نہ کرایا جاتا تو بعد وفات
پتر سراد ھ و غیرہ میں پیسہ دیتے اور اسلئے گھر حضرات برہمنان دکھشنا کے
ستیدکا شور کیسے مچاتے۔ اسوجہ سے ہے جھوٹے تار اور انجن چلانیوالے
ڈرائی ور تمکو کہتے ہیں۔

۱۴- بذریعہ کتھا سری ست نرائن و سری مت بھاگوت و اکادسی مہاتم
وغیرہ ججمانون کو سنا کر اور اونکو بیوقوف بنا کر اپنا غرض اور مطلب حاصل
کرتے ہو اور اوس کتھا مین کیسا عمدہ نمایش گاہ بناتے ہو اسلئے ہے میوزیم
کے منیجر تمکو کہا رہے۔

۱۵- سری بشنو مہاراج کے لات مارنے کا تمکو بہت بڑا غرور ہے
اسوجہ سے ہے ابھا ہنسے کے پوتر تمسے کون بڑا ہے۔

۱۶- برہمنان - اپنشد - اسمرتی - اور دوسرے گرنتھون مین
وید کے نام کی بہت جگہہ چھاپ لگائی ہے اسوجہ سے ہے جعلی مہر بنانے
والے گر بڑا اسمرتے وڈو کر یا پوران پڑھنے والے بیٹے بیٹے ارڈو کے

سنگو تر تکو بہت طرح پرنام ہے۔

۱۷۔ گیا پنڈدان۔ گرہن نہان۔ کمبھ۔ کاشی وتربینی وغیرہ اشنان
بھیٹریا و ہسان آپ ہی کے پرمان اور رپہن کنڈ وغیرہ گدیلے پانی مین طبیعت
خراب ہوتے ہوے ڈوبکی لگانا آپ ہی کا فرمان ہے اور سکڑون کوس
کے سڑے ہوے مردہ کو گنگا پروا کرنا آپ ہی کے حکم کا نشان ہے اسوجہ
ہے مردہ گھاٹ کے سوجاورتکو کہان تک پرنام کرون۔

۱۸۔ دیکھو جب ہمان کے لڑکا پیدا ہوتا ہے تو مکھا مول کے گول مال
مین بیچارہ کو کیسی تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے یہان تک صورت مثل بھیڑیے جاتی
ہے اور ستائیس روز تک اوس لڑکے کا منہ دیکھنا گویا موت کا مقابلہ کرنا پڑتا
ہے یہ سب آپ ہی کے حکم کا اثر ہے اسلئے ہے راہو کے مورت تم کو کہانتک
لعنت دون۔

۱۹۔ سری مان رام چندر و سری کرشن جی وغیرہ مہاتماؤن کا راس منڈل
وغیرہ لیلا کرنا اور مور کہہ وغیرہ لڑکون کو بچاے اون کے سوانگ بنا کر ہر قسم کا
ناٹک کرکے اپنا شکم پوری کرنا یہ سب آپ ہی لوگون کا کام ہے اسوجہ سے
ہے انڈین تھیٹر تمہاری بلہاری ہے

۲۰۔ بھارت دیش مین چھوا چھوت کا بہت بیچار پڑ یا تا اور ولایت کو پردیش
جانے سے قطعی ممانعت کرنا اور اپنے ہی ایک درخت کا الو بنا رکھنا اور جگنناتھ
جی وغیرہ بھات کھلانا اور چھوا چھوت نہ ماننا تمہارا ہی کام ہے اسوجہ سے ہے
سیکھا سترادھاری پھیر دی جسکر کے گرو گھنٹار تمہاری بڑائی کون کرسکتا
ہے

۲۱۔ یہ مشہور ہے کہ صاحبان انگلستان قانون بنانے مین بڑے الو

اور منصف مزاج ہین اور اوسکے ساتھہ یہ بھی کہتے ہین کہ اپنے ہم قوم کی نہایت
درجہ کی طرفداری کرتے ہین کیونکہ رنگ بھید رکھتا ہے یعنی انگریزی مقدمات
دیہی مجسٹریٹ سماعت کرسکتا ہے جو مجسٹریٹ درجہ اول ہو اور جسٹس آف
دی پیس ہو اور وہ الیت قید اور ہزار روپیہ تک جرمانہ کرسکتا ہے۔ یہان تک بھی
غنیمت ہے کیونکہ یہان آپ لوگون نے یہ احکام جاری فرمائے تھے کہ اگر
برہمن شودر کو قتل کرے تو اوس برہمن کو مینڈک وغیرہ جانور کے مارنے کی
ہتیا ہوتی ہے اور شودر برہمن کی نندا و شکایت بھی کرے تو اوس کا قتل
واجب ہے اور اگر چہتری شکایت کرے تو جرمانہ لیکر معاف کیا جائے
اسوجہ سے ہے اندھیر نگری کے قانون بنانے والے تمہارا حکم
اول درجہ تھا۔

۲۲- کوئی وقت ایسا تھا کہ آپ لوگون کے بزرگان بوجہ اتم گن کرم
کے نہایت معزز شمار کئے جاتے تھے اور یہ بہر صورت کتابون سے ثابت ہے
مگر آپ تو بغیر گن کرم کے فخر خاندان مین غلطان و پیچان ہین اسلئے ہے ڈیوسنگہ
نمسکار رہے

۲۳- بوجہ گن و کرم کے منش کے دو اقسام ہین۔ ایک (دیو) دیوتا
جو کہ ست کرمون سے کہا جاتا ہے۔ دوم (دسیو) ڈوسٹ اچار والے
جو کہ است کرمون کے وجہ سے کہا جاتا ہے چنانچہ آپ لوگون کے
(دسیو) دوسٹ آچاری ہونے مین کیا شک ہے کیونکہ آپ لوگونکے
بچن و کام اور متھیا بیوہارون سے ظاہر ہے اور (پشو) جانور بھی آپکے
نسبت کہا جاوے تو غیر مناسب نہین ہوگا۔ کیونکہ کہانا پینا۔ سونا۔
چلنا۔ پھرنا وغیرہ افعال جانوران و انسان کے مساوی ہین صرف اوجہ

لیاقت علمی عقلی اور عملی کے انسان اشرف المخلوقات کے نام سے موسوم ہوتا ہے چنانچہ اوسکا نام نشان نہین پایا جاتا ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پہاڑون کا اوڑنا ۔ دریاے عظم سمندر کا سوکہنا ۔ اور پیشاب کے وجہ سے دریاے سمندر کا پانی کھاری ہوتا وغیرہ لاکھون غیر ممکن باتون کو کیسے یقین کرتے اور دوسرا جانور کا نشان یہ ہے کہ چاہے دوسرے کا کتنا ہی نقصان ہو دوسرے کے آنکھون مین دہول ڈالکر اور بیوقوف بناکر اپنا غرض اور مطلب حاصل کرتا اور کوئی کام دیش اُپکار کی نہ کرتا و حالات ملکی پر کچھہ بھی رحم کھاکر خیال نہ کرتا ۔ اسوجہ سے ہے پشو مہاراج آپ کے کھور کو پرنام کرتا ہون

۲۴ ۔ عقل کے لئے دو چیز بہت ضروری ہین ۔ اول (ودّیا) علم دوم (ست سنگ) صحبت علما ۔ چنانچہ علم کے لئے اول ہی ہر اقوام بجز برہمنان سخت ممانعت ہوگئی اب رہا صرف صحبت علما ۔ اس جگہہ کے علما جو کہ بجز اپنے مطلب و پاکھنڈ جال کے دوسرا کچھہ بھی اوپدیش نہین فرماتے ۔ دوسرے ملک کے آمدرفت مین جہاز پر قدم رکھتے ہی دہرم پاتال کو جاتا رہتا ہے ۔ پہر فرمائے اب عقل کیسے ہو غرض ہر طرح سے اس ملک پر آپ لوگون نے خوب چوکا لگایا ہے ۔ اسوجہ سے ہے ناؤ کے تاؤ کو رام رام ہے

۲۵ ۔ اب یہ اخیر پرارتہنا ہے ۔ کہ اب کرپا کر کے اس مہاد وکہت آریاورت دیش پر خوش ہو کر ست ست وید دہرم کا پرچار کیجئے اور کرائیے و موافق سنسکار و دہی ۱۶ سولہ سنسکار وید وکت کیجئے و کرائیے اور کل آریاورت باشی کو ست اوپدیش دیجئے اور پاکھنڈ جال سب ایکدم سے ترک کیجئے اور

ترک کرائے اور اپنے اصلیت کے طرف خیال فرمائے اور اپنے حالات
موجودہ کو معائنہ کرکے اپنے او پر نیز کل ملک پر رحم کھائے کیونکہ آپ ہی
لوگون کے افعال باطل کا اقبال ہے کہ ہر ایک ملک کے اصحاب وید مقدس
و نیز متوطنان آریاورت دیش پر طعن و لعنت کرتے ہین اور یہی وجہ باعث
صعوبت و زوال ہے حالانکہ قدیم علماء ہر فرقہ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اول
پیدایش انسانی ملک تبت مین ہوئی اور وہان سے آریہ لوگ اسی سرزمین
مین آکر آباد ہوے اسی وجہ سے یہ ملک آریاورت مشہور ہوا اور اسی
جگہہ سے تمام دنیا مین پہیلے ہین اور وید مقدس کلام ربانی کا بھی نزول
بذریعہ چار مہرشیون — اگنی — بایو — انگیرا — ادت کے ہوا ہے
جنہنے برہما او مہرشیون سے پڑہ کر اجرا فرمایا ہے کیونکہ اون پہلے انسانون
کے لئے (جن کے واسطے کوئی مدرسہ یا مکتب یا اسکول نہین تہا اور نہ
کوئی اوستاد تہا -) کوئی رفیق شفیق نہ تہا جو اون کو بولنا سکہلاتا اور
تاریکی محل سے نکال کر تہذیب و تادیب و علمیت کے مرتبہ عالی تک پہنچاتا
- پس وہ صرف پرماتما پرمیشور ہی تہا جس نے انادی گیان سے تمام
حوائج انسانی اور ضروریات جسمانی و روحانی کے پورا کرنے کے واسطے
لا متبدل حکمات خاص سے کامل و غیر متغیر گیان عنایت فرمایا بعدہ سلسلہ
تعلیم و تدریس کا جاری ہو کر تمام عالم مین بمقدار آبادی کے ترقی پکڑتا اور
رواج پاتا گیا - الغرض تہوڑا عقل والا بھی یہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ خصوصاً ابتدا
مین پرمیشور کے طرف سے الہام و اوپدیش کی ضرورت تھی مگر بعد از ان
انسان اپنے حاجتون و ضرورتون کو اوسی الہام کے فیض و برکت سے
ہمیشہ ترقیات کرتا گیا اس وجہ سے اوس کامل گیان سے منہہ موڑ کر کچہہ بھی

نہین کرسکتا ہے اور اوسی اصول متبرک کی پابندی کے وجہ سے کیسے کیسے عالم و فاضل خیر خواہ ملک ست اوپدیشک تھے جسکے وجہ سے یہ آریاورت دیش ہر ایک ملک سے زیادہ قابل فخر و ترجیح کے تہا جو کہ اصحاب خودغرضیون و پیشوا کار سوار رہتے یدیہیون کے وجہ سے بیدے حالت پر ضلالت مین مبتلا ہے - اب ہے پرمیشور پرماتما تو ہی اپنے کرپا و دیالتا سے اس آریاورت دیش کے اودیا اندہکار کو ناش کرکے جلد ویدودیا آفتاب کے شعاع سے منور کرکے حالت اعلیٰ پر پہونچا وے -

بھجن بطور پرارتھنا

ہر سمت سے پیدا ہین ایک دا ہے تیری
جنکے تھے نام و نشان ہر ملکون مین مشہور
مسدود کر دیئے ہین ویدوکت دہرم کو
غریب اور مفلس کو کرتے ہین دربدر
پاترو کو پاتر کا خیال کچھ نہین رہا
دشمن ہزارون ہوگئے ہین ست اوپدیش کے

بہارت ستہ پرسیدھی کی قہر پا دشمن ہری
اولادون کی بہرتی ہے کرنی گداگری
جہل کپٹ آگ دیش کی جس ہے پھوٹ کی
دولت مند کو خیرات دیتے ہین ایک گھری
پاکھنڈی جس سے بہرتے ہین شمار گہری
بلکہ پاپ تیاگ جو اتا تیری گھڑی گھڑی

ثناوصفت سری سوامی دیانندجی صاحب سرستی مہاراج

سری سوامی دیانندجی صاحب نے اول خود وید مقدس کا درس حاصل کیا۔ بعدازان جب دیکھا کہ ہند مین جہالت و تاریکی روزافزون۔ محمدی اور عیسائی آریہ نسل کا خون کر رہے ہین۔ راستی عدم ہمدردی کے سبب مسمار ہے۔ اور ناراستی متعصب دلون کی بدولت بر سر بازار۔ لوگ ویدون کو چھوڑکر گوناگون بناوٹی قصہ جات کو ایمان جان رہے ہین۔ اور رنگارنگ فرضی پیرپرستیون کو زندگی کا معراج مان رہے ہین۔ شکم پوری سے مطلب اور دہوکہ دہی سے غرض ہے ورنہ کوئی نہین سوچتا کہ دہرم کس بلا کی مرض ہے۔ تب اونھون نے سوامی برجانندجی سرستی اپنے گرو سے اگیا انوسار جگت کی سدہار پر کمر ہمت باندہی اور وید مقدس کی تلقین و تدریس کا دفتر کھولا۔

سوامی جیو مہاراج خود آریہ تھے اور اونکے گروجی بھی آریہ تھے بیشک بانی مبانی آریہ سماج کے وہی ہین مگر بذریعہ ہدایات وید مقدس کے جیسا کہ قدیم سے مہاتما وودوان کرتے چلے آئے ہین سوامی جیو نے ہم لوگون کو ایک گنجینہ لایزالی کا دفینہ تبلایا اور تصدیق زبانی کے واسطے برہان قاطع کا بھی جلوہ دکھلایا جسنے کہ۔ قرانی۔ کرانی۔ پرانی۔ اور جینی مت کے دانت کھٹے کردئے نتیجہ جسکا یہ ہوا کہ وہ پردہ بے تمیزی کا جو مدت سے لوگون کے دلون اور عقلون پر پڑا ہوا تھا دور ہونے لگا یعنے صدہا مسلمان اور عیسائی اور جینی ست دہرم

وید مقدس پر ایمان لائے اور بطلان سے برکنار ہو گئے اور ہو رہے ہین پرمیشور پرماتما سرب شکتمان اپنے کرپا و دیالتا سے او دیا اندھکار کو دور کر کے ست و دیا کا پرکاش کرے اور سب کو راہ راست پر لاوے۔

واضح ہو کہ دو کتابین موسومہ تکذیب براہین احمدیہ و نسخہ خبط احمدیہ بجواب اہل اسلام صاحبان کے سری جت پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر مقیم امرتسر ممبر آریہ سماج پشاور نے تصنیف فرمایا ہے قابل دید ہے چنانچہ تکذیب براہین احمدیہ مین چند اشعار بہ توصیف سری جت فخر و پیشوائے دین سری جت سوامی دیانند جی صاحب سرستی کے تحریر فرمایا ہے جو کہ شائقین کے ملاحظہ کے لئے ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔

ابیات

بگوش اہل بہار تھہ خوش صدائے راستی داده
نوید وید چون آن رہنمائے راستی داده

کشاده ایزدی دار الشفائے وید بعالم
بدرد جہل ہر جہان دوائے راستی داده

زدود از دین و دنیا زنگ کذب تازه بہبہا
چو آن روشنگر صادق جلائے راستی داده

ہمہ اعلام کاذب سرنگون گشتند در عالم
نشان خورشید شان اعلی لوائے راستی داده

عبادت بتان کردن مراد از مردگان جستن
بدفع این ضلالت نیک رائے راستی داده

تبرک ماسوا اللہ ذکر و طاعت کردن
ز دیر و کعبہ بر گشتن ندائے راستی داده

بدل مقبول ارباب علوم و حق پسندان شد
چو داد علم و دانش را دائے راستی داده

رہے آن کاشف اسرار علم پاک ربانی
بسے بہبود عالم خوش عطائے راستی داده

صد شکر ان مهر شتی تسلیم آریه ورت
گر وید باز بخشید و فهیم آریه ورت

زان گنج علم و دولت با عاقلان خبر داد
شد باز فخر عالم اقلیم آریه ورت

سرمست خواب غفلت خفته چو بخت خود بود
بیدار کرد و بخشید تعظیم آریه ورت

هیجده پوران و تفسیر عکس وید یکسر
تکذیب آن نموده تفهیم آریه ورت

از وید جمله پستک کز فیض وید هستند
فرموده آن محقق تعلیم آریه ورت

تمام شد

نام مبارک او نازم که شد دیانند
کرده دیا و انند تقسیم آریه ورت

تمام شد

نام نامی جناب منشی بالمکند سهائی صاحب بحساب قاعده ابجد
طبع زاد خاکپای عاصی سندر لعل نقشه نویس عدالت مال بورد اله آباد

دو یک و سی و چهل هم بیست و پنجه چار دان
۲ ب ا ۳۰ ل ۴۰ م ۲۰ ک ۵۰ ن ۴ د

شصت و پنج و یک و ده نام او آید از آن
۶۰ س ۵ ه ا ۱۰ ی

آریہ سماج کے نیم

(اصول)

۱- سب ست وِدّیا- اور وِدّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہین اون سب کا
آدی مول پرمیشور ہے-

۲- پرمیشور سچدانند سروپ- نراکار- سروشکتمان- نیایکاری- دیالو-
اجنما- اننت- نروکار- انادی- انوپم- سرواَدھار- سرویشور- سروویاپک-
سروانتریامی- اجر- امر- ابھے- نت- پوتر- اور سرشٹی کرتا ہے- اُسی کی اُپاسنا کرنی
یوگ ہے

۳- وید ست وِدّیاؤن کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا- اور سُننا سُنانا
سب آریون کا پرم دھرم ہے-

۴- ست گرہن کرنے اور اَست کے چھوڑنے مین سرودا اُدّت رہنا چاہیے

۵- سب کام دھرم مانوسار- ارتھات- ست اور اَست کو وچار کر کرنی چاہئین

۶- سنسار کا اُپکار کرنا اس سماج کا مکھ اُدّیش ہے- ارتھات شاریرک- آتمک اور ساماجک اُنتی کرنا

۷- سب سے پریتی پوروک- دھرمانوسار- یتھایوگ برتنا چاہیے-

۸- اودّیا کا ناش اور وِدّیا کی بردھی کرنی چاہیے-

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے- کنتو سب کی
اُنتی مین اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے

۱۰- سب منشیون کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے مین پرتنتر رہنا چاہیے
اور پرتیک ہتکاری نیم مین سب سُتنتر رہین-

غلطنامہ رسالہ کاشف اسرار حقیقی

صفحہ ۱ لغایت ۷ — دیباچہ وغیرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۷	اوٹھ ہے	اوٹھی
		ایضاً	ایضاً
		ایضاً	ایضاً
۴	۷	جاسکے	جاکی
ایضاً	۸	جاسکے	جاکی
ایضاً	۱۰	بھری	بھرے
ایضاً	۱۳	اوٹھ ہے	اوٹھی
ایضاً	ایضاً	نی	نے
ایضاً	۱۳	اوٹھ ہے	اوٹھی

۷ لغایت ۶۳ — قسم اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۸	ضرور ہے	ضرور ہی
۸	۳	سبے	بہر
۸	۱۳	تیری	تیرے
۹	۷	نوابے	نواہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۸	ہوسکتے	ہوسکتی
۱۱	۱	کی	کے
۱۳	۵	پیرہم آ	پیرہم آتھا۔
۱۵	۷	پیران ہے	پیران ہی
ایضاً	۱۳	جاتے	جاتی
ایضاً	۱۵	چلتی ہوئی ہے	چلتے ہی ہوئے
۱۹	۲۰	کرتا ہے	کرتا ہی
ایضاً	ایضاً	لادے	لاوی
۲۰	۱۵	کی	کے
ایضاً	۱۶	کی	کے
ایضاً	۲۰	کے	کی
۲۵	۳	کی	کے
ایضاً	۱۴	چندو گرنتھ	چھندو گرنتھ
۲۹	۹	کے	کی
۳۱	۴	کی	کے
ایضاً	۱۷	ہے	ہی
۳۳	۵	ہین	ہیں
ایضاً	۱۷	جاتے	جاتی
۳۴	۱۸	کی	کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۹	اوسے	اوسی
۳۸	۱۴	تواناسے	توانائی
ایضاً	ایضاً	رعناسے	رعنائی
۳۹	۱۸	ایسے	اسی
۴۱	۱۵	لڑکے	لڑکی
ایضاً	۱۹	ہوتی تھی	ہوتے تھے
۴۲	۱	کی	کے
ایضاً	۱۷	بیچارے	بیچاری
ایضاً	ایضاً	ایسے	ایسی
۴۳	۴	کی	کے
ایضاً	۸	اون کی	اونکے
۴۵	۲	نبایہ	بنابر
۴۶	۲۱	ایسی	اسی
۴۷	۱۳	ایسے	اسی
۵۰	۲	ور	ڈر
۵۱	۱	+	چار
ایضاً	۱۳	ہرمک	ہرایک
ایضاً	۲۰	غدار	غذا
ایضاً	۲۱	عدا	غذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۱۷	ایسے	اسی
۵۷	۱۱	ایسی	اسی
۵۸	۳۱	ایسی	اسی
۶۲	۱۴	ایسی	اسی
۶۳ لغایتہ ۱۱۶		قسم دوم	
۶۳	۸	رہنمائے	رہنمائی
۶۴	۶	ایسے	اسی
۶۵	۵	+	کہان
ایضاً	۱۷	دلپش	دلکش
۶۸	۴	نیائی	نیاسے
۶۹	۳۱	گپت	سنگیت
۷۱	۳	لیلہ	لیکہ
۷۳	۵	شاسترن	شاستردن
ایضاً	۹	ورس	وزر
ایضاً	۱۰	دیجاونگی	دیجاویسنگی
ایضاً	۱۱	میکینگی	میلینگی
ایضاً	۱۱	+	تو
۷۹	۱۲	پڑہ	پڑہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۰	۱۳	ہے	سکے
ایضاً	۱۳	بجھ	بنجھ
ایضاً	۱۶	گئے	گئی
	۱۷	گئے	گئی
۸۱	۵	مرے	ہرے
ایضاً	۱۳	بوشہ	بوجھ
۸۶	۱۱	ہو سکتے	ہو سکتی
۸۷	۵	عاسے	عکاسی
۸۸	۲۱	کی	کے
۱۰۲	۸	غذاب	عذاب
۱۰۳	۱۲	سے	ہی
۱۰۶	۲۱	کے	کی
۱۰۷	۲۰	گئے	گئی
۱۰۸	۶	کے	کی
۱۱۱	۵	ور	اور
۱۱۶ لغایت ۱۴۱	قسم سوم		
۱۱۸	۱۲	عتات	عتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۸	۹	کی	کے
۱۳۳	۸	کیونکہ	کہ
۱۳۷	۵	وہی	وہی
۱۳۹	۲۰	صفائی	صفائی
۱۴۰	۱۰	سے	سے
۱۴۱ لغایت ۱۶۱		قسم چہارم	
۱۴۲	۱۰	ڈوپٹے	ڈوپٹے
۱۴۳	۳۱	سر	نیز
۱۴۳	۴	ٹپرہ	ٹپرہ
۱۴۶	۱۹	کرتا	کرتا
۱۵۵	۱۴	او	اور
۱۶۱ لغایت ۱۶۵		قسم پنجم	
۱۶۲	۱۶	خداتکری	خداتکری
ایضاً	۳۱	اوجهالتا	اوچھالتا
۱۶۳	۱۵	ٹرتری	ٹرسری
۱۶۴	۱۰	بیکل	نیکل

تمت

فہرست مضامین کتاب

اخیر میں توصیف سری سوامی دیانند جی مہاراج سرستی۔

اشتہار

چھاپہ کا کام نہایت صفائی اور صحت کے سا

انجام دیتا ہے شرح کاپی نویسی و چھپائی ارزان

مہتمم و مالک کا لیتھو صاحبان بہم اہل قوم سے التماس

کہ اسکو اپنا ہی مطبع تصور فرماوین اور جو چھپہ کام ہو اوس

کو دیا کرین اس مطبع سے کالیتھو سماچار الہ آباد و زبدہ

شایع ہوتے ہین

المشتہر

اودھ بہاری لعل مہتمم مطبع زبدۃ الشباب الہ آباد